اسلامی بہنوں کے لیے سنتوں
بھرے اصلاحی بیانات کا مجموعہ

خزینۃ المبلغات

مؤلفہ
بنت یوسف عطاریہ

باہتمام
محمد عمران عطاری

اکبر بک سیلرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خزینۃ المبلغات

اسلامی بہنوں کے لیے سنتوں

بھرے اصلاحی بیانات کا مجموعہ

خزینۃ المبلّغات

مؤلفہ

بنت یوسف عطاریہ

باہتمام

محمد عمران عطاری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	....	**خزینۃ المبلغات**
مصنفہ	....	بنت یوسف عطاریہ
بااہتمام	....	محمد عمران عطاری
پروف ریڈنگ	....	محمد عرفان شاکر عطاری
کمپوزنگ	....	ایمان گرافکس، لاہور
ناشر	....	محمد اکبر قادری عطاری
سنِ اشاعت	....	2007ء
قیمت	....	120 روپے

ملنے کے پتے

اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار، لاہور	مکتبۃ المدینہ ریلوے روڈ، ساہیوال
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	مکتبہ فیضانِ مدینہ، لالہ موسیٰ
مکتبہ فیضانِ مدینہ اینڈ عطر ہاؤس، جہلم	مکتبۃ المدینہ اقبال روڈ، راولپنڈی
مکتبۃ المدینہ واسلامی کیسٹ ہاؤس، چکوال	مکتبہ قادریہ عطاریہ راولپنڈی
مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار، میانوالی	مکتبہ قادریہ رضویہ، گجرات
مکتبہ امینیہ عطاریہ، فیصل آباد	مکتبہ القادریہ چشتیاں
احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی	مکتبہ عرفات، سیالکوٹ
عطار ریکارڈنگ سنٹر ڈسکہ	منہاج القرآن اسلامک سیل سنٹر، سرگودھا
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، ملتان	نورانی ورائٹی ہاؤس ڈیرہ غازی خان
مکتبہ فیضانِ سنت واہ کینٹ	اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی
شبیر گفٹ اینڈ بک سنٹر، راولپنڈی	غوثیہ کتب خانہ، واہ کینٹ

فہرست

1	انتساب	6
2	ہدیۂ تبریک	7
3	حمد باری تعالیٰ	8
4	نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	10
5	منقبتِ عطار دامت برکاتہم العالیہ	12
6	خوفِ خدا عزوجل	14
7	عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	23
8	توبہ کا بیان	34
9	پل صراط	46
10	گانے باجے کی تباہ کاریاں	60
11	موت آکر ہی رہے گی	72
12	نیکی کی دعوت کی برکتیں	82
13	توکل کی اہمیت	92
14	حسد کی مذمت	102
15	احسانِ والدین	113
16	ایثار کے فضائل	127
17	بدگمانی کے نقصانات	134
18	معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	146
19	شانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	158
20	جنت کا بیان	172
21	رقت انگیز دعا	187
22	دعاؤں کی بہار	192

۷۸۶

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

انتساب

میں اپنی اس کتاب بنام ''اسلامی بہنوں کے اصلاحی بیانات'' خزینۃ المبلغات کو اپنے پیر و مرشد، شیخ شریعت وطریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، عالمِ باعمل، سرمایۂ اہلِ سُنّت، عاشقِ ماہِ رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، باعثِ خیر وبرکت امیرِ اہلِ سُنّت

حضرتِ علامہ مولانا الحاج **ابو بلال محمد الیاس** عطار قادری

رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں کہ جن کی نظرِ کرم نے مجھ جیسی کو بیانات لکھنے کی ہمت عطا فرمائی۔

اللہ عزوجل میرے مرشدِ کریم کی حفاظت فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم دائم فرمائے، اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کنیزِ درِ عطار

بنتِ یوسف عطاریہ

-----☆☆☆-----

ہدیۂ تبریک

اللہ عزوجل کی رحمت اور میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے مرشدِ کریم کی شفقت کی بدولت اس کتاب ''اسلامی بہنوں کے اصلاحی بیانات'' کی توفیق ملی ۔ سگِ مرشداس موقع پر اپنے والدین کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ میرے والدین کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور مجھے ان کی خدمت وادب کرنے کی توفیق دے۔

آمین!

سگِ عطار

محمد عمران عطاری

0321-6927541

-----☆☆☆-----

حمدِ باری تعالیٰ عزوجل

اٹھے ہاتھ بہر دعا یا الٰہی عزوجل
بہت دل ہے ٹوٹا ہوا یا الٰہی عزوجل

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی عزوجل
مجھے نیک خصلت بنا یا الٰہی عزوجل

غمِ مصطفیٰ دے غمِ مصطفیٰ دے
غمِ دو جہاں سے بچا یا الٰہی عزوجل

سدا گیت گاتی رہوں میں نبی کے
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی عزوجل

تصور میں میرے ہو ہر دم مدینہ
میرا دل مدینہ بنا یا الٰہی عزوجل

دکھا دے مجھے سبز گنبد کے جلوے
شرف کر دے حج کا عطا یا الٰہی عزوجل

بچا بدنگاہی کی آفت سے مولا
رہے میری نیچی نگاہ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

مَیں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں
عطا ایسا کر حوصلہ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

تجھے واسطہ چار یاروں کا مولا
بقیع میرا مدفن بنا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

پئے غوثِ اعظم مدینے میں میرا
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

بس اک کی رہوں نہ پھروں دربدر میں
عطا کر ایسی وفا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

سدا پیر و مرشد رہے مجھ سے راضی
عطا کر دے ایسی عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

-----☆☆☆-----

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں
دل و جاں اُن پر نثارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
تیرے در سے اپنا گزارا کروں میں

خُدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر
دمِ واپسی تو نظارا کروں مَیں

تیرے نام پر سر کو قربان کر کے
تیرے سر سے صدقے اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تیرے نقشِ پا پر نثارا کروں میں

تیرا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گزارا کروں میں

میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

-----☆☆☆-----

منقبتِ عطار

منٹھار کراچی دا عطار بڑا سوہنا
سردار بڑا سوہنا دلدار بڑا سوہنا

کِنا سوہنا چہرہ اے کِنّا پیارا عمامہ اے
گفتار بڑی سوہنی کردار بڑا سوہنا

جی کردا اے ٹر جاواں میں شہر کراچی نوں
جا ویکھاں میں مرشد دا رخسار بڑا سوہنا

ویکھو نہ عطاری نوں نسبت نوں ایدی ویکھو
بے شک میں کوجی ہاں عطار بڑا سوہنا

جیہڑا تک دا اے اک واری او تک دا ای جاندا اے
میرے سوہنے سوہنے مرشد دا دیدار بڑا سوہنا

میں وی چل مدینہ دا اعزاز کدی پاواں
چل ویکھاں مدینے دا دربار بڑا سوہنا

جیہڑا سڑ دا اے سڑ جاوے۔ جیہڑا بَل دا اے بَل جاوے
اسیں کہندے ای رہنا اے عطار بڑا سوہنا

گل لا کے منگتے نوں نیکاں اچ بٹھایا اے
ایس بے کس و عاصی دا غم خوار بڑا سوہنا

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 1:

خوفِ خدا عزوجل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت:

فیضانِ سنّت میں ہے کہ حضرت شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وفات اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ بہترین لباس پہنے شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھے تاج پہنا کا داخلِ جنت کیا۔ پوچھا: کس وجہ سے؟ فرمایا: میں تاجدارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرتا تھا۔ بس یہی عمل کام آ گیا۔

آپ کا نامِ نامی اے صلِ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (فیضانِ سنت صفحہ ۱۵۰)

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

اخروی تیاری کی خواہش مند اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں خوفِ خدا کی زیادتی کو سب سے زیادہ اہمیت دیں کیونکہ خوف خدا عزوجل ایک ایسا عظیم عمل ہے کہ جس کی برکت سے نا صرف انسان عبادت پر استقامت پذیر ہو جاتا ہے بلکہ مکمل طور پر گناہوں سے دوری بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ جب خوفِ خدا عزوجل کے حصول کی تلقین کی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ خدا عزوجل کی ذات سے خوف محسوس کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات کا ادراک تو ہم کر ہی نہیں سکتیں۔ اور جب ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا تو اُس سے ڈرنا کس طرح ممکن ہے۔ بلکہ اس وقت مقصود یہ ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی ناراضگی اور اس کے جواب میں سخت عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے چنانچہ اگر کوئی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذابات کا صحیح خوف پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی کہا جائے گا۔ خوفِ خدا میں مبتلا رہنا اللہ عزوجل کے ہر محبوب بندے کی سنت ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا طریقہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بھی محبوب بنا لیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کیلئے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اُس کے عذابات کا خوف پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس پرفتن دور میں جب کہ ہر طرف بے خوفی کا راج ہے۔ یقیناً اس نعمت کا حصول ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لیکن جب کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی امداد پر بھروسہ کرتے ہوئے کسی پاکیزہ چیز کے حصول کیلئے استقامت و حکمت سے کوشش کرے تو اُسے ضرور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔

ترجمہ: اپنے رب سے ڈرتے ہیں اوپر سے جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے بے خوف نہیں ہوتے۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کے ڈر سے بندے کا دل کانپ اُٹھے تو اُس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔ (مکاشفۃ القلوب)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

''جو کوئی اللہ عزوجل سے ڈرے گا تمام مخلوق اُس سے ڈرے گی۔ اور جو کوئی اللہ عزوجل سے نڈر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا ڈر اُس کے دل میں ڈال دے گا''۔ (کنزالعمال)

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی بندے کے بال اُس کے جسم پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ خوف الٰہی کا خیال کرے تو اس کے گناہ اُس کے جسم سے اِس طرح گرتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ (مشکوٰۃ)

تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
مَیں تھر تھر رہوں کانپتی یا الٰہی عزوجل

پیاری اسلامی بہنو!

شیخ عطا سلمی رحمۃ اللہ کے خوف کے باعث چالیس سال تک نہیں ہنسے۔ اور نہ آسمان کی طرف دیکھا۔ ایک بار آسمان کی طرف دیکھ لیا، تو دہشت کے مارے گر

پڑے اور اُس رات آپ نے اپنے چہرے پر کئی بار اس لیے ہاتھ پھیرا کہ کہیں میرا چہرہ سیاہ تو نہیں پڑ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر اوقات قرآنِ پاک کی آیات سن کر گر پڑتے اور بے ہوش ہو جاتے۔ کئی دن تک آپ کی عیادت کو لوگ آتے رہتے۔ آپ فرماتے: کاش عمر اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ ایک بار آپ اونٹ پر کہیں جا رہے تھے کہ کسی نے قرآن پاک کے عذاب والی آیت پڑھی تو آپ خوف الٰہی کے باعث اونٹ سے نیچے گر پڑے اور لوگوں نے اٹھا کر آپ کو گھر پہنچایا۔ اور آپ پورا ایک مہینہ بیمار رہے۔ (ایضاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

اور ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ جو ہر معاملے میں اپنے رب کریم سے ڈرتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ کچھ عرصہ اِس صحبت کو پابندی سے اختیار کر لیا جائے۔ تو کامیابی ضرور آپ کے قدم چومتی ہوئی نظر آئے گی۔

کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ اُن لوگوں کی محفل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اِس میں عذابِ آخرت سے اتنا ڈرتے ہوں گے کہ ہمارے دل ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا: آج ایسے لوگوں کی صحبت کی برکت سے کل تمہیں امن نصیب ہوگا۔ اور یہ اس سے بہتر ہے کہ آج تمہارے ایسے ساتھی ہوں جو تمہیں بے خوف کر دیں اور کل تم خوف میں مبتلا ہو جاؤ۔ (تذکرۃ الاولیاء)

ساتویں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جب سے اللہ عزوجل نے انہیں پیدا کیا ہے تب سے قیامت تک سجدے میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ڈر سے اُن

کے پہلو کانپ رہے ہیں۔ قیامت کے دن وہ جب سر اٹھائیں گے اور کہیں گے: اے اللہ عزوجل تو پاک ہے، جیسا تیرا حق تھا۔ ہم نے ویسی عبادت نہیں کی۔ (مکاشفۃ القلوب)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نزول سکینہ، صاحب مُعطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ ایک شخص نے توحید کے سوا کوئی نیک عمل نہ کیا۔ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس نے گھر والوں سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آگ میں جلانا۔ پھر میری راکھ کو تیز ہوا کے دن دریا میں اُڑا دینا۔ جب اُس کا انتقال ہوا تو اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر اس نے خود کو حق تعالیٰ کے قبضے میں پایا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے خود سے ایسا سلوک کیا۔ اس نے عرض کی کہ تیرے خوف نے۔ تو اس عذر کی بنا پر اس کو بخش دیا گیا۔ حالانکہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ (بخاری)

پیاری بہنو!

مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے۔ جس کی وفات قریب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امید بھی ہے اور گناہوں کی وجہ سے ڈرتا بھی ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مقام میں جب بھی یہ دو باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ عزوجل اسے وہ عطا فرماتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے محفوظ رکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں کوئی مینڈھا ہوتا اور میرے گھر والے مجھے ذبح کر دیتے اور میرا گوشت کھا لیتے اور شوربا پی لیتے۔

ایک روایت میں ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوفِ خدا کی وجہ فرماتے۔ کاش میں کوئی پرندہ ہوتا کبھی فرماتے کاش میں کوئی درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔ کبھی فرماتے کاش میں کوئی گھاس ہوتا کہ جانور مجھے کھا لیتے۔ ایک دفعہ ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک جانور کو بیٹھے دیکھا تو فرمایا: تو کس قدر لطف میں ہے۔ کھاتا پیتا ہے، درختوں کے سائے میں بیٹھتا ہے اور آخرت میں تجھ سے کوئی حساب و کتاب بھی نہیں ہوگا۔ کاش ابوبکر بھی تجھ سا ہوتا۔ (فیضانِ احیاء العلوم)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا یحیٰی بن زکریا علیہ السلام بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک آٹھ سال تھی۔ آپ علیہ السلام نے عابدین کو دیکھا کہ انہوں نے بالوں اور اون سے بنے ہوئے کپڑے پہن رکھے ہیں اور مجتہدین کو دیکھا کہ انہوں نے گلے کی ہڈیاں پھاڑ کر ان میں زنجیریں ڈال رکھی ہیں اور اپنے آپ کو بیت المقدس کے اطراف میں باندھ رکھا تھا۔ انہیں دیکھ کر آپ علیہ السلام کے دل میں خوف خدا عزوجل کی مزید فراوانی ہوگئی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام اپنے والد ماجد کے پاس آئے۔ پھر کچھ بچوں کے پاس سے گزرے جو کھیل میں مشغول تھے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کو کھیلنے کی دعوت دی۔ تو آپ فرمانے لگے مجھے کھیلنے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ علیہ السلام اپنے والد صاحب کے پاس تشریف لائے اور ان سے جانوروں کے بالوں سے بنے لباس کی فرمائش کی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ بیت المقدس کی طرف لوٹ گئے۔ دن کو ان عبادت گزاروں کی دیکھ بھال کرتے اور رات بھر وہاں ہی رہتے۔ حتیٰ کہ پندرہ سال گزر گئے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام وہاں سے باہر تشریف لائے اور پہاڑوں

اور گھاٹیوں کے غاروں کو اپنا مسکن بنالیا۔ جب آپ علیہ السلام کے والدین آپ علیہ السلام کی تلاش میں نکلے تو آپ کو بحیرۂ اردن کے کنارے پایا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پاؤں مبارک پانی میں تر کر رکھے تھے اور قریب تھا کہ آپ علیہ السلام انتقال فرما جاتے۔ اور آپ علیہ السلام اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس طرح مناجات فرما رہے تھے۔ یا اللہ عزوجل! تیری عزت وجلال کی قسم میں اس وقت تک ٹھنڈا پانی نہیں پیوں گا جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تیرے ہاں میرا کیا مقام ہے۔ آپ علیہ السلام کے والدین نے فرمایا کہ جو کی روٹی سے روزہ افطار فرمالیں۔ جوان دنوں کے پاس تھی اور پانی بھی پی لیں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دینا انہوں نے بات مان لی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کے والدین آپ کو دوبارہ بیت المقدس لے آئے۔ اسی طرح مروی ہے کہ آپ علیہ السلام جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے باعث اتنا روتے کہ آپ علیہ السلام کے ساتھ درخت اور ڈھیلے بھی رونے لگتے۔ اور آپ علیہ السلام کے رونے پر حضرت زکریا علیہ السلام بھی روتے۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ مسلسل روتے۔ حتیٰ کہ آنسوؤں سے رخساروں کا گوشت گل کر ختم ہو گیا۔ اور دیکھنے والوں کو آپ کی داڑھی نظر آنے لگی تھی۔ اس پر آپ کی والدہ نے فرمایا کہ اگر تم کہو تو میں کوئی ایسی چیز بناؤں جس کی وجہ سے تمہاری داڑھی لوگوں کو نظر نہ آئے۔ آپ علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ تو انہوں نے نمدے کے ٹکڑے کو دہرا کر کے آپ علیہ السلام کے گالوں پر چپٹا دیا تھا۔ لیکن حالت یہ تھی کہ جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ وہ نمدے آنسوؤں سے تر ہو جاتے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ آکر ان کو نچوڑ دیتیں۔ جب آپ علیہ السلام اپنے آنسوؤں کو والدہ کی بازو پر دیکھتے تو بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے: یا اللہ عزوجل یہ میرے آنسو ہیں۔ یہ میری ماں ہے۔

میں تیرا بندہ ہوں اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (فیضانِ احیاء العلوم صفحہ ۲۱۶)

پیاری اور محترم بہنو!

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے ان علامات کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ جو خوفِ خدا عزوجل کے حصول کے بعد کسی انسان میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان علامات کے بیان کا یہ فائدہ ہوگا کہ ہر کوئی بخوبی جان لے گا کہ واقعی اپنے رب عزوجل کا درست خوف خدا عزوجل حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ یا فقط خوش فہمی اور دھوکے میں مبتلا ہے۔

چنانچہ جو اسلامی بہن اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا دعویٰ کرے۔ اسے چاہیے کہ دیانت داری کے ساتھ خود میں ان علامات کو تلاش کریں۔

مدینہ 1: حقیقی خوفِ خدا رکھنے والی اسلامی بہن کسی بھی فرض یا واجب کردہ عبادات کو جان بوجھ کر ترک نہ کرے گی۔

مدینہ 2: دانستہ کوئی بھی گناہ نہ کرے گی۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا چاہے اکیلی ہو یا گھر والوں کے ساتھ یا بے تکلف دوستوں کے درمیان۔

مدینہ 3: اگر کبھی بتقاضائے بشریت گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرنے میں بالکل دیر نہ کرے گی۔

مدینہ 4: بروزِ قیامت اپنے گناہوں پر گرفت سے ڈرتی رہے گی۔

مدینہ 5: اپنی موت کو بار بار یاد کرے۔

مدینہ 6: صرف نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گی۔

اُمید ہے کہ ان علامات کو اپنی ذات میں تلاش کرنے کی کوشش کر لینے پر ہمیں اپنا حساب و کتاب کرنے میں آسانی ہوگی۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص عبادات سے

جان چھڑانے، گناہوں کی کثرت کرنے اور توبہ میں ٹال مٹول کو عادت بنا لینے، قیامت کا ڈر محسوس نہ کرنے، موت کو بھول جانے اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کو پسند کرنے کے باوجود خوف خدا عزوجل کے حصول اک دعویٰ کرے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹی اور نفس وشیطان کے دھوکے میں گرفتار ہے۔

پیاری اسلامی بہنو!

اگر آپ بھی خوفِ خدا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ اپنے دل میں روشن کرنا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی مشکبار ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ فیشن سے منہ موڑ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے رشتہ جوڑیں۔ پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیے۔ نا صرف خود بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دے کر اجتماع میں لے کر آئیں۔ اگر آپ کے کہنے پر کوئی بہن ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ تو اِن شاء اللہ آپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ

بے سبب بخش مولا تیرا کیا جاتا

آخر میں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ جو کچھ درس و بیان ہوا ہمیں اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دل میں مزید اپنا خوف خدا پیدا فرما۔ اور ہمارا سینہ محبتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ بنا۔ آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 2:

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے۔ جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا۔ اُس کی موت کے وقت اللہ عزوجل اپنی تمام مخلوقات سے فرمائے گا کہ اس بندے کیلئے بخشش کی دعا مانگو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (نزہۃ المجالس)

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی

خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

جب عاشقِ زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کی بیوی نے فرطِ غم سے پکارا ہائے دکھ کی بات یہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واہ خوشی کی بات کہ میں عنقریب اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے ملنے والا ہوں۔ (بخاری شریف)

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے

کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

(حدائقِ بخشش)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ تو بڑا ہی مشہور ہے کہ جب مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے وصالِ ظاہری فرمایا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت قائم ہو گئی۔ زندگیاں اُجڑ گئیں۔ غمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے قرار ہو گئے۔ ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے اور پوچھتے کہ بھائیو! تم نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اگر دیکھا ہے تو مجھے بھی دیدار کرادو۔ مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ ہی بتا دو۔ مدینے کی گلیوں میں ہر جگہ محبوب کے قدموں کے نشان ہیں۔ آخرکار بلال رضی اللہ عنہ جدائی کی تاب نہ لا کر مدینہ سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر کلب میں چلے گئے۔

تقریباً ایک سال بعد خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ اے بلال! تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا۔ کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔ آنکھ کھل گئی۔ اضطراب بڑھ گیا۔

لَبَّیْکَ یَا سَیِّدِی۔ آقا! غلام حاضر ہے۔ کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ رات دن برابر سفر کرتے ہوئے آخر کار مرکزِ عشاق دیار مدینہ کی نورانی اور پر کیف فضاؤں میں داخل ہو گئے۔ مدینے میں داخل ہوتے ہی دل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی۔ سیدھے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا۔ مگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہ آئے۔ پھر حجروں میں تلاش کیا۔ مگر وہاں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے۔ آخر بے قرار ہو کر مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلب سے غلام کو بلایا اور خود پردہ میں چھپ گئے۔ دیدار نہ کرایا۔ روتے روتے بلال رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ اس دوران بلال کی مدینہ منورہ میں آمد کا شہرہ ہو چکا تھا۔ ہر طرف غل تھا کہ موذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ جب بلال رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا۔ تو دیکھا کہ ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اب منت سماجت شروع ہو گئی۔ لوگ التجائیں کر رہے ہیں۔ اے بلال! ایک دفعہ پھر وہ درد بھری اذان سُنا دو۔ جو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سُناتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر سب سے معذرت طلب کر رہے ہیں۔ بھائیو! یہ بات میری طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ میں جب حضور اکرم کی صلی اللہ علیہ وسلم حیاتِ ظاہری میں اذان دیا کرتا تھا تو جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا آنکھوں سے دیدار کر لیا کرتا۔ آہ اب تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں چھپ گئے۔ اب بتاؤ اذان میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیونکر ہو گا۔

مہربانی فرما کر مجھے اس خدمت سے معاف رکھو۔ مجھ میں برداشت قوت نہیں۔ ہر چند لوگوں نے اصرار کیا مگر آپ نے انکار ہی کیا۔ بعض حضرات صحابہ نے رائے دی کہ کسی صورت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلا لاؤ اگر شہزادے بلال رضی اللہ عنہ سے اذان کی فرمائش کریں گے تو بلال ضرور مان جائیں گے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بلال رضی اللہ عنہ کو بے حد محبت ہے۔ یہ رائے پسند آئی۔ چنانچہ ایک صاحب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلا لائے۔ آتے ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بلال کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا: اے بلال! (رضی اللہ عنہ) آج ہمیں بھی وہی اذان سنادو۔ جو ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے پیار سے حضرت حسین کو گود میں لیا۔ اور پھر کہا تم میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیجہ کے ٹکڑے ہو۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے مہکتے پھول ہو۔ جو کچھ تم کہو گے وہی ہوگا۔ شہزادے اگر میں نے انکار کر دیا اور کہیں تم روٹھ گئے تو مزار میں سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ نہ ہو جائیں۔ اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع کر دی۔ مدینہ کی فضاؤں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پرسوز آواز گونج اٹھی تو اہلِ مدینہ کے دل دہل گئے۔ مہینوں بعد بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر لوگوں کی نگاہوں میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی حیات کا سماں بندھ گیا۔ لوگ روتے ہوئے بے تابانہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے۔ ہر شخص بے قرار ہو کر گھر سے باہر آ گیا۔ عورتیں بچے بھی مضطربانہ گلیوں میں نکل کھڑے ہوئے۔ لوگ غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نڈھال ہو گئے۔ ہچکیاں لے لے کر رو رہے تھے۔ جس وقت بلال رضی اللہ عنہ نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے ادا کیا۔ ایک نہیں ہزارہا چیخیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں۔ جس سے فضا دہل گئی۔ مرد عورتیں سبھی زار و قطار رو رہے تھے۔ ننھے ننھے بچے اپنی ماؤں

سے لپٹ کر پوچھ رہے تھے۔امی جان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن بلال تو آ گئے۔مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب مدینے میں تشریف لائیں گے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کہا۔تو انگلی بے ساختہ منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُٹھی۔آہ منبر خالی تھا۔آہ مصطفیٰ کا دیدار نہ ہو سکا۔ہجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے چین ہو گئے۔غمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب نہ لا سکے۔اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔جب بہت دیر کے بعد ہوش آیا تو اُٹھے اور روتے ہوئے پھر ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔(کتب کثیرہ)

اے کاش قسمت مِل جائے بلال حبشی کی
دم عشق محمد میں نکل جائے تو اچھا

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ عاشقوں کے سالار ہیں۔اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار یار مزار بلکہ حقیقتوں کے راز دار ہیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی ہیں کہ میرے والد گرامی سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتے۔جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آتے تو جدائی کے یہ چند لمحے گزارنا ان کے لیے دشوار ہو جاتے۔وہ ساری ساری رات بے چینی اور بے قرار میں گزار دیتے۔ہجر و فراق کی وجہ سے ان کے جگر سوختہ سے اس طرح آہ نکلتی جیسے کوئی چیز جل رہی ہو۔اور ان کی یہ کیفیت اس وقت تک رہتی جب تک وہ حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک نہ دیکھ لیتے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سبب وصال بھی ہجر و فراق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنا۔آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدمے سے نہایت ہی لاغر ہو گیا تھا۔اسی صدمہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۴۶)

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا آقائے دو جہاں رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق عشق اس حد تک پہنچا ہوا تھا۔ جو انسان اس منزل پر پہنچتا ہے تو پھر کسی نہ کسی طریقے ہر وقت محبوب کے تذکرے کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس عاشق رسول خدا کے مقبول داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم گلشن رسالت کے مہکتے پھول کے بارے میں منقول ہے کہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کا ایک ٹکڑا تناول فرمانے لگے۔ لوگوں نے عرض کی یہ دروازہ ہے۔ لوگوں کی گزرگاہ۔ یہ آپ کے لائق نہیں کہ ایک گزرگاہ میں بیٹھ کر کھانا تناول فرمائیں۔ دیکھنے والے کیا خیال کریں گے۔ جس کے پیش نظر محبوب کی یاد ہو۔ محبوب کے جلوے ہوں۔ تو اُسے کہاں خبر رہتی ہے زمانے والوں کی۔

عاشق صادق نے جواب دیا۔ اے لوگو! مجھے اور تو کچھ خبر نہیں۔ بس محبوب کی یاد پیش نظر ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک بار میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا تھا۔ میں تو اس سنت پر عمل کر رہا ہوں اور اپنے آقا علیہ السلام کی یاد کو تازہ کر کے اپنے دل کو تسکین دے رہا ہوں۔ اس وجہ سے میری نظر میں وہی ایمان افروز نظارے گھوم رہے ہیں اور میں اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی ادا کو دہرا رہا ہوں۔

(ابن سعد صفحہ ۳۶ جلد ۳)

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کب ہوش تھا سجود کا
تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو دیوار کی طرف منہ

کر کے خوب روئے۔ بیٹے نے عرض کی ابا جان آپ کیوں پریشاں ہیں۔ کیا قاسم جنت ﷺ نے آپ کو بہت سی بشارتیں نہیں دی تھیں۔ فرمایا بیٹا مجھ پر تین طرح کے احوال گزرے۔ ایک وہ دن تھے جب مجھے اللہ کے محبوب ﷺ سے شدید بغض تھا اور میں ہر وقت (معاذ اللہ) اس تاڑ میں رہتا کہ کسی وقت موقع پا کر آپ کو شہید کر دوں گا۔ اگر اس حال میں مجھے موت آجاتی تو مَیں ہمیشہ جہنم کی آگ میں سلگتا۔ دوسری حالت اِس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرمادی۔ تو میں رسول ﷺ کی خدمت سراپائے عظمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ تاکہ میں بیعت کرلوں۔ آپ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ بڑھایا۔ تو مَیں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمرو کیا وجہ ہے؟ عرض کی: میرے آقا علیہ السلام میری ایک شرط ہے۔ نبی کریم ﷺ آپ میرے سابقہ گناہوں کی معافی کی ضمانت دیں۔ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! کیا تجھے علم نہیں کہ اسلام لانے کے قبل کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اِس کے بعد میری یہ حالت ہوگئی۔ (مسلم کتاب الایمان)

میرے نزدیک محبوب ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا۔ نہ ہی میری نگاہوں میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین تھا۔ میں حضور ﷺ کے مقدس چہرہ کو جی بھر کر جلال و جمال کی وجہ سے دیکھنے کی تاب نہ رکھتا تھا۔ اگر کوئی مجھے محامد و محاسن بیان کرنے کیلئے کہتا۔ تو میں ایسا کیونکر کرسکتا تھا کیونکہ حضور ﷺ کے حسن و جمال کی چمک کی وجہ سے آنکھ بھر کر دیکھنا میرے لیئے ممکن نہ تھا۔ اس حال میں مجھے موت آجاتی۔ تو یقیناً میں جنت میں جاتا مگر اس کے بعد والا حال جو کہ میری زندگی کا تیسرا حال ہے۔

اس میں بہت سے معاملات کی ذمہ داریاں مجھ پر آئیں۔ان میرا حال کیسا رہا۔میں نہیں جانتا۔اور یہ کہا پھر زار و قطار رونے لگے۔طبقات ابن سعد کی روایت ہے کہ آپ نے آخری کلمات یوں کہے۔(ابن سعد صفحہ۴/۲۶۰)

اے اللہ عزوجل! اگر تیری رحمت نے سہارا نہ دیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔پیاری بہنو! دیکھا آپ نے کہ اِن حضرات قدسیہ کی زبان پر ہر وقت محبوب علیہ السلام کا تذکرہ ہوتا تھا۔یہاں تک وقتِ وصال بھی محبوب کے تذکرے تو پھر کیوں نا ہم کہیں۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے

جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صاحب لولاک، سیاح افلاک، آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بے مثال یوں کرتے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل دیکھا ہی نہیں۔آقا علیہ السلام کی زیارت کر کے یوں محسوس ہوتا گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے منور سے آفتاب روشن ہے۔
(ترمذی، مشکوۃ صفحہ ۵۱۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حالت عجیب و غریب تھی۔کوئی غم کی وجہ سے حواس ظاہری سے ہاتھ دھو بیٹھا۔اور کوئی اپنی آنکھوں کی بینائی کھو بیٹھا۔اور کسی نے غم و فراق کی وجہ سے مدینہ ہی چھوڑ دیا۔اور کوئی تصور محبوب علیہ السلام میں رہتا اور کوئی ہر وقت محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و کرم کو یاد کر کے روتا۔اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ

اِس محسنِ اعظم کے یوں تو خلق پر ہزاروں احسان ہیں
مگر قرباں میں اِس احسان کے احساں بھی کیا تو جتایا نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔ جن کا شب و روز کا اکثر حصہ سرکار علیہ السلام کی محبت میں گزرتا تھا۔ ہر لمحہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و کرم کے تلے پلنے والے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف کے بعد یہ حال تھا جب بھی باہر سے آنے والے لوگ مدینہ منورہ کی پر کیف فضاؤں میں داخل ہوتے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لاتے۔ اور ان سے پوچھتے کیا تم نے میرے آقا علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ جواب اگر مثبت ہوتا تو فرماتے میرے علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ بیان کرو۔ جونہی والی بے کساں والی یتیماں علیہ السلام کا ذکر خیر ہوتا۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ دل بے قرار ہوتا۔ اور ہجر و فراق کا زخم پھر تازہ ہوتا جاتا۔ اور اگر قافلے والے کہتے کہ ہم نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ تو پھر خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و کمالات کا تذکرہ چھیڑ دیتے اور خوب ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہاں تک کہ آپ پر بے خودی کی حالت طاری ہو جاتی۔ اور یہ سلسلہ زندگی جاری رہا۔ (طبقات ابن سعد)

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ معمولات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ رازدان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جس حال میں چھوڑا۔ ہم میں اس کے بعد تبدیلی آ گئی۔ مگر عمر فاروق اور عبداللہ بن عمر میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ (المستدرک ص ۳/۶۴۱)

آپ رضی اللہ عنہ کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ دیکھنے والا آپ رضی اللہ عنہ کو مجنون گمان

کرتا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ اگر تم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے دیکھتے تو گمان کرتے کہ یہ تو کوئی دیوانہ ہے۔ (المستدرک)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر وقت محبوب علیہ السلام کے تصور میں گم رہتے اور اس تصور کو باقی رکھنے کیلئے ان درختوں کو ہمیشہ پانی دیا کرتے۔ جن کے بارے میں معلوم ہو جاتا کہ ان کے نیچے حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے تھے۔ اور اگر کوئی سوال کرتا۔ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ اس کو جواب دیتے۔ میں یہ کام صرف اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے آقا علیہ السلام کی یاد قائم رہے۔ چنانچہ روایت ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان تمام مقامات کی زیارت کرتے جہاں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ یہاں تک کہ آپ اِس درخت کے پاس ہمیشہ جاتے۔ جس کے نیچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے تھے۔ اور اِس درخت کو پانی دیتے تاکہ سوکھ نہ جائے۔ اپنی یہ کیفیت کہ نہ کوئی تعمیر کی اور نہ ہی وصالِ حبیب علیہ السلام کے بعد کوئی کھجور کا درخت لگایا۔ یعنی ہجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے پودے تو ترک کر دیئے۔ لیکن محسن و غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو ہرا رکھا۔ ان حضرات قدسیہ کے بارے میں امام اہل محبت یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

(کنز العمال ص ۱۳/ ۲۷۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

دعوت اسلامی بھی یہی سوچ ہی ترغیب دلائی ہے۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے

مدنی مشکبار ماحول سے واسطہ ہو جائیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بکثرت سُنتیں سیکھی اور سکھائی جاتیں ہے۔ آپ بھی اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیے۔ آخر میں اللہ تبارک وتعالٰی سے دُعا ہے، کہ جو کچھ درس و بیان ہوا اس پر ہمیں عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرما اور ہمارا سینہ محبت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ بنا۔ اور ہمیں اپنے آقا علیہ السلام کی محبت میں دیوانیاں بنا اور آقا علیہ السلام کی یاد میں رونے والی آنکھ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں تڑپنے والا دل عطا فرما۔ آمین! بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 3:

توبہ کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

سرکار عالی وقار ہم بے کسوں کے مددگار شفیع روزِ شمار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ آئیں گے۔ جن کو میں کثرت درودِ پاک کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ اے میری میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اُس وقت کو یاد کرو جب سورج بالکل قریب ہوگا۔ زمین دہکتے ہوئے انگارے کی طرح ہوگی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہوگی۔ پینے کو پانی نہ ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا علیہ السلام حوضِ کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں کثرت سے درود پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والوں کو دور ہی سے دیکھ کر بلائیں گے۔ آؤ آؤ۔ ادھر آؤ میں شفیع امت حوضِ کوثر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الکوثر ساری کثرت پاتے ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیئو۔ یہ وہ حوضِ کوثر ہے کہ جس نے ایک بار پیا۔ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

صلوا علی الحبیب۔ صلی اللہ تعالیٰ علی محمد۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

توبہ کی فضیلت میں کثرت سے احادیث مروی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: اے ایماندارو! تم سب اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمت سراپا عظمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی۔ عالی جاہ مجھ سے بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے گناہوں کا علاج تجویز فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جب گناہ کا پکا ارادہ ہو جائے تو اللہ عزوجل کا رزق نہ کھاؤ۔ اس شخص نے حیرت سے عرض کیا۔ حضرت آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ رزاق عزوجل وہی ہے۔ تو میں اس کی روزی کو بھلا کس طرح چھوڑ سکتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دیکھو کتنی بری بات ہے کہ جس پروردگار عزوجل کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرتے ہو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری نصیحت فرمائی۔ جب بھی گناہ کا ارادہ ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ملک سے باہر ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی۔ حضور یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے تمام

مشرق و مغرب شمال جنوب دائیں بائیں اوپر نیچے الغرض جدھر جاؤ اُدھر اللہ ﷻ کا ہی ملک ہے۔ اللہ ﷻ کے ملک سے باہر نکلنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو کتنی بری بات ہے کہ اللہ ﷻ کے ملک میں رہوں۔ تو پھر اُسی کی نافرمانی کرو۔ تیسری نصیحت آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی۔ جب پختہ ارادہ ہو جائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو کر لو۔ لیکن اپنے آپ کو اتنا چھپا لو کہ اللہ ﷻ دیکھ نہ سکے۔ اُس نے حیرت سے عرض کیا۔ حضور یہ کیونکر ممکن ہے کہ اللہ ﷻ مجھے نہ دیکھ سکے۔ وہ تو دلوں کے احوال سے بھی باخبر ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دیکھو۔ کتنی بری بات ہے کہ جب تم اللہ ﷻ کو سمیع و بصیر بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ اللہ ﷻ ہر لمحے مجھے دیکھ رہا ہے۔ مگر پھر بھی گناہ کیے جا رہے ہو۔ چوتھی نصیحت یہ ارشاد فرمائی۔ جب ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ تھوڑی سی مہلت دے دیجیے کہ میں توبہ کر لوں۔ اُس شخص نے عرض کی: حضور میری کیا اوقات اور میری سنے کون۔ موت کا وقت مقرر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مہلت نہیں مل سکے گی۔ فوراً میری روح قبض کر لی جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مہلت حاصل نہیں کر سکتا۔ تو فی الحال جو وقت تمہارے پاس ہے۔ اُسی کو غنیمت جانتے ہوئے ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کر لیتے۔ پھر آپ ﷺ نے پانچویں نصیحت یہ فرمائی۔ جب تمہاری موت واقع ہو جائے اور قبر میں منکر نکیر تشریف لائیں تو ان کو قبر سے ہٹا دینا۔ اس نے عرض کی: عالی جاہ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا مجھ میں اتنی طاقت کہاں۔ آپ

علیہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نکیرین کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سوالات کے جوابات دینے کی تیاری ابھی سے کیوں شروع نہیں کر دیتے۔ چھٹی اور آخری نصیحت کرتے ہوئے آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا۔ اگر قیامت کے دن تمہیں جہنم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا کہ میں نہیں جاتا۔ اُس نے عرض کی حضور وہاں تو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا جب تمہارا یہ حال ہے کہ تم اللہ عزوجل کی روزی کھاتے ہو۔ اُس کے ملک سے باہر بھی نہیں نکل سکتے۔ اُس سے نظر بھی نہیں بچا سکتے۔ منکر نکیر کو بھی نہیں ہٹا سکتے اور جہنم کے عذاب کا حکم ہو جائے تو اسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی چھوڑ دو تاکہ اِن تمام مصائب سے محفوظ رہ سکو۔ اُس شخص پر سیدنا ابراہیم بن اُدھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام کے تجویز کردہ گناہوں کے علاج کے ان چھ نصیحت آموز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں نے بہت اثر کیا۔ اور زار و قطار رونے لگا اور اُسی وقت اس نے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور مرتے دم تک قائم رہا۔

(ملخص از تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۰۰ انتشارات گنجینہ تہران)

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

پیاری بہنو!

ایک نیک شخص کے گھر کی دیوار گر گئی۔ اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ اور وہ اسے دوبارہ بنوانے کیلئے کسی مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا اور چوراہے پر جا پہنچا۔ وہاں اس نے مختلف مزدوروں کو دیکھا کہ جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان میں اک نوجوان بھی تھا۔ جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور

دوسرے ہاتھ میں تیشہ تھا۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ میں نے نوجوان سے پوچھا کیا تم مزدوری کرو گے۔ نوجوان نے جواب دیا۔ ہاں! میں نے کہا گارے کا کام کرنا ہو گا۔ نوجوان کہنے لگا ٹھیک ہے۔ لیکن میری تین شرطیں ہیں۔ اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کیلئے تیار ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کرو گے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے میری طاقت اور صحت کے مطابق کام لو گے۔ اور تیسری شرط یہ ہے کہ مجھے نماز ادا کرنے سے نہیں روکو گے۔ میں نے یہ تینوں شرطیں قبول کر لیں اور اسے ساتھ لے کر گھر آ گیا۔ جہاں میں نے اسے کام بتایا اور کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا۔ جب میں شام کو واپس آیا تو دیکھا کہ اس نے عام مزدوروں سے دوگنا کام کیا تھا۔ میں نے بخوشی اس کی اجرت ادا کی اور وہ چلا گیا۔ دوسرے دن میں اس نوجوان کی تلاش میں دوبارہ چوراہے پر گیا۔ لیکن وہ مجھے نظر نہ آیا۔ میں نے دوسرے مزدوروں سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک دن مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ وہ کوئی عام مزدور نہیں بلکہ کوئی بڑا آدمی ہے۔ میں نے ان سے اُس کا پتہ معلوم کیا۔ اور اسی جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ نوجوان زمین پر لیٹا ہے اور اسے سخت بخار تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ اے میرے بھائی! تو یہاں اجنبی اور تنہا ہے اور پھر بیمار بھی اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔ اس نے انکار کر دیا۔ لیکن میرے مسلسل اصرار پر وہ مان گیا۔ لیکن ایک شرط رکھی کہ مجھ سے کھانے کی کوئی چیز نہیں لے گا۔ میں نے اس کی یہ شرط منظور کر لی اور اسے گھر لے آیا۔ وہ تین دن میرے گھر قیام پذیر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی۔ چوتھے روز اس کے بخار

میں شدت آگئی۔ تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آگیا ہے۔ لہٰذا میں مرجاؤں تو میری وصیت پر عمل کرنا کہ جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا اور اپنے گھر کے اردگرد چکر لگوانا اور یہ صدا دینا کہ لوگو یہ دیکھ لو اپنے رب عزوجل کی نافرمانی کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ شاید اس طرح میرا رب عزوجل مجھے معاف کر دے۔ جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے اسی کپڑوں میں دفن کر دینا اور پھر بغداد میں خلیفہ ہارون الرشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا۔ اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ اللہ عزوجل سے ڈرو کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آجائے اور بعد میں پچھتانا پڑے۔ لیکن پھر اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ وہ نوجوان مجھے یہ وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ میں اس کی موت کے بعد کافی دیر آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا۔ پھر نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کیلئے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا قصد کیا۔ تو کمرے کے ایک کونے سے ندا آئی کہ اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا۔ کیا اللہ عزوجل کے اولیاء سے ایسا سلوک کرتے ہیں۔ یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ یہ سننے کے بعد میں نے اس کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور اس کے کفن دفن کا انتظام کرنے چلا گیا۔ اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل میں چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا۔ اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہی تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھا لیا۔ آخر کار خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں

طلب کیا۔ اور کہنے لگا کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی بجائے رقعے کا سہارا لیا گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند کرے۔ میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا۔ بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا۔ تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر خلیفہ کے سامنے رکھ دی۔ خلیفہ نے وہ چیزیں دیکھتے ہی کہا۔ یہ چیزیں تجھے کس نے دیں۔ میں نے عرض کی۔ ایک گارا بنانے والے نے۔ خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا۔ گارا بنانے والا، گارا بنانے والا، گارا بنانے والا اور وہ رو پڑا کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا۔ اب گارا بنانے والا کہاں ہے۔ میں نے جواب دیا: وہ مزدور فوت ہو چکا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور عصر تک بے ہوش رہا۔ میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا۔ پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا۔ اس کی وفات کے وقت تم اس کے قریب تھے۔ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تو کہنے لگا۔ اس نے تجھے کوئی نصیحت بھی کی تھی۔ میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دے دیا جو اس نوجوان نے خلیفہ کیلئے چھوڑا تھا۔ جب خلیفہ نے وہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہو گیا۔ اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا اور کپڑے چاک کر ڈالے اور کہنے لگا: اے مجھے نصیحت کرنے والے۔ اے میرے زاہد و پارسا۔ اے میرے شفیق۔ اسی طرح کے بہت سے القاب خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بھی بہاتا رہا۔ یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی و پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خلیفہ ایک عام سے مزدور کیلئے اس قدر غم زدہ کیوں ہے۔ جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ خلیفہ چادر میں

منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ عالی جاہ! یہ اس نوجوان کی قبر ہے۔ خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ پھر کچھ رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا یہ نوجوان میرا بیٹا تھا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا۔ ایک دن یہ رقص و سرود کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں کسی بچے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔

''کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ پہنچا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کیلئے''۔ (پ ۲۷ الحدید ۱۹، کنز الایمان)

جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ عزوجل کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ پکار پکار کر کہنے لگا۔ کیوں نہیں کیوں نہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے محل کے دروازے سے نکل گیا۔ اس دن سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ آج تم نے اس کی وفات کی خبر دی۔

(حکایات الصالحین صفحہ ۶۷)

محترم اسلامی بہنو!

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک آدمی توبہ پر پختہ نہیں رہتا تھا۔ جب توبہ کرتا۔ توڑ ڈالتا۔ بیس سال تک اس کی یہی حالت رہی۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندے سے کہو کہ میں اس پر غضبناک ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی تک یہ پیغام پہنچا دیا۔ وہ بڑا غمگین ہوا۔ اور صحرا کی طرف چل پڑا وہ کہہ رہا تھا اے میرے خدا کیا تیری رحمت ختم ہو گئی یا تجھے میری نافرمانی نے کوئی نقصان دیا۔ یا تیری معافی کے خزانے ختم ہو گئے۔ کون سا گناہ تیری

قدیم صفات عفوو کرم سے بڑا ہے۔ جب تو اپنے بندوں پر رحمت بند کر دے گا تو وہ کس سے امید رکھیں گے۔ اگر تو نے انہیں رد کر دیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے۔ اگر تیری رحمت ختم ہوگئی اور مجھے عذاب دینا لازم ہو گیا تو پھر اپنے بندوں کا تمام عذاب مجھ پر ڈال دے۔ میں اپنی جان اس کے بدلے میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام اس کی طرف جاؤ اور کہو تیرے گناہ اگر زمین کے برابر بھی ہوں تو میں تب بھی تجھے بخش دوں گا کہ تو نے میرے کمال قدرت اور کمال عفوو رحمت کو جان لیا۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبہ ص ۶۳-۶۴)

حضرت ربیعہ بن عثمان علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ عزوجل کی بہت نافرمانی کرتا تھا۔ پھر اللہ عزوجل نے اسے توبہ کی توفیق دی اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اللہ عزوجل سے شفاعت کرنے والے کو تلاش کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ صحرا میں نکل گیا۔ اور وہاں جا کر آہ وزاری شروع کر دی۔ اے آسمان والو! میری شفاعت کرو۔ اے پہاڑو! میری شفاعت کرو اے زمین میری شفاعت کر دے۔ اے فرشتو میری شفاعت کرو۔ حتیٰ کہ یہ تھک کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اللہ عزوجل نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور اس نے اسے اٹھالیا۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خوشخبری ہو اللہ عزوجل نے تیری توبہ قبول فرمالی ہے۔ تو اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کس نے کی۔ اس نے کہا کہ میں تیرے بارے میں خوفزدہ ہو گیا تھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے تیری سفارش کر دی۔

(کتاب التوابین، توبۃ عاصی من العصاۃ ص ۸۴)

حضرت سیدنا صالح مری رضی اللہ عنہ ایک محفل میں وعظ فرما رہے تھے۔ انہوں نے

اپنے سامنے بیٹھے نوجوان کو کہا: کوئی آیت پڑھو۔ تو اس نے یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ: ''اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے۔ غم میں بھرے اور ظالموں کا کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے''۔ (پ ۲۴ المومنین ۱۸)

یہ آیت سن کر آپ نے فرمایا کوئی کیسے ظالم کا دوست یا مددگار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوگا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اور وہ برہنہ پاؤں ہوں گے۔ ان کے جسم بوجھل چہرے سیاہ اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔ وہ پکار کر کہیں گے۔ ہم ہلاک ہو گئے۔ ہم برباد ہو گئے۔ ہمیں کیوں جکڑا گیا۔ ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے۔ کبھی وہ منہ کے بل گریں گے۔ اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں گی تو خون رونا شروع کر دیں گے۔ ان کے دل دہل جائیں گے۔ اور وہ حیران و پریشان ہوں گے۔ اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو نگاہ نہ جما سکے۔ نہ دل کو سنبھال سکے۔ یہ ہولناک منظر دیکھ کر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ یہ کہنے کے بعد حضرت سیدنا صالح مری رضی اللہ عنہ بہت روئے۔ اور آہ بھر کر کہنے لگے: افسوس کیسا خوفناک منظر ہوگا۔ یہ کہہ کر پھر رونے لگے۔ ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔

اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ حضور کیا یہ سارا منظر بروز قیامت ہوگا۔ آپ نے جواب دیا ہاں اور یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب انہیں جہنم

میں ڈال دیا جائے گا تو یہ آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔

یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری۔ اور کہا: افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی۔ افسوس میں کوتاہیوں کا شکار رہا۔ افسوس میں اپنے پروردگار کی اطاعت میں سستی کرتا رہا۔ آہ! میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔ اور رونے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ کہنے لگا: اے میرے رب عزوجل! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کیلئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ مجھے تیرے سوا کسی سے غرض نہیں۔ مجھ میں جو برائیاں ہیں اسے معاف فرما کر مجھے قبول فرما لے۔ میرے گناہ معاف کر دے۔ مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا کرم و فضل فرما اور ہمیں اپنی سخاوت سے مالا مال فرما۔ یا ارحم الراحمین میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی اور صدقِ دل سے تیرے سامنے حاضر ہوں۔ اگر تو مجھے قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اتنا کہہ کر وہ نوجوان غش کھا کر گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور چند دن بستر علالت پر گزار کر انتقال کر گیا۔ اس کے جنازے میں کثیر لوگ شامل ہوئے۔ اور رو رو کر اس کیلئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سیدنا صالح رضی اللہ عنہ اکثر اُس کا ذکر اپنی محفل میں کرتے۔ ایک دن کسی نے اس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ تو جواب دیا۔ مجھے حضرت صالح مری رضی اللہ عنہ کی محفل سے برکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(کتاب التوابین توبۃ فی من الاذدوان ص ۲۵۰/۲۵۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

آج سے ہم بھی اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرتی ہیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد بھی کرتی ہیں اور ان شاء اللہ توبہ پر قائم رہنے کا عہد بھی کرتی ہیں۔

اور اپنے حلقے میں ہونے والے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں۔ ہماری بہت سی اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت پہنچا رہی ہیں۔ آپ بھی اس کارِ خیر میں ہمارا ساتھ دیں اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ جو کچھ درس و بیان ہوا آپ کو اور مجھے اس پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق دے۔ ہمارا سینہ مدینہ بنا اور ہمیں مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت نصیب فرما۔ آمین! بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 4:

پل صراط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

فضیلت درود پاک:

حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو بعد انتقال خواب میں دیکھا۔ تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ۔ یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہنے لگا: عالی جاہ میں خوفناک حالات سے دوچار رہا۔ منکر ونکیر کے سوالات کے وقت میں گھبرا گیا اور مجھے خوف لاحق ہوگیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا۔ اتنے میں آواز آئی۔ دنیا میں زبان کا درست استعمال نہ کرنے سے تجھ پر مصیبت آئی ہے۔ پھر عذاب کے فرشتے عذاب دینے کیلئے بڑھے کہ ایک معطر اور حسن و جمال کا پیکر بزرگ میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا۔ انہوں نے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں میری مدد کی۔ اور یوں میں عذاب سے بچ گیا۔ میں نے اس

بزرگ کا شکریہ ادا کیا۔اور عرض کیا: اللہ عزوجل آپ پر رحمت فرمائے۔آپ کون ہیں۔ فرمایا: تو جو کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔میں اس کی برکت سے پیدا کیا گیا ہوں۔اور مجھے حکم ہے کہ قبر وحشر کے ہر مشکل مقام پر تیری مدد کروں۔

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
اپنے خطاوار کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروں درود

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

پیاری اسلامی بہنو!

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی کنیز نے حاضر ہو کر عرض کی میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنم کو دہکایا گیا۔اور اس پر پلصراط کو رکھ دیا گیا۔اتنے میں اُموی خلفاء کو لایا گیا۔سب سے پہلے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو حکم ہوا کہ پل صراط سے گزرو۔وہ پل صراط پر چڑھا۔مگر آہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ جہنم میں گر پڑا۔پھر اس کے بیٹے ولید بن عبدالملک کو حاضر کیا گیا۔اور وہ بھی دوزخ میں گر پڑا۔ان سب کے بعد یا امیر المؤمنین آپ کو لایا گیا۔بس اتنا سننا تھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خوفزدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔کنیز نے کہا: یا امیر المؤمنین سنیئے تو خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامتی کے ساتھ پل صراط کو عبور کر لیا۔مگر حضرت سیدنا عمر بن

بدالعزیز رضی اللہ عنہ پل صراط کی دہشت سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اسی عالم میں ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (ملخصا: احیاء العلوم ج ۴ صفحہ ۱۹۷ دار الکتب بیروت)

حالانکہ غیر نبی کا خواب شریعت میں حجت نہیں۔ پھر بھی آپ نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پل صراط پر گزرنے کے معاملے میں کس قدر حساس تھے۔ واقعی پلصراط کا معاملہ بڑا ہی نازک ہے۔ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے تیز تر ہے۔ اور یہ جہنم کی پشت پر رکھا ہوگا۔ خدا کی قسم یہ سخت تشویشناک مرحلہ ہے۔ ہر ایک کو اس پر گزرنا ہے۔

ام المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو غزوہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھے۔ وہ لوگ آگ میں داخل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا:

''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے''۔ (پارہ ۱۶ سورہ مریم آیت نمبر ۷۱، کنزالایمان)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا:

''پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے۔ گھٹنوں کے بل گرے''۔ (پارہ ۱۶ سورہ مریم آیت ۷۱، کنزالایمان)

(سنن ابن ماجہ حدیث ۴۲۸۱ جلد ۴ صفحہ ۵۰۸ دار المعرفہ بیروت)

پیاری بہنو!

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ خوف خدا عزوجل رکھنے

والے مومنین بچا لیے جائیں گے اور مجرمین وظالمین جہنم میں گر پڑیں گے۔ آہ آہ انتہائی دشوار معاملہ ہے۔ ہائے ہائے پھر بھی ہم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا نفس بدکار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر یہ دل بیدار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں، تی
پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا
اے رب کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ
اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے سرتاج صاحب معراج محبوب رب بے نیاز عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم پر ایک پل ہے۔ جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے تیز ہے۔ اس پر لوہے کے کنڈے اور کانٹے ہیں۔ جو کہ اسے پکڑیں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ اُس پر گزریں گے۔ بعض پلک جھپکنے پر بعض بجلی کی طرح بعض ہوا کی طرح بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح گزریں گے اور فرشتے کہتے ہوں گے۔ رب سلم رب سلیم اے پروردگار سلامتی سے گزار۔ اے پروردگار سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نجات پا جائیں گے۔ بعض زخمی ہوں گے۔ بعض اوندھے ہوں گے۔ بعض منہ کے بل جہنم میں گرے پڑے ہوں گے۔ (مسند امام احمد حدیث ۲۴۸۴۷ جلد ۹ صفحہ ۴۱۵ دار الفکر بیروت)

یا الٰہی جب چلو تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

محترم اسلامی بہنو!

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے غلبۂ خوف کے سبب ایک ہزار سال کے بعد جہنم سے رہائی پانے والے شخص کے ایمان پر خاتمہ ہو جانے پر رشک کرتے ہوئے فرمایا کہ کاش وہ شخص میں ہی ہوتا۔ آہ ہزار سال تو بہت بڑی بات ہے۔ خدا کی قسم! ایک لمحے کا کروڑواں حصہ بھی جہنم کا عذاب برداشت ہونا ممکن نہیں۔ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے غلبۂ خوف خدا کا عالم تو دیکھئے۔ منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے۔ آپ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر یوں معلوم ہوتا۔ گویا ایک سہما ہوا قیدی ہے۔ جسے گردن مارنے کیلئے لایا گیا ہے۔ اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گفتگو فرماتے۔ تو ایسا محسوس ہوتا۔ گویا آخرت نظروں کے سامنے ہے۔ اور اس کو دیکھ دیکھ کر منظر کشی فرما رہے ہیں۔ اور جب خاموش ہوتے تو ایسا لگتا گویا آپ کی آنکھوں کے درمیان آگ بھڑک رہی ہے۔ جب عرض کی گئی۔ آپ اس قدر خوف زدہ اور مغموم کیوں رہتے ہیں۔ فرمایا مجھے اس بات کا خوف کھائے جا رہا ہے کہ اگر اللہ عزوجل نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور فرمادیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا۔

(احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ البدور السافرہ میں نقل کرتے ہیں۔ بے شک تم اللہ تعالیٰ کے یہاں ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ اور نشانیوں اور اپنی سرگوشیوں اور مجلسوں یعنی بیٹھکوں اور صحبتوں سمیت لکھے ہوئے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو پکار پڑے گی۔ اے فلاں بن فلاں یہ تیرا نور ہے۔ اور اے فلاں بن فلاں تیرے لیے کوئی نور نہیں۔ (البدور السافرہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

منافقین بروز قیامت اس حال میں آئیں گے کہ اس کے پاس ایمان کا نور نہیں ہوگا۔ خوش نصیب ایمان والوں کا نور دیکھ کر اُن کو حسرت بالائے حسرت ہوگی۔ اور ان سے نور کی بھیک مانگیں گے۔ مگر محروم نور ہی رہیں گے۔ چنانچہ پارہ ۲۷ سورۃ الحدید کی تیرھویں آیت کریمہ میں رب تعالیٰ کا فرمان عبرت نشان ہے۔

"جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمان سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں"۔ (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱۳)

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل پہلوں اور پچھلوں کو ایک معلوم دن یعنی بروزِ قیامت ایک مقام پر جمع فرمائے گا۔ یوں تو قیامت کا دن پچاس سال کا ہوگا مگر اس میں ایک مرحلہ یہ بھی ہوگا۔ چالیس سال تک لوگوں کی آنکھیں اوپر کی طرف لگی رہے گی۔ وہ فیصلے کے منتظر ہوں گے۔ مومنوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا۔ کسی کو پہاڑ کی مثل نور اور کسی کو کھجور کے درخت کی مانند کسی کو اس سے بھی کم حتیٰ کہ ان میں سے آخری شخص کے پاؤں کے انگوٹھے جتنا نور عطا کیا جائے۔ جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا۔ جب اس کا نور چمکے گا تو وہ چلے گا جب بجھ جائے گا تو اندھیرے کی وجہ سے رک جائے گا۔ پھر ہر ایک اپنے اپنے نور کے

مطابق پل صراط عبور کرے گا۔کوئی تو پلک جھپکنے میں گزر جائے گا۔کوئی بجلی کی طرح کوئی بادل کی مانند کوئی ستارہ ٹوٹنے کی مثل کوئی گھوڑے کے دوڑنے کی طرح تو کوئی آدمی کے دوڑنے کی طرح گزرے گا۔جس کو پاؤں کے انگوٹھے کی مثل نور دیا جائے گا۔وہ چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے بل گزرے گا۔حالت یہ ہوگی کہ ایک ہاتھ بڑھائے گا تو دوسرا ہاتھ اٹک جائے گا۔جب ایک پاؤں الجھے گا تو دوسرا پاؤں کھینچ کر بڑھائے گا۔ اور اس کے پہلوؤں تک آگ پہنچ جائے گی۔وہ اسی طرح گرتا پڑتا بالآخر پلصراط پار کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔

وہاں کھڑے ہو کر اپنے رب عزوجل کی حمد بیان کرے گا۔پھر اُسے جنت کے دروازے کے قریب ایک کنویں پر غسل دیا جائے گا۔

(ملخصاً۔احیاء العلوم جلد۴ صفحہ ۵۵۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پل صراط آہ ہے تلوار کی دھار سے تیز
کس طرح میں اسے پار کروں گی یا رب
میرے محبوب کے رب تیرا کرم ہوگا تو
پل کو بجلی کی طرح پار کروں گی یا رب

پیاری اسلامی بہنو!

جن خوش بختوں کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔وہ بالآخر نجات پا جائیں گے۔جن کا ایمان برباد ہوگیا اور وہ بغیر توبہ کے مر گیا۔اس کی نجات کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ہر ایک کو ڈرنا ضروری ہے کہ نامعلوم میرا کیا بنے گا۔پلصراط جہنم پر بنا ہوا ہے اور اس پر سے جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا خلاصہ ہے۔ جو شخص اس دنیا میں صراط مستقیم پر قائم رہا۔ وہ بروز قیامت پلصراط پر ہلکا پھلکا ہو کر نجات پائے گا۔ اور جو دنیا میں استقامت سے ہٹ گیا۔ نافرمانی اور گناہوں کے سبب اُس کی پیٹھ بھاری ہوئی۔ تو پہلے ہی قدم میں پلصراط سے پھسل کر گر جائے گا۔ اے بندۂ ناتواں ذرا غور تو کر جب تو پلصراط اور اس کی باریکی کو دیکھے گا تو کس قدر گھبرائے گا۔ پھر اس کے نیچے جہنم کی ہولناک سیاہی پر تیری نظر پڑے گی۔ نیچے سے جہنم کا جوش و خروش سنائی دے گا۔ آگ کے بلند شعلوں کی چیخ و پکار تیرے کانوں سے ٹکرائے گی۔ تو سوچ تو سہی اس وقت تجھ پر کس قدر دہشت طاری ہوگی۔ یاد رکھ تیرا دل چاہے کتنا ہی بے قرار و بے کل ہو۔ قدم پھسل رہے ہوں۔ اور پیٹھ پر اس قدر بوجھ ہو کہ اتنا بوجھ اٹھا کر ہموارِ زمین پر چلنا بھی تیرے لیے دشوار ہو۔ تو لاکھ کمزوری کی حالت میں ہو مگر تمہیں پلصراط پر چلنا ہی پڑے گا۔ تو تصور تو کر کہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز پلصراط پر نہ چاہتے ہوئے بھی جب تو پہلا قدم رکھے گا۔ اور اس کی سخت تیزی کو محسوس کرے گا۔ مگر پھر بھی دوسرا قدم اٹھانے پر مجبور ہوگا۔ لوگ تیرے سامنے پھسل پھسل کر جہنم میں گر رہے ہوں گے۔ فرشتے لوگوں کے بڑے بڑے کانٹوں اور لوہے کے خوفناک آنکڑوں سے کھینچ کھینچ کر جہنم میں جھونک رہے ہوں گے۔ تو دیکھ رہا ہوگا کہ وہ لوگ روتے چلاتے سر کے بل جہنم میں گرتے جا رہے ہیں۔ تو سوچ اس وقت خوف کے مارے تیری کیا حالت بنی ہوگی۔ جہنم کی گہرائیوں سے آہ و بکا اور ہائے اوہ کی چیخ و پکار تیرے کانوں میں پڑ رہی ہوگی۔ بے شمار لوگ پلصراط سے پھسل کر جہنم میں جا پڑیں گے۔ تو سوچ تو سہی اگر تیرا قدم بھی پھسل گیا تو تیرا کیا بنے گا۔ اس کی شرم و ندامت

تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی۔ تیرا رونا دھونا اور چیخنا چلانا ہلاکت سے نہ بچا سکے گا۔ اس وقت تیری حسرت بھری چیخ و پکار کچھ اس طرح پر ہوگی۔ آہ میں اس دن سے ڈرتی تھی۔ ہائے کاش میں اپنی آخرت کیلئے کچھ نیکیاں آگے بھیجتی اور سنتیں اپناتی۔ اے کاش! صد کروڑ کاش میں میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے رستے پر چلتی ہائے کاش میں مٹی ہو جاتی۔ اے کاش میں بھولی بسری ہو جاتی۔ کاش کاش میری ماں ہی نہ مجھے جنتی۔ (ملخصاً۔ احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۵۵۷ تا ۵۵۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کاش کہ میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
مصطفیٰ کی گلیوں کی چیونٹی بن کر آتی کاش
پل صراط کا کھٹکا دل میں نہ پڑا ہوتا
آہ سلب ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

ابوداؤد کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیر وایت کی۔ وہ رو پڑیں۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتی ہو۔ عرض کیا: مجھے دوزخ یاد آتا ہے۔ تو رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اپنے اہل یعنی بیوی بچوں کو یاد رکھیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔

1- میزان کے وقت یہاں تک کہ جان لیں۔ وزن کم ہے یا زیادہ۔
2- اعمال نامہ اڑتے وقت یہاں تک کہ جان لیں کہ اعمال نامہ کس ہاتھ میں ہے۔

دائیں یا بائیں میں یا پیٹھ پیچھے سے۔

3- پلصراط کے وقت جب اسے دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا۔حتیٰ کہ جان لیں کہ وہ پار کرے گا یا نہیں۔

ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے درخواست کی کہ قیامت کے دن میرے لیے شفاعت کریں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ میں یہ کروں گا۔ میں نے عرض کی: میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔آپ نے فرمایا: مجھے پلصراط کے پاس تلاش کرو۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ کو پل صراط کے پاس نہ پاؤں۔تو فرمایا: پڑھ مجھے میزان کے پاس تلاش کرو۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ کو میزان کے پاس نہ پاؤں تو پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرو۔ان تین مقامات میں سے کسی ایک مقام پر ضرور ہوں گا۔

(مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۴۷تا۱۴۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

قبر و حشر پل صراط پر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان شاء اللہ عزوجل ہم غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ہی نور ملے گا۔کہ بروزِ محشر ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کی فکر لاحق ہوگی۔رب سلم رب سلم یعنی پروردگار سلامتی سے گزار پروردگار سلامتی سے گزار کی دعا کی تکرار فرما رہے ہوں گے۔ عاشقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پیاری بہنو!

خدا کا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا۔ مگر پیاری بہنو! صرف کلمہ پڑھ لینے سے ضروری نہیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ لہذا ہمیں ایسے کاموں سے بچنا چاہیے جن سے خاتمہ بالخیر نہ ہونے کا اندیشہ ہو۔ ہماری تو اللہ عزوجل سے یہی دعا ہے کہ

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

اور

مجھے ہریالے گنبد تلے قدموں میں موت آئے
سلامت لے کے جاؤں دین وایماں یارسول اللہ

اے بے نمازی اسلامی بہنو! پلصراط کا خوفناک تذکرہ سن کر بھی آپ توبہ نہیں کریں گی۔ جھوٹ، چوری، چغلی، غیبت، فلمیں ڈرامے اور بے پردگی سے توبہ کرلیں۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

پیاری بہنو!

پل صراط کی خوفناک باتیں سن کر عام طور پر آدمی کا موڈ آف ہو جاتا ہے۔ لیکن شیطان فوراً مشورہ دینے کیلئے حاضر ہو جاتا ہے۔ ارے جو سب کا ہو گا وہی اپنا بھی ہو گا۔ دیکھی جائے گی۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔ نماز بھی پڑھ لیں گے۔ پردہ بھی کر لیں گے۔ پیاری بہنو! ہمیں کیا معلوم ہماری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہو۔ ہمیں کیا معلوم آج کے بعد کوئی سورج طلوع ہوتا ہوا ہم نہ دیکھ سکیں تو کیا ضرورت اس اَمر کی

نہیں کہ ہم توبہ کرلیں۔

پیاری اسلامی بہنو!

جس طرح اللہ عزوجل کا غضب بہت زیادہ ہے۔ اُس طرح اُس کی رحمت بھی بہت وسیع ہے۔ تھوڑی سی نیکی پر اتنا بڑا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر ہم آقا علیہ السلام کی سنتوں پر عمل کریں گی اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کو اپنائیں گی اور انگریزی فیشن سے منہ موڑلیں گی۔ تو ان شاء اللہ عزوجل ہمارے آقا علیہ السلام خوش ہوں گے اور ہمیں جہنم میں نہیں جانے دیں گے اور ان شاء اللہ عزوجل صورت حال کچھ اِس طرح ہو گی کہ

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتی مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

اور آقا علیہ السلام کی سنتوں پر عمل کرتے کرتے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو جائے گی کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے:

جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ

چھپ چھپ کے جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکیں ہم
جنت میں ہمیں ایسی جگہ پیارے خدا دے

اور

اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش محلے میں جگہ اُن کے ملی ہو

اے کاش کہ ہم بھی سنتیں عام کرنے والیاں بن جائیں۔ اور ہماری زندگی کا ہر

ہر لمحہ دین کی خدمت کیلئے وقف ہو جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ان شاء اللہ ہم یہ کہنے کے قابل ہو جائیں گی کہ

آقا کی گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

تو پیاری پیاری اسلامی بہنو!

الحمد للہ عزوجل سنتیں سیکھنے کیلئے ہمیں دعوتِ اسلامی کا مہکا مدنی ماحول میسر ہے۔ سستی چھوڑیئے۔ آج ہی سے نماز شروع کر دیجئے۔ اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت کے سبب آپ اپنے گرد و پیش میں مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گی۔ اور ان شاء اللہ عزوجل رفتہ رفتہ آپ کا سینہ مدنی آقا علیہ السلام کی سنتوں کا مدینہ بن جائے گا۔ اللہ کرے ہماری ساری زندگی ان کی پیاری پیاری سنتوں کا چرچا کرتے گزر جائے۔ اور جب زندگی کی شام ڈھلنے کو آئے۔ غمِ فرقت رلائے۔ آقا علیہ السلام کی یاد آئے۔ سبز سبز گنبد کا تصور جمائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوانی یوں گنگنانے لگ جائیں۔

تیری یاد پئی تڑپاندی اے
لا لئیاں نیناں نے جھڑیاں
کدی اِس رستے وی لنگ ماہی
تیری دید دیاں حسرتاں دِن بڑیاں

اگر آپ بھی پابندیٔ وقت کے ساتھ اجتماعات میں شرکت کرتی رہیں گی۔ تو آپ کا دل بھی زندہ رہے گا۔ اور قبر و حشر کے معاملات بھی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے

سے آسان ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل!

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمارے سوالات قبر کو آسان بنائے اور پلصراط پر سے بجلی کی سی تیزی سے گزرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم سب کو اپنے حفظ ایمان میں رکھے۔ ہر مشکل کے وقت سے غیب سے ہماری مدد فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکیاں کرنے نیکیوں کو پھیلانے کی برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین! بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 5:

گانے باجے کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص رہتا تھا۔ جس نے اپنی دو سو سالہ زندگی میں گناہ ہی گناہ کیے تھے۔ جب اس نے وفات پائی تو لوگوں نے اس کی لاش کو کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ خدائے بزرگ و برتر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہمارا ایک بندہ وفات پا گیا ہے۔ اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ آپ علیہ السلام اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجہیز و تکفین کریں اور اس کا جنازہ پڑھیں۔ اور لوگوں کو بھی اُس کا جنازہ پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام وہاں پہنچے۔ تو میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل خداوندی کے بعد عرض کی۔ یا اللہ عزوجل! یہ بندہ تو بدترین مجرم تھا۔

بجائے سزا کے بہترین جزا کا کیوں حقدار قرار پایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: بیشک یہ سخت سزا کا مقدار تھا لیکن اس نے ایک روز توریت شریف کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو محبت سے اسے چوما اور درود پاک پڑھا۔ میں نے اس نام کی تعظیم کرنے کے سبب سے اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے۔

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا محبوب کے کوچے کا ہے گدا
مولا نے مجھے یوں بخش دیا، سُبْحَانَ اللہ سُبْحَانَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

حضرت سیدنا جلال الدین سیوطی الشافعی رضی اللہ عنہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں۔ ایک شخص کا گھر قبرستان کے قریب تھا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات کو ناچ رنگ کی محفل قائم کی۔ لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سناٹا چیرتی ہوئی۔ ایک گرجدار آواز گونجی وہ خوفناک آواز دو عربی اشعار پر مشتمل تھی۔ اس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

یعنی اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذتوں میں منہمک ہونے والو۔ موت تمام کھیل کو دختم کردیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے۔ جو مسرتوں اور لذتوں میں غافل تھے۔ موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جدا کردیا۔ راوی کہتے ہیں: خدا عزوجل کی قسم چند ہی دنوں کے بعد دولہا کا انتقال ہوگیا۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آہ موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھ مسخریوں اور دھما چوکڑوں اور سنگیت کی مسحور کن دھنوں چٹکلوں اور قہقہوں اور شادمانیوں مسرتوں مچلتے اور ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں

کو اڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اتر گئے۔ اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

اس حکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں میں شریک ہو کر گانے باجے کی دھنوں پر خوشی کے نعرے بلند کرنے والیوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ آیئے! اسی سے ملتا جلتا ایک اور عبرتناک واقعہ آپ کے گوش گزار کروں۔ چنانچہ کہتے ہیں پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہو رہا تھا۔ کیا پڑوسین کیا خاندان کی عورتیں سب نے شرم وحیا کی چادر اتار ڈالی تھی۔ اور فلمی گیت کی دھنوں پر خوب طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ اتنے میں ماں کے پاس آ کر دولہا کہتا ہے۔ ماں میری پیاری ماں کل میری شادی ہے۔ خوشی کا موقع ہے۔ میری خواہش ہے کہ تو بھی ناچ ماں چونک کر بولی۔ ارے بیٹا! یہ تو چھوکریوں یعنی لڑکیوں کا کام ہے۔ میں اب اس عمر میں کہاں ناچوں گی۔ لیکن بیٹے نے بازو تھام کر ماں کو باصرار کھینچا اور رِنگ میں اتار دیا۔ ہر طرف ہنسی کا فوارہ ابل پڑا۔ طبلہ پر تھاپ پڑی اور بڈھی ماں بھی بے تکے انداز میں ہاتھ پیر ہلاتے ہوئے ناچنے کے انداز میں اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کرنے لگی۔ اسی طرح رات گئے تک ادھم بازی ہوتی رہی۔ آخرکار سب تھک ہار کر سو گئے۔ دن نکل آیا آج شادی ہے۔ بینڈ باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے۔ گھر کا کوئی افراد دولہا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا۔ آوازیں دیں مگر دولہا میاں نہیں اٹھ رہے۔ او ہو ایسی بھی کیا تھکن ہے۔ بارات تیار ہے اور دولہے میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہو چکتی۔ یہ کہہ کر آنے والے نے دولہا کو جب زور سے ہلایا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ گھر کے لوگ دوڑے

دوڑے آئے۔ آہ بدنصیب دولہا رات بھرنا چنے اور اپنی ماں کو نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا۔ چیخ وپکار مچ گئی خوشیوں بھرا گھر یک دم ماتم کدہ بن گیا۔ اب کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوارے ابل رہے تھے۔ وہاں آنسوؤں کے دھارے بہہ نکلے۔ ابھی جہاں قہقہوں کا زور تھا۔ اب وہاں واویلا کا شور ہے۔ خوشیوں اور شادکامیوں کا گلا گھونٹ دیا۔ ہر شخص تصویرِ غم بنا ہوا تھا۔ غسال نے آکر نہلایا۔ کفنایا۔ آہ وفغاں کے شور میں لوگوں نے بدنصیب دولہا کا جنازہ اٹھا۔ کافور کی غمگین خوشبو نے فضا کو مزید سوگوار بنا دیا۔ پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سوار ہونے کی بجائے گلوں کے لدے ہوئے انبار سے جنازے کے پنجرہ میں لیٹا ہوا۔ بدنصیب دولہا لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر ویران قبرستان کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔ آہ بدنصیب دولہا کو خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے۔ بجلی کے قمقموں سے دمکتے ہوئے۔ حجرہ عروسی کی بجائے۔ کیڑے مکوڑوں سے ابھرتی ہوئی۔ تنگ وتاریک قبرستان میں اتار دیا گیا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے یہ خوشیاں عارضی ہیں۔ موت یقینی ہے۔ جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا اُسے موت کا رنج ضرور ملا۔

قبر میں میت اترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

افسوس صد کروڑ افسوس آج کل شادی جیسی میٹھی میٹھی سنت بہت سارے گناہوں میں گھر چکی ہے۔ بےہودی رسومات اس کا جزولاینفک بن چکی ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل حالات اس حد تک بدتر ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کر لیے جائیں

اُس وقت تک اب شادی کی سنت ادا ہو نہیں سکتی۔ مثلاً اب منگنی ہی کی رسم کو لے لیجئے۔ اسی میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو اور لڑکی اپنے ہاتھ سے لڑکے کو انگوٹھی پہناتے ہیں۔ یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خوف وڈیو فلمیں بناتے ہیں۔ تصوریں کھینچی جاتی ہیں۔ ان کو عذاب خداوندی سے ڈر جانا چاہیے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اور ہر تصویر کے بدلے جو اِس نے بنائی تھی اللہ عزوجل ایک مخلوق پیدا کرے گا جو عذاب دے گی۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۱۰ النصف اوّل صفحہ ۴۳ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

آہ شادیوں میں خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ خاندان کی جوان لڑکیاں خوب ناچتی گاتی اودھم مچاتی ہیں۔ اس دوران مرد حضرات بھی بلا تکلف اندر آتے جاتے ہیں۔ مرد وعورتیں جی بھر کر بدنگاہی کرتے ہیں۔ خوب آنکھوں کا زنا ہوتا ہے۔ نہ خوف خدا نہ شرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنو سنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا۔ کانوں کا زنا سُننا اور زبان کا زنا بولنا، ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ افغانستان)

یاد رکھیے! غیر مرد کو عورت دیکھے یہ بھی حرام اور غیر عورت غیر مرد کو دیکھے یہ بھی حرام اور دونوں کیلئے جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

نامحرم مردوں کو دیکھنے والی عورتوں کو اپنی ناتوانی اور کمزوری پر ترس کھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے عذاب سے خوب ڈرانا چاہیے۔ شرح الصدور کی ایک طویل حدیث میں سلطان دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان عبرت نشان ہے۔ پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے۔ جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر

معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں یہ وہ دیکھتے جو آپ نہیں دیکھتے۔ اور وہ سنتے جو آپ نہیں سنتے۔
(شرح الصدور صفحہ ۱۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

لرز اُٹھو اور گھبرا کر رحمت والے پروردگار۔ کے حضور توبہ کر کے اس سے رحمت کی بھیک مانگ لو۔ آہ وہ نازک جس کی آنکھ میں معمولی غبار پڑ جائے۔ تو بے قرار ہو جائے اگر کھانا وغیرہ بناتے وقت لال مرچ کا ذرہ پڑ جائے۔ تو تڑپ کر رہ جاتی ہیں۔ اپنی ہی انگلی لگ جائے۔ بلبلا اُٹھے۔ ہائے پیاری بہنو! وہ نازک آنکھ جو نہ دھواں برداشت کر سکے نہ پیاز کاٹتے وقت اُٹھتے ہوئے بخارات سہہ سکے۔ اگر نامحرم مردوں کو بشہوت دیکھنے کے سبب ٹی وی اور وی سی آر دیکھنے کے سبب اسی طرح پھوپھا، خالو، بہنوئی، دیور، جیٹھ، چچازاد، تایازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد ہی کیوں نہ ہو۔ اخبارات میں مردوں کی تصاویر دیکھنے کے سبب اگر ہماری آنکھوں میں کیلیں ٹھونک دی گئی تو کیا کریں گی۔

فلم دیکھے اور جو گانے سنے — کیل اس کی آنکھ کانوں میں ٹھکے
فلم بیں کی آنکھ میں دوزخ کی آگ — ہوگی بعد موت تو ٹی-وی سے بھاگ
چھوڑ دے ٹی-وی سے بھاگ — کر دے راضی رب کو اور سرکار کو
مت بجاؤ بہنو تم تالیاں — اس طرح کی چھوڑ دو نادانیاں
کرے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

فلمی ریکارڈنگ کے بغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے۔ واہ صاحب اللہ تعالیٰ نے پہلی خوشی دکھائی ہے۔ اور گانا باجا نہ کریں۔ بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے۔ معاذ اللہ عزوجل ارے نادان

خوشی کے وقت اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں طویل ہوں۔ نافرمانی نہیں کی جاتی کہیں ایسا نہ ہو۔ اِس نافرمانی کی نحوست سے اکلوتی بیٹی دلہن بننے کے آٹھویں دن روٹھ کر میکے آبیٹھے۔ اور مزید آٹھ دن کے بعد تین طلاق کا پرچہ آپہنچے۔ اور ساری خوشیاں دھول میں مل جائین یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھماچوکڑی میں بیاہی ہوئی۔ دلہن ۹ ماہ کے بعد پہلی ہی زچگی میں موت کے گھاٹ اتر جائے۔ آہ صد کروڑ آہ۔

یہ امت رسومات میں کھو گئی ۔ محبت خصومات میں کھو گئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والوں کان کھول کر سنو حدیث پاک میں آتا ہے کہ دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ (۱) نعمت کے وقت باجا۔ (۲) مصیبت کے وقت چلانا۔ (کنز العمال حدیث ۶۵۴ جلد ۱۵ صفحہ ۹۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو الحارث نبانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ ایک رات کسی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ اور کہا: متلاشیان حق کی جماعت آپ کے دیدار کی منتظر ہے۔ اگر قدم رنجہ فرمائیں تو کرم ہوگا۔ چنانچہ میں اُس کے ساتھ ہولیا۔ کچھ ہی دیر بعد ہم ایسی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے تھے۔ ایک بوڑھا شخص جوان کا سردار معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے میری بہت عزت کی۔ اور بولا اگر اجازت ہو تو چند اشعار سُن لیے جائیں۔ میں نے اجازت دے دی۔ دو آدمیوں نے نہایت ہی سریلی آواز میں عشقیہ وفسقیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ اور سب حاضرین مستی میں آگئے۔ اور طرح طرح کے نعرے بلند کرنے لگے۔ میں وہاں سے اٹھ گیا۔ میں ان کے حال پر حیران ہورہا تھا۔ کہ کیسے لوگ ہیں۔ جو بظاہر نیک صورت ہیں۔ مگر توحید و معرفت اور حمد نعت کے اشعار کی

بجائے حسن وعشق کے اشعار پر بے خود ہو رہے ہیں۔ اتنے میں بوڑھے نے مجھ سے کہا۔ اے شیخ ذرا میرا تعارف تو سنتے جائیں۔ مَیں شیطان ہوں اور یہ سب میری ذریت یعنی اولاد ہے ناچ رنگ کی محفل میں میرے دو فائدے ہیں۔

1- مجھے بہت بلند مدارج حاصل تھے۔ پھر دھتکار کر نکال دیا گیا۔ مجھے یہ صدمہ کھائے جا رہا ہے۔ لہٰذا گانے باجوں کے ذریعہ اپنا غم غلط کر لیتا ہوں۔

2- گانے باجوں کے ذریعے بندوں کو بذات نفسانی میں مبتلا کر کے مزید گناہوں میں پھنساتا ہوں۔ یہ سن کر میں فوراً وہاں سے چل دیا۔ (کشف المحجوب مترجم صفحہ ۸۵۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ گانے باجے کی دھنوں میں مگن ہونا گویا نشے کی طرح ہے کہ اس میں مست ہونے والا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اور یہ بھی پتا چلا گانے باجے گناہوں پر اکساتے اور شہوت بھڑکاتے ہیں اور انسان کو بے عزت بناتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا جلال الدین سیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ کیونکہ یہ شہوت کو ابھارتے اور انسان کو بے عزت بناتے اور یہ شراب کے قائم مقام ہے۔ اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۵ دار الفکر بیروت)

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں کو چاہیے کہ فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ ۲۱ سورہ لقمان کی چھٹی آیت میں ارشاد فرماتا ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اپنے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن کنز الایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

"اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی راہ سے بہکا دیں۔ بے سمجھے اور اسے ہنسی بنا لیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے"۔ (ترجمہ کنز الایمان)

سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار نبیوں کے سردار ہم بے کسون کے مددگار شہنشاہِ ابرار سلطانِ والا تبار صاحب پسینہ خوشبودار سردار عالی وقار شفیع روزِ شمار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ گانا لہو یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو نیکی اور کام کی باتوں سے روکے دل میں نفاق اگاتے ہیں۔ جس طرح پانی سبزہ کو اگاتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک قرآن اور ذکر اللہ عزوجل ضرور دل میں اس طرح ایمان اگاتے ہیں۔ جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے۔

(فردوس الاخبار حدیث ۴۲۰۴ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ بیروت)

اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے۔ اللہ عزوجل اس پر دو شیطان مسلط فرما دیتا ہے۔ ان میں سے ایک شیطان ایک کندھے پر اور دوسرا شیطان دوسرے کندھے پر ہوتا ہے اور وہ دونوں شیطان اپنے پاؤں سے اسے مارتے اور پیٹتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہو جائے۔ (الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۵۰ دار الفکر بیروت)

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں۔ اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے۔ پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا۔ اے نافع کیا تم کچھ سن رہے ہو۔ میں نے عرض کی نہیں۔ تو تب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹا لیں اور فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا۔ جس طرح میں نے کیا۔ (ابو داؤد حدیث ۴۹۲۴ جلد ۴ صفحہ ۳۰۶ دار الفکر بیروت)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی و جاں نثار سنتوں کے آئینہ دار حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ موسیقی سے کس قدر متنفر تھے کہ آواز آنے پر اپنی مبارک انگلیاں کان میں داخل فرما لیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ ہی بدل لیا۔ آہ آج گانے باجے سے اگر کوئی نفرت کرتا بھی ہے تو تب بھی ان سنتوں کو ادا کرنے سے محروم ہے۔

اے کاش! ہم بھی جہاں کہیں گانے باجے سنیں فوراً اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کر لیں گی۔ تو ان شاء اللہ عزوجل ایک تو سنت پر عمل کا ثواب مل جائے گا دوسرا ہم گانے باجے کی ہولناکی سے بچ جائیں گی۔

آج کل گھر گھر ٹی وی، وی سی آر اور کیبل کی تباہی مچی ہوئی ہے۔ اس کے ذریعے سے نوجوان لڑکے لڑکیاں خوب بدنگاہی کرتے پھرتے ہیں۔ اور خوب دل لگا کر گانے باجے سنے جاتے ہیں۔ بلکہ معاذ اللہ عزوجل ماں باپ بھی اس میں برابر کے شریک ہوتے۔ مگر کروڑ صد کروڑ افسوس کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے مسلمان ڈھول اور گانے باجے کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں۔ اور بغیر ڈھولکیاں بجائے اِن کی شادیاں نہیں ہوتیں اور اگر کوئی سنت کی دیوانی اپنی شادی میں گانے باجے سے منع کریں۔ تو سب گھر والے اسے دقیانوسی اور بڈھی اور نجانے کن کن القابات سے پکارتے نہیں تھکتیں۔ اور اس بے چاری کا خوب مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ہائے مسلمانوں کی بربادی ہر طرف فلمیں ڈرامے اور گانے باجوں کی دھما چوکڑی ہے۔ اور مسلمان کا بچہ بچہ موسیقی کی دھنوں میں بدمست ہوا جا رہا ہے۔ فخریہ فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں کی خدمت میں ایک حیا سوز واقعہ عرض کرتی ہوں۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کو مکہ مکرمہ میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط ملا جس میں مضمون کچھ اس طرح تھا۔ ہمارے گھر میں ٹی وی پہلے ہی سے موجود تھا ہمارے ابو کے ہاتھ میں کچھ اور پیسے آ گئے تو ڈش انٹینا بھی اٹھا لائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سہیلی نے مجھے ایک دن کہا۔ فلاں چینل لگاؤ گی تو سیکس اپیل مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا۔ جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہو گئی۔ بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہر نکلی اتفاق سے ایک کار قریب سے گزری۔ جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔ کار میں کوئی اور نہ تھا۔ میں نے اس سے لفٹ مانگی۔ اس نے مجھے بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا۔ میری بکارت زائل ہو گئی میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا۔ میں برباد ہو گئی۔ مولانا صاحب بتائیے مجرم کون میں خود یا میرے ابو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے ٹی وی لا کر لگایا اور پھر ڈش انٹینا بھی لگا دیا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیاری اسلامی بہنو!

اس طرح نجانے کتنے نوجوان لڑکے لڑکیاں دنیا میں برباد ہوتے ہوں گے۔ اور ہر اسلامی بہن سے مدنی التجا ہے کہ جس نے کبھی زندگی میں فلمیں ڈرامے اور گانے باجے سنے ہوں وہ دو رکعت نماز توبہ ادا کر کے اپنے خدا عزوجل کی جناب میں گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عہد کریں کہ آئندہ کبھی

فلموں ڈراموں گانوں باجوں اور دیگر گناہوں کے قریب نہیں جائیں گی۔

پیاری اسلامی بہنو!

خدائے بزرگ و برتر کا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں دعوت اسلامی کا مہکا مدنی ماحول میسر کیا۔ اگر آپ بھی دعوت اسلامی کی برکتوں سے مستفید ہونا چاہتی ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی نیت فرمالیں اور اپنی رشتہ دار اور پڑوس کی اسلامی بہن کو بھی نیکی کی دعوت دیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت کروایئے۔ اور دونوں جہاں میں عزت پایئے۔ غیر مسلموں کا طریقہ چھوڑیئے۔ سنتوں سے رشتہ جوڑیئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے بارگاہ رب العزت میں اعلیٰ مقام اور بلندی درجات کا اہتمام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دعا ہے کہ ہمیں فلموں ڈراموں گانے باجوں کی نحوست سے بچائے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب بہنوں کو شرم و حیا کا پیکر بنائے۔ ہمارا سینہ محبت حبیب کا مدینہ بنائے۔ آمین! بجاہ سید الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 6:

موت آکر ہی رہے گی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا۔ بیشک اُس نے اپنی ذات پر ستر دروازے رحمت کے کھول لیے۔ اور اللہ عزوجل لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اُس شخص کے ساتھ وہی بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اے مدینے کے تاجدار سلام — اے غریبوں کے غمگسار سلام
رب سلم کے کہنے والے — جان کے ساتھ ہو نثار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں — پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے موت وحیات کو اس لیے تخلیق فرمایا کہ وہ تم کو آزما سکیں کہ

تم میں سے بہتر عمل کون کرتا ہے۔ اس قادر مطلق خالق برحق نے موت کو بیشک ہماری آزمائش کیلئے پیدا فرمایا۔ تا کہ ہم اس چندروزہ زندگی میں اپنے اعمال کو نیکی اور یادِ خدا عزوجل سے آراستہ کر کے اس مالک کی رضا کے مطابق موت کے بعد حیات جاوید سے لطف اندوز ہوسکیں۔

بلاشبہ موت ایک ہولناک شے ہے اور اس کی ہولناک وتباہی کے خوف سے ہی ہم اپنے اعمال کو درست کر سکتیں ہیں اور موت کی طاقت اور عظمت سے تو فرشتے بھی خوف کھاتے ہیں۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بار کوفہ جانا ہوا۔ وہاں ایک سرمایہ دار کے عالی شان محل پر میری نظر پڑی۔ جس سے عیش وعشرت خوب جھلک رہا تھا۔ دروازے پر غلام (نوکروں) کا جھرمٹ تھا۔ اور دریچے میں ایک خوش گلو کنیز یہ نغمہ الاپ رہی تھی۔ یعنی اے مکان تجھ میں کبھی غم نہ داخل ہو۔ اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی پامال نہ کرے۔ کچھ عرصہ بعد میرا پھر اس محل پر سے گزر ہوا۔ تو اس کے دروازے پر سیاہی چھا رہی تھی نوکر چاکر غائب تھے اور اس محل پر بوسیدگی، شکستگی کے آثار نمایاں تھے۔ زبانِ حال مُرورِ زمانہ ہاتھوں اِس کی ناپائیداری ظاہر کر رہی تھی۔ فنا کے قلم نے اس کی دیواروں پر آرائش وزیبائش کی جگہ بربادی وعبرت کو عبارت کر دیا تھا۔ اور اب وہاں خوشی ومسرت کی بجائے فنا کی لے میں رنج ووحشت کا نغمہ گونج رہا تھا۔ میں نے اس محل کی وحشت انگیز ویرانی کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سرمایہ دار مر گیا۔ خدام رخصت ہو گئے۔ بھرا گھر اجڑ گیا۔ عظیم وشان محل ویران ہو گیا۔ جہاں ہر وقت لوگوں کی آمد ورفت سے رونق رہتی تھی اب وہاں سناٹا چھا گیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے اس

ویران محل کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز کی نحیف یعنی کمزور آواز آئی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ اس محل کی شان وشوکت اور اس کی چمک دمک کہاں گئی۔ اس کی روشنیاں اس کے جگمگ جگمگ کرتے قمقمے کیا ہوا۔ اور اس میں بسنے والوں پر کیا بیتی۔ میرے استفسار پر وہ بوڑھی کنیز اشکبار ہوگئی اور اس نے ویران محل کی داستان غم نشان سنانا شروع کی اور کہا اس کے مکین رہنے والے عارضی طور پر یہاں رہائش پذیر تھے۔ ان کی تقدیر نے ان کو قصر سے قبر میں منتقل کر دیا۔ اس ویران محل میں رہنے والے ہر فرد خوشحال اور اس کے سارے اسباب ومال کو زوال لگ گیا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دنیا کا تو یہی دستور ہے کہ جو بھی اس میں آتا اور خوشیوں کا گنج پاتا ہے۔ بالآخر وہ موت کا رنج پاتا اور ویران قبرستان میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جو اس دنیا سے وفا کرتا ہے یہ اس کے ساتھ بے وفائی ضرور کرتی ہے۔ میں نے اس کنیز سے کہا۔ ایک بار میں یہاں سے گزرا تھا تو اس دریچے میں ایک کنیز نغمہ گا رہی تھی۔ یعنی اے مکان تجھ میں کبھی غم نہ داخل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کر سکے۔ وہ کنیز بلک بلک کر رونے لگی۔ اور بولی وہ بدنصیب گلوکارہ میں ہی ہوں۔ اس ویران محل کے مکینوں میں سے میرے سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔ پھر اس نے ایک آہ بھری۔ اور دل پر درد سے کھنچ کر کہا افسوس ہے۔ اس پر جو یہ سب کچھ دیکھ کر بھی (فانی) دنیا کے دھوکے میں مبتلا رہتے ہوئے اپنی موت سے غافل ہو جائے۔ (روح الریاحین صفحہ ۱۱ دار المطبعۃ العلمیۃ مصر)

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

ویران محل کی حکایت اپنے مکینوں کے فنا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترنے کا کیسا عبرت منظر پیش کر رہی ہے۔ آہ وہ لوگ فانی دنیا کی آسائشوں کے باعث مسرور د

شاداں زوال وفنا سے بے خوف موت کے تصور سے ناآشنا لذتِ دنیا میں بدمست تھے۔ اس دارِ ناپائیدار میں یکا یک موت سے ہمکنار ہونے کے اندیشے سے نابلد پختہ وعمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے ان کو دیدہ زیب اشیاء سے مزین کرنے میں مصروف تھے۔ قبر کے اندھیروں اور اس کی وحشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قندیلوں اور قمقموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول تھے۔ اہل وعیال کی عارضی انسیت دوستوں کی وقتی مصاحبت اور خدام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قبر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ یکا یک فنا کا بادل گرجا موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی ان کی امیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں۔ ان کی مسرتوں اور شادمانیوں سے ہنستے ہنستے گھر موت نے ویران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے قصو سے گھپ اندھیری قبور میں انہیں منتقل کر دیا گیا۔ آہ وہ لوگ کل تک اہل وعیال کی رونقوں میں شاد و مسرور تھے۔ پر آج قبور کی وحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورنجور ہے۔ (رسالہ ویران محل صفحہ ۶)

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا — اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے حسرت نہ کیا کیا سدھارا — پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جگہ ہے تماشہ نہیں ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اونٹ چرا رہا تھا۔ آپ نے ایک موٹے تازے اونٹ کو دیکھا۔ جو مستی میں آکر دوسرے اونٹوں کو کاٹ رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے کان سے پکڑ کر فرمایا کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ۔ بیشک تجھے مرنا ہے۔ جب اونٹ نے یہ لفظ سنے تو موت اس کو یاد آ گئی۔ اور ساری مستی ختم ہو گئی۔ موت کے غم میں کھانا پینا بھول گیا۔ اور لاغر ہوتا گیا۔ چند دنوں کے بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ

علیہ السلام کا گزر پھر اس طرف سے ہوا۔ تو اس اونٹ کو دیکھا کہ وہ دبلا پتلا ہے۔ اور دوسرے اونٹوں سے الگ کھڑا ہے۔ آپ نے چرواہے سے اس اونٹ کا حال دریافت کیا۔ تو وہ عرض کرنے لگا کہ یاروح اللہ مجھے اس سے زیادہ علم نہیں کہ ایک روز اللہ کے بندے کا یہاں سے گزر ہوا اور اس نے اس کے کان میں کچھ کہا اور چلا گیا۔ اس وقت سے اس اونٹ نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور اس کی یہ حالت ہوگئی۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۶۳)

افسوس ہے کہ ہم انسان ہوتے ہوئے موت کا خیال نہیں۔ حالانکہ ہم اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہمیں ضرور مرنا ہے۔ اور ہمارے سامنے روزانہ کئی جنازے اٹھتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم برے کام کرنے سے باز نہیں آتیں۔ ہر قسم کا گناہ کرنے سے عار محسوس نہیں کرتیں اور اگر کوئی یہ کہہ دے کہ خدا کا خوف کھاؤ۔ ایک دن مرنا ہے تو ہمیں بجائے خوف کھانے کے موت کا نام لینے والے پر غصہ آنے لگتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ موت کا نام لینے والے نے کوئی بہت بڑا الزام لگا دیا ہے۔ حالانکہ یہ سچ ہے اور موت سے فرار ممکن نہیں۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

''میرے حبیب فرما دیجیے کہ جس موت سے تم فرار ہوتے ہو وہ ضرور تمہیں آئے گی''۔

پیاری بہنو!

جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ موت سے فرار ناممکن ہے تو ہمیں اس بات کا غصہ کیوں ہو کہ موت ہمیں بھی آئے گی۔ ہم موت سے کہاں بچ سکتے ہیں۔ کہاں بھاگ کر جا سکتے ہیں۔ موت کا پنجہ تو بہت سخت ہے۔ وہ ہمیں بند کوٹھریوں اور مضبوط ترین قلعوں میں بھی نہیں چھوڑے گی۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''تم خواہ مضبوط قلعوں میں بھی چھپ جاؤ۔ موت تمہیں تلاش کرتی رہے گی''۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم دس آدمی تھے۔ دسواں میں تھا۔ انصار کے ایک آدمی نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے دانا کون ہے؟ تو فرمایا: جو موت کو کثرت سے یاد کرے۔ اس کیلئے زیادہ تیاری کرے۔ وہی دانا ہیں۔ یہ لوگ دنیا کا شرف اور آخرت کی بزرگی لے گئے۔ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ موت سے بہتر غائب چیز نہیں۔ جس کا ایک مومن انتظار کرتا ہے۔ اور فرمایا کرتے کسی کو میری خبر نہ دیا کرو۔ بلکہ میرے رب کے پاس میرے لیے دعا کیا کرو۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۲۵)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حیوانات کو موت کا علم ہو جاتا۔ جس قدر انسان کو علم ہے تو تم کو کوئی فربہ جانور کھانے کو نہ ملتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شہداء کے ساتھ کوئی اور بھی ہوگا جو شہداء کے مقام پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ہاں جو شخص دن رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے۔ اس فضیلت کا سبب یہ بھی کہ موت کے ذکر کے ساتھ انسان اس دنیائے فریب سے دور اور آخرت کی تیاری میں منہمک رہتا ہے۔ اور موت سے غفلت انسان کو شہوات دنیا میں مستغرق رہنے کی دعوت دیتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت مومن کیلئے تحفہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے۔ وہ بے چارا دنیا میں ہمیشہ مشقت اٹھاتا ہے۔ نفس کو قابو کرتا ہے۔ شہوات کو دباتا ہے اور شیطان کا مقابلہ کرتا ہے اور موت ہی اس کیلئے ان باتوں سے آزادی کا طریقہ ہے۔

اس کے حق میں اسے تحفہ قرار دیا۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴)

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ایک روز حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ وہاں ایک نوجوان بھی بیٹھا تھا۔ حضرت عزرائیل نے اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نوجوان کانپ اٹھا۔ اور عزرائیل علیہ السلام کے جانے کے بعد عرض کرنے لگا۔ یا حضرت مجھے بہت خوف آنے لگا ہے۔ ہوا کو حکم دیں کہ مجھے چین میں پہنچا دے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا۔ اور وہ نوجوان ملک چین میں پہنچ گیا۔ اور وہاں اس کی روح قبض کر لی گئی۔ پھر ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: اے ملک الموت! تم اس نوجوان کو تعجب خیز نظروں سے کیوں دیکھ رہے تھے۔ بولے یا نبی اللہ مجھے تو اس جوان کی روح ملک چین میں قبض کرنے کا حکم ملا تھا۔ لیکن میں اس کو آپ کے پاس بیٹھا دیکھ کر تعجب میں تھا کہ یہ نوجوان ملک چین میں اتنی جلدی کیسے پہنچ جائے گا۔ حالانکہ آج میں نے اس کی روح ملک چین میں قبض کرنی ہے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے بتلایا کہ وہ چونکہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔ اس لیے اس کو ہوا کے ذریعے چین بھیج دیا گیا۔ اللہ عزوجل نے اس نوجوان کیلئے کیا کیا اسباب پیدا کیے۔ آخر موت کے پنجے نے اس کو جائے مقررہ پر دبوچ لیا۔ (دقائق الاخبار صفحہ ۸۰)

جب آخر موت ہی کا لقمہ بننا ہے تو دانائی تو یہی ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور اس بات کو دل سے فراموش نہ ہونے دے کہ قبر کی تاریک کوٹھری میں اس کا مکان ہوگا۔ جہاں خاک کا بچھونا ہوگا۔ اینٹوں کا تکیہ اور بچھو سانپ کیڑے مکوڑوں کی رفاقت نصیب ہوگی۔ منکر نکیر امتحان لیں گے۔ پھر عذاب قبر اور بات یہیں ختم نہیں ہوگی۔

محشر کو جب حساب قائم ہوگا تو اپنے اعمال کا حساب چکانا ہوگا۔ اگر اعمال حسنہ غالب آئیں گے تو بے شک جنت کا حق دار ہوگا۔ اور اگر نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوا تو دوزخ ہاویہ میں ٹھکانہ ہوگا۔ فرمانِ خداوندی ہے۔

''جس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا رہا اس کا ٹھکانہ ہاویہ میں ہوگا''۔

پیاری اسلامی بہنو!

جب تنے امتحانوں سے گزر کر ہی منزل مقصود کو پانا ہے تو انسان کیوں نہ اپنے اعمال کو درست کرلیں۔ اور کیوں نہ اپنے نفس پر قابو رکھنے کی کوشش کرے۔ کسی اسلامی بہن کو اچھی موت آتی ہے اور کسی کو بری۔ کسی کو اجتماعات میں اور کسی کو سینما گھروں میں کسی کو گانے باجے سنتے ہوئے اور کسی کو آقا علیہ السلام کی نعتیں گنگناتے ہوئے۔ الغرض ہر کسی کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ کیونکہ موت ایک دروازہ ہے۔ جس میں سے ہر کسی نے گزرنا ہے۔ پیاری بہنوں کہتے ہیں نا کہ جیسی بیٹھک ویسی صحبت اگر ہم اچھی اور نیک اسلامی بہنوں کے پاس جائیں تو ظاہر ہے کہ ہمارا دل بھی نیکیوں میں لگ جائے گا اور اگر ہم گانے باجے بے پردہ اسلامی بہنوں کے ساتھ ہماری دوستی ہوگی تو ہم بھی بے نمازی بے پردگی بدنگاہی کریں گی۔ اور اگر ہم دعوت اسلامی کے مدنی مشکبار ماحول سے وابستہ ہوں گی نا صرف خود بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی دعوت دے کر اجتماع میں شرکت کریں گی۔ تو ان شاء اللہ عزوجل ہمارا خاتمہ بھی ایمان پر ہوگا۔ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری موت بھی اچھی ہوگی۔ آیئے آپ کو ایک اسلامی بہن کی رقت انگیز داستان سناؤں۔ جسے سن کر آپ کا دل بھی ان شاء اللہ عزوجل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو

جائے گا۔ سنئے اور جھومئے۔

سانگھڑ (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے۔ میری بہن بنت عبدالغفار عطاریہ کو کینسر کے موذی مرض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا۔ طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم و پیش ایک سال بعد مرض نے پھر دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اسپتال (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) میں داخل کروادیا۔ ایک ہفتہ اسپتال میں رہیں۔ مگر حالت مزید ابتر ہوگئی۔ اچانک انہوں نے باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد شروع کردیا کبھی کبھی درمیان میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ بھی پڑھتیں۔ بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ورد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔ عجیب ایمان افروز منظر تھا۔ جو آتا مزاج پرسی کرنے کے بجائے ان کے ساتھ ذکر اللہ عزوجل شروع کردیتا۔ ڈاکٹرز اور اسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عزوجل کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ ہم نے آج تک کوئی مریض ایسا نہیں دیکھا جو مسلسل ذکر اللہ عزوجل میں مصروف ہے۔ ہم نے آج تک تو صرف مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں۔ تقریباً ۱۲ گھنٹے تک یہی کیفیت طاری رہی۔ اذان مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز کے ساتھ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے کرتے ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو۔ اور ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت ہو۔

الحمدللہ عزوجل اس اسلامی بہن کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول راس آگیا۔ اور ان شاء اللہ عزوجل کام بن گیا۔ خدا کی قسم وہ خوش نصیب ہے جو اس دنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے رخصت ہوا۔

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ دعوت اسلامی یعنی اچھے ماحول کی کیسی کیسی برکتیں ہیں اگر آپ بھی ایمان پر خاتمہ اور اچھی موت کی خواہش مند ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مدنی مشکبار ماحول سے واسطہ ہو جائیے۔ فیشن سے منہ موڑیئے۔ سرکار علیہ السلام کی سنتوں سے رشتہ جوڑیئے اور جلدی توبہ کر لیجئے۔ کیونکہ ابھی زندگی کی چند سانس باقی ہیں اور ہمیں توبہ کا موقع مل رہا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمیں موت آجائے۔ پھر غسال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہے۔ غسل دیا جا رہا ہے۔ کفن پہنایا جا رہا ہے اور پھر ہمارے عزیز ہمیں اپنے کندھوں پر ڈال کر ویران قبرستان میں تنہا چھوڑ کر چلے آئیں گے۔ پھر ہم حسرت کریں گی۔ اے کاش ہمیں دو رکعت نماز ادا کرنے کا موقع مل جائے۔ ایک بار درود شریف ہی پڑھ لوں نہیں تو ایک بار سبحان اللہ کہنے کا موقع دے دیا جائے۔ پھر ہمیں موقع نہیں مل سکے گا۔ تو اس سے پہلے ہی توبہ کر لیجئے۔

کرے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی موت کی اچھی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہمارا سینہ مدینہ بنائے۔ آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں　　مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنادے

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 7:

نیکی کی دعوت کی برکتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے۔ جس کلام کی ابتدا اللہ عزوجل کے ذکر اور مجھ پر درود پاک پڑھنے سے نہ کی جائے اس میں برکت نہیں رہتی۔

درود پڑھ کے اگر کوئی ابتدا نہ کرے　　اسے چاہیے پھر ذکر مصطفیٰ نہ کرے
چراغ حب نبی کر کے دیکھئے روشن　　مجال کیا ہے، حفاظت پھر ہوا نہ کرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اَمر بِالمَعْرُوْف و نہی عَنِ الْمُنکَر کے معنی ہیں کہ بھلائی کا حکم دینا اور بری بات سے منع کرنا۔

پیاری اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ کسی بھی معاملہ میں ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں۔ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس دنیا کو بنایا۔ پھر اس کو طرح طرح سے سجایا اور پھر انسانوں کو اس میں بسایا۔ اور انسانوں کی ہدایت کیلئے وقتاً فوقتاً رسل وانبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ اگر چاہتے تو انبیاء علیہم السلام کے بغیر ہی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی مشیت ہی کچھ ایسی ہے کہ اس نے یہی پسند فرمایا کہ میرے بندے ہی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کریں۔ اور اسی طرح میری راہ میں مشقتیں جھیلیں اور میری بارگاہ عالی سے درجاتِ رفیعہ حاصل کریں۔ چنانچہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے منصب عالی کی بجا آوری کیلئے اللہ عزوجل اپنے رسولوں اور نبیوں کو دنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم کر دیا۔ اور پھر یہ عظیم الشان منصب اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سپرد کر دیا۔ تاکہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں۔

چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالی شان ہے:

”اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے“۔

اے میری غفلت کی نیند سونے والی اسلامی بہنو! خدارا ہوش کرو۔ اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ تمہارا رشتۂ حیات اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے منقطع کر دے جاگ اٹھو اور دوسری اسلامی بہنوں کو جگا دو۔ ورنہ یاد رکھو

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانوں
تمہاری داستاں بھی نہ ہوگی داستانوں میں

محترم اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل اس امت کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

''تم بہتر ہو۔ان سب امتوں میں جو تم لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو''۔

اللہ اکبر ہم کتنی خوش نصیب ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔ یقیناً ہمارے پیارے اور میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے افضل ہیں۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی سب امتوں سے افضل ہے۔ (فیضانِ سنت صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵)

پیاری اسلامی بہنو!

صوفیائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عام مسلمان تو عمل سے اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔علماء قلم سے، غازی تلوار سے، سلطان طاقت سے مگر دل ونظر والے نگاہوں سے تبلیغ کرتے ہیں۔دوسروں کی تبلیغ کان ودماغ تک پہنچتی ہے۔اوران اولیاء کرام کی تبلیغ قلوب کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے۔پھولوں کی صحبت تل کا رنگ بدل دیتی ہے۔مگر انبیاء کی صحبت اور اولیاء کرام کی صحبت دل کا رنگ بدل دیتی ہے۔الغرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چیز ایک ہے۔لیکن نوعیتیں مختلف ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اور

طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالوں سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

حضرت غوثِ اعظم پیرانِ پیر روشن ضمیر کی نیکی کی دعوت کا ایک رقت انگیز واقعہ

عرض کرتی ہوں۔ سنئے اور جھومیے کہ ہمارے پیر و مرشد سرکار بغداد کس طرح نگاہوں ہی نگاہوں میں اور اپنی کداداد کرامات سے نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ قربان جائیے ہمارے حضور پاک پر۔

مناقب الغوث اعظم میں نقل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے چند مریدین کے ساتھ عراق کے گردستانی علاقہ میں نیکی کی دعوت کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ پوری بستی کئی لاکھ افراد پر مشتمل تھی اور ان کا مذہب عیسائیت تھا۔ طبیعت کے لحاظ سے بہت سخت قوم تھی۔ اسلام کا پیغام آنے کے باوجود سینکڑوں برس گزر جانے کے بعد بھی اس قوم کے لوگ عیسائیت پر قائم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے مرکز پہنچ کر ان کے بڑے بڑے سرداران قبائل کو دین اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی اس دعوت پر ان کا ایک پادری سامنے آیا۔ اور وہ قوم کا بہت بڑا عالم مانا جاتا تھا۔ وہ کچھ عرصہ بغداد اور مصر میں رہ چکا تھا۔ اس نے مسلمان علمائے کرام سے کچھ حدیثیں بھی سن رکھی تھیں۔ آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کیا آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے''۔

آپ نے فرمایا: کیا تم کو اس میں شک ہے۔ وہ کہنے لگا: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ عزوجل کے پیغمبر تھے۔ ان کو اللہ عزوجل نے یہ معجزہ عطا کیا کہ وہ ٹھوکر سے مردے کو زندہ کر دیتے۔ اب اس حدیث کی رو سے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علمائے کرام میں آپ ہیں۔ لہٰذا بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے طرح ہوئے۔ وہ تو ٹھوکر سے مردے کو زندہ کر دیتے۔ تو ہم تو جب جانیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی مردے کو زندہ کر کے دکھائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہمارے آقا سلطان مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے

علمائے ربانیین یعنی اولیاء کی شان یہی ہے یہ تو کوئی مشکل بات نہیں تم مردے کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو۔ چنانچہ قریب ہی ایک قبرستان میں آپ اُن کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک پرانی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ اس مردے کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس قبر کو ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: قم باذن اللہ۔ یعنی اللہ عزوجل کے حکم سے اٹھ۔ فوراً وہ قبر شق ہوئی اور مردہ باہر سر نکال کر کھڑا ہو گیا۔ اور آپ کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرنے لگا اور کہا کیا قیامت آ گئی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو صرف اس پادری کے استفسار کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ اب اس کو بتا تو کس دور کا آدمی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میں حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام کے وقت کا ہوں۔ اور انہیں کے مذہب پر مجھے موت آئی۔ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے بہت پہلے کے دور سے تعلق رکھتا ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس کو ہمارے دین پاک کی حدیث مبارک کے سلسلہ میں صداقت دکھانی تھی اور وہ حدیث پاک غوث اعظم نے ارشاد فرمائی یہ سن کر اس نے عرض کی کہ یہ حدیث مبارک حق ہے۔ دین اسلام حق ہے۔ تمام انبیاء اسی دین کی بشارت سناتے رہے اور دو جہاں کے سلطانِ رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی کی بشارت دیتے رہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا تم واپس قبر میں چلے جاؤ۔ تمہیں قیامت تک وہیں رہنا ہے۔ وہ قبر میں واپس چلا گیا۔ اور قبر حکم الٰہی سے بند ہو گئی۔ آپ کی یہ شانِ کرامت دیکھ کر وہ پادری اور اس کی ساری کرد قوم جو کئی لاکھ پر مشتمل تھی۔ علاوہ چند گھروں کے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ اور یہ ایسی جنگجو قوم تھی جس سے آس پاس کے مسلمان سلاطین بھی جنگ و جدل کے خطرات سے دوچار ہی رہتے

تھے۔فوجی طاقت کے ذریعے اس قوم کوزیر کرنا آسان نہ تھا۔عباسی حکمران بھی اس قوم کے ہاتھوں تنگ تھے۔مگر شہنشاہ بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی کرامت نے انہیں اسلام کی صداقت کا ایسا عملی ثبوت دیا کہ وہ ساری کی ساری کئی لاکھ پر مشتمل نصرانی قوم حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئی۔(منصب الغوث اعظم)

قلب مردہ کو بھی ٹھوکر سے جلا دو مرشد
تم نے ٹھوکر سے مردوں کو جلایا غوث

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کس شان سے ہمارے غوث پاک رضی اللہ عنہ تبلیغ فرمایا کرتے اور آپ کی تبلیغ سے کس قدر زبردست نتائج حاصل ہوئے۔حقیقت یہی ہے کہ یہ سب فیضان اولیاء ہی ہے۔آج دنیا بھر میں اسلام کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص اپنے پڑوسی کے خلاف بارگاہِ خداوندی میں دعویٰ کرے گا۔یا اللہ عزوجل دنیا میں یہ میرا پڑوسی تھا۔اور اس نے میرے ساتھ خیانت کی۔دوسرا شخص جواب میں عرض کرنے لگا۔اے اللہ عزوجل تیری عزت کی قسم میں نے کبھی اس کے مال میں خیانت نہیں کی اور نہ اس کے اہل میں۔مدعی یعنی دعویٰ کرنے والا عرض کرے گا کہ یہ ٹھیک کہ اس نے میرے مال اور اہل میں خیانت نہ کی لیکن یہ مجھے گناہوں اور برائیوں میں مبتلا دیکھتا تھا مگر پھر بھی مجھے سنبھالنے کی کوشش نہیں کرتا تھا۔سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے

ہیں اسی جرم یعنی پڑوسی کی اصلاح کی کوشش نہ کرنے کی سزا میں مدعا علیہ یعنی جس نے پڑوسی کو نیکی کی دعوت نہ دی تھی۔اس کیلئے دوزخ کا حکم فرمادے گا۔

(رسالہ الصلوٰۃ واحکام ارکھا)

حضرت سیدنا نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل کے حقوق میں سستی یا نرمی کرنے والے اور ان حقوق کو پامال کرنے والے اور ان کی حفاظت کرنے والے۔ان تین قسم کے لوگوں کی طرح ہے جو بحری جہاز میں سوار تھے۔انہوں نے اس کی منزلیں باہم تقسیم کرلیں۔ایک کو بالائی یعنی اوپر والی منزل دوسرے کو درمیانی منزل اور تیسرے کو پہلی منزل ملی۔سفر جاری تھا کہ نچلی منزل والا ایک شخص کلہاڑا لے آیا۔ساتھی کہنے لگا۔کیا کرتا ہے۔کہنے لگا اپنی منزل میں سوراخ کرنا چاہتا ہوں۔اس سے پانی بھی قریب ہوجائے گا اور دیگر حاجات میں بھی آسانی رہے گی۔یہ سن کر بعض نادان لوگ یوں کہنے لگے۔اسے دفع کرو۔اپنے حصہ کی منزل میں جو چاہے کریں۔دوسرے (سمجھدار لوگ) بولے ہرگز نہیں ورنہ یہ ہمیں بھی ڈبوئے گا اور خود بھی غرق ہوگا۔پس اگر اسے چھوڑتے ہیں تو وہ خود بھی ہلاک ہوگا۔اور انہیں بھی ہلاک کرے گا۔اور اگر اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو وہ خود بھی بچتا ہے اور یہ لوگ بھی بچتے ہیں۔(تنبیہ الغافلین)

پیاری بہنو!

اگر آج کل کسی کی اصلاح کی کوئی بات کی جائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے کہ تم اپنی اصلاح کرو ایسا جواب نہایت ہی مذموم اور گناہ پر دلیری ہے۔چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ایک ایسا بڑا گناہ

ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو بطور نصیحت کہے کہ اللہ عزوجل سے ڈر۔تو برائی کرنے والا اس کو جواب دے کہ تو اپنے آپ کو سنبھال۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔عنقریب ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں کو روکنے والے مومن سے مرا ہوا گدھا زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب)

ناصحا مت کر نصیحت دل میرا گھبرائے ہے
اس کو دشمن جانتی ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

پیاری اسلامی بہنو!

آپ اپنی دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دے کر اس کی اصلاح کی کوشش جاری رکھیں۔ہماری بہت سی اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔آپ بھی اپنے گرد و پیش مثلاً پڑوسن رشتہ دار دوست وغیرہ جو بھی لوگوں سے وابستہ ہیں۔ان کو نیکی کی دعوت پیش کر کے اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔نیکی کی دعوت کے بے شمار فضائل ہیں۔چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے۔جو کوئی نیکی کی دعوت کیلئے۔(یعنی دین) کیلئے گھر سے نکلتی ہے۔فرشتے اس کی رہ بھی پر بچھا دیتے ہیں اور اللہ عزوجل کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

رحمتوں کی چادر کے سائے ساتھ چلتے ہیں
مصطفیٰ کے دیوانے گھر سے جب نکلتے ہیں

بعض اسلامی بہنیں کہتی ہیں کہ ہم اگر کسی کو نیکی کی دعوت دیتی ہیں تو لوگ ہمیں طرح طرح کی باتیں سناتے ہیں،کوئی ڈانٹ دیتی ہے اور اس طرح ہمارا دل ٹوٹ جاتا ہے۔

لیکن پیاری اسلامی بہن یہ بھی تو دیکھ کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جب الاعلان دین اسلام کی دعوت لوگوں کو دی تو کفار مکہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن بن گئے۔آپ کو طرح طرح سے ستایا جاتا۔آپ ﷺ کی راہوں میں کانٹے بچھاتے۔آپ ﷺ پر کوڑا پھینکا جاتا اور پھر نا صرف اسی پر اکتفا کیا بلکہ طائف کے غنڈے اور بدمعاش آپ ﷺ کے پیچھے لگادیئے۔آہ میرے آقا ﷺ پر پتھراؤ شروع کردیا۔سرکارِ ابد قرار کی مظلومیت دیکھئے۔چشمِ فلک نے یہ منظر کیسے دیکھا ہوگا۔زمین کیسے برداشت کرسکی ہوگی۔آہ صد آہ نور کا پتلا خون میں نہا گیا۔اور نعلین مبارک خون سے بھر گئی۔ایسے پیارے آقا ﷺ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔آیئے آپ کو ایک ایمان افروز واقعہ سناؤں۔دل کے کانوں سے سنئے اور جھومئے۔مدینہ منورہ میں ایک ہاشمی عورت رہتی تھی۔اسے بعض لوگ ایذا دیتے۔ایک دن وہ حضور سراپا نور کے روضۂ انور پر حاضر ہوئی۔اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ ﷺ یہ لوگ مجھے ایذا دیتے ہیں۔روضہ انور سے آواز آئی کیا میرا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے نہیں۔دشمنوں نے مجھے ایذائیں دیں اور میں نے صبر کیا۔میری طرح تم بھی صبر کرو۔وہ خاتون فرماتی ہیں کہ مجھے بڑی تسکین ہوئی اور مجھے ایذا دینے والے لوگ چند دن بعد مر گئے۔(شواہد الحق)

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش)

پیاری اسلامی بہنو!

ہمارے پیر و مرشد مدظلہ العالی نے ہمیں کیسا پیارا مقصد عطا کیا کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اپنی اصلاح کیلئے مدنی انعامات پر عمل

اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کیلئے مدنی دورہ برائے نیکی کی دعوت۔ آپ بھی ہمارا اس عظیم مقصد میں ساتھ دیجیے۔ اور دونوں جہاں میں راحت پائیے۔ اور نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے۔ اور ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے حلقے کی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروائیے۔ اور اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں کے اجتماع میں نا صرف خود بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دے کر اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ ہمارا سینہ مدینہ بنائے۔ اور ہمیں نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 8:

توکل کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں تھا۔ ایک مقام پر نماز کا وقت ہو گیا۔ کنواں تو تھا مگر ڈول اور رسی نہ تھی میں اسی فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر سے بچی نے جھانک کر پوچھا۔ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ بیٹی رسی اور ڈول۔ اس نے پوچھا۔ آپ کا نام۔ فرمایا محمد بن سلیمان جزولی۔ بچی نے حیرت سے کہا۔ اچھا آپ ہی ہیں۔ جن کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی بھی نہیں نکال سکتے۔ یہ کہہ کر بچی نے کنویں میں تھوک دیا۔ کمال ہو گیا۔ آناً فاناً پانی اوپر آ گیا اور کنویں سے چھلکنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فراغت کے بعد اس باکمال بچی سے پوچھا۔ بیٹی سچ بتا۔ تم نے یہ کمال کیسے حاصل

کیا۔ کہنے لگی: میں درود پاک پڑھتی ہوں۔اس کی برکت سے یہ کرم ہوا ہے۔ میں اس بچی سے بہت متاثر ہوا۔ (دلائل الخیرات)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

پیاری اسلامی بہنو!

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ سے مدینے کو ہجرت کے وقت جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غارِ ثور میں تھا تو ہمیں تلاش کرنے والے مشرکین کے پاؤں مجھے نظر آئے اور ہم غار کے اندر چھپے ہوئے تھے اور عین وہ ہمارے سروں پر کھڑے ہوئے تھے۔تو میں نے گھبرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی نے بھی اپنے قدموں کو طرف ذرا جھک کر دیکھا تو ہم انہیں صاف نظر آجائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان دو مظلوم بندوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ جن کا تیسرا اللہ ہے۔یعنی جب ہمارا حقیقی محافظ اور نگہبان اللہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ (بخاری ومسلم)

ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ مرض کچھ شدید ہوگیا تو احباب نے مشورہ دیا کہ آپ کسی طبیب کو بلا کر علاج کروالیں۔ فرمایا: میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اپنے کان کو ہاتھ لگا دینے سے مجھے صحت حاصل ہوسکتی ہے تو واللہ میں کبھی بھی کان کو ہاتھ نہ لگاؤں۔ (کیمیائے سعادت)

ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: یا نبی اللہ میں چاہتا

ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر رہوں اور آپ سے علم دین سیکھوں۔ آپ نے اسے اپنے ہمراہ رہنے کی اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کنارے پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ آؤ کھانا کھالیں۔ آپ کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہر سے پانی پینے گئے۔ اس شخص نے تیسری روٹی چھپالی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پانی پی کر واپس آئے تو روٹی موجود نہ پاکر پوچھا۔ تیسری روٹی کہاں گئی۔ وہ بولا مجھے کچھ پتہ نہیں۔ آپ خاموش رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔ آؤ آگے چلیں۔ رستہ میں ایک ہرنی ملی۔ جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ آپ نے ہرنی کے بچے کو اپنے پاس بلایا۔ وہ آگیا۔ آپ نے اسے ذبح کیا۔ اور گوشت بھون کر اس شخص سے فرمایا۔ آؤ ہم دونوں کھائیں۔ گوشت کھا چکنے کے بعد ہڈیوں کو جمع کیا اور فرمایا: قمہ باذن اللہ۔ یعنی اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا۔ ہرنی کا بچہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا۔ تجھے اس اللہ کی قسم جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی۔ سچ بتا وہ تیسری روٹی کہاں گئی۔ وہ بولا مجھے کچھ پتہ نہیں۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔ آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے۔ اب آپ نے اس آدمی سے فرمایا۔ تجھے اس اللہ کی قسم جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی سچ بتا وہ تیسری روٹی کہاں گئی۔ وہ بولا مجھے کچھ خبر نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے۔ آپ نے ریت جمع کر کے ایک ڈھیر بنایا اور فرمایا: اے ریت کی ڈھیری اللہ کے حکم سے سونا بن جا۔ وہ ڈھیری فوراً سونا بن گئی۔ آپ نے اس کے تین حصے کیے۔ پھر فرمایا: یہ ایک حصہ

میرا اور دوسرا تیرا اور تیسرا حصہ اس شخص کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سنتے ہی وہ آدمی جھٹ بول اٹھا۔ یا نبی اللہ وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا۔ یہ سارا سونا تو ہی لے لے۔ اور اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ آدمی سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا۔ راستے میں اسے دو آدمی ملے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کیلئے تیار ہو گئے۔ تا کہ سونا لے لیں۔ وہ آدمی جان بچانے کی خاطر بولا۔ تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو۔ ہم اس سونے کے تین حصے کر لیتے ہیں۔ ایک ایک حصہ لے لیتے ہیں۔ لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ آدمی خوش ہو کر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا۔ بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا اور مٹھائی خرید کر لے آئے۔ تا کہ کھا پی کر سونا تقسیم کر لیں۔ ان میں سے ایک آدمی شہر گیا۔ کھانا اور مٹھائی خرید کر واپس ہونے لگا۔ تو اس نے سوچا بہتر یہ ہے کہ میں کھانا اور مٹھائی میں زہر ملا دوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زہر خرید لیا۔ مٹھائی اور کھانے میں ملا دیا۔ ادھر ان دونوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ جب وہ کھانا اور مٹھائی لے کر آئے گا تو ہم دونوں مل کر اس کو قتل کر دیں اور سونا آدھا آدھا کر کے لے لیں۔ جب وہ آدمی کھانا اور مٹھائی لے کر ان کے پاس پہنچا۔ ان دونوں نے اسے پکڑ لیا اور مار مار کر ختم کر دیا۔ اس کے بعد وہ خوشی خوشی مٹھائی اور کھانا کھا گئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں دونوں تڑپ تڑپ کر ڈھیر ہو گئے۔ سونا جوں کا توں پڑا تھا۔ اور یہ تینوں ان کے پاس مرے پڑے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس لوٹے تو چند آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اُن تین لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھو دنیا کا یہ حال ہے

اور دنیا کی طمع کا انجام یہ ہے۔ پس تم ان سے بچتے رہو۔ (احیاء العلوم)

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار تو اچانک موت کی ہو گی شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا غافل انسان یاد رکھ پچھتائے گا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے جو کوئی خدا عزوجل پر توکل یعنی بھروسہ نہیں کرتا۔ فقط دنیا کا لالچ رکھتا ہے ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے ہمیشہ اپنے رب عزوجل پر توکل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سرکار، دو عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو کوئی (تمام مخلوق سے منقطع ہو کر) صرف خدا عزوجل کا ہو کر رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشقت سے بچا لیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص دنیا کا ہو کر رہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ عزوجل اس کو دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ (طبرانی در صغیر)

چارہ سازی کر رہا ہے اس کا لطف دل نواز
باعث صد عیش ہے یہ بے کسی میرے لیے

حضرتِ سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے شیخ احمد حمادی سرخسی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے انکے توبہ کا سبب پوچھا تو کہنے لگا: ایک بار میں اپنے اونٹوں کو لے کر سرخس سے روانہ ہوا دورانِ سفر جنگل میں ایک بھوکے شیر نے میرا ایک اونٹ زخمی کر کے گرا دیا اور پھر بلند ٹیلے پر چڑھ کر دھاڑنے لگا۔ اس کی آواز سنتے ہی بہت

سارے درندے جمع ہو گئے۔ شیر نیچے اترا اور اس نے اسی زخمی اونٹ کو چیر پھاڑ کر خود کچھ نہ کھایا۔ بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا۔ جمع شدہ درندے اونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے۔ باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لومڑی دور سے آتی دکھائی دی۔ شیر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ لومڑی حسبِ ضرورت جب کھا کر جا چکی تو تب شیر نے اس گوشت میں تھوڑا سا کھایا۔ میں دور سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اچانک شیر نے میرا رخ کیا اور بزبان فصیح بولا۔ احمد ایک لقمہ کا ایثار تو کتوں کا کام ہے۔ مردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیتے ہیں۔ میں نے اس انوکھے واقعہ سے متاثر ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی۔ اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اور اللہ عزوجل سے لو لگالی۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

(کشف المحجوب بتغیر مترجم صفحہ ۳۸۳)

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ بھوکے شیر نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کر دی اور پھر اللہ تعالیٰ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ایک لقمہ کتوں کا کام ہے مگر آہ آج ہم جیسی بے عمل اسلامی بہنیں ایک لقمہ تو کیا ایثار کریں گی بلکہ جن سے بن پڑتا ہے۔ دوسری اسلامی بہنوں سے بھی لقمہ چھین لیتی ہیں۔ آئے دن ہم ایسے واقعات سنتی ہی رہتی ہیں کہ فلاں نے زمین کی خاطر قتل کر دیا۔ فلاں نے فلاں کے گھر چوری کی۔ یہ سب دنیا کی محبت اور دولت بڑھانے کیلئے ہی کیا جاتا ہے۔ بلکہ گھر میں ڈھیروں ڈھیر غذا بھی موجود ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی ایک ٹکڑے کی خاطر فساد برپا کرتی پھرتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صرف تین ذی

روح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں۔ (۱) ہم جیسے گنہگار انسان (۲) چوہا (۳) چیونٹی۔ اِس کے علاوہ کوئی بھی حیوان دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا۔ آپ نے مرغی کا توکل تو دیکھا ہوگا کہ اس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جائے تو پی چکنے کے بعد پیالے کے کنارے پر پاؤں رکھ کر اس کو الٹ دیتی ہے کیونکہ اسے اپنے اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ پلائے گا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس کو پلانے کا کام بھی انسان سے لیا جاتا ہے۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت پر بھروسہ کرے۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہوجائے۔

(ملخص از رسالۃ القشیریہ صفحہ ۱۶۹)

بھوک کی نعمت سے تو نواز مولیٰ عزوجل　　صبر کی دولت سے تو نواز مولیٰ عزوجل

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل پر کامل توکل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک شام کے راستے میں ایک اللہ والے نوجوان سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ کیا میری صحبت میں رہنا پسند کرو گے۔ میں نے کہا۔ میں تو بھوکا رہتا ہوں۔ کہنے لگا ان شاء اللہ میں بھی بھوکا رہ لوں گا۔ چار دن اسی طرح فاقہ سے گزر گئے۔ پھر اس کے بعد کہیں سے غذا آ گئی۔ میں نے کہا۔ آیئے کھا لیجئے۔ جواب دیا۔ میں نے عہد کیا کہ کسی کے ذریعے کوئی لقمہ نہیں لوں گا۔ میں نے خوش ہو کر کہا۔ مرحبا! آپ نے بہت باریک نکتہ بیان کیا۔ یہ سن کر کہنے لگا۔ اے ابراہیم! میری جھوٹی تعریف مت کیجئے۔ کیونکہ پرکھنے والا پروردگار عزوجل آپ کے حال اور توکل کو خوب جانتا ہے۔ پھر فرمانے لگے۔ توکل کا کمترین درجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ آنے کے باوجود اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اللہ عزوجل کی ان پر

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔(رسالۃ القشیریہ صفحہ ۱۶۸ باب توکل)

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

(ذوق نعت)

شاہ شجاع کرمانی کی ایک بیٹی تھی۔اس کا رشتہ ایک بادشاہ نے مانگا۔لیکن انہوں نے منظور نہیں کیا۔ایک دن شجاع نے ایک نوجوان کو مسجد میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔وہ جوان جب نماز سے فارغ ہوا تو آپ اسے اپنے ہمراہ شاہی محل میں لے آئے۔اور اسی وقت اپنی صاحبزادی کا نکاح اس سے کر دیا۔شہزادی رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی۔تو اس نے ایک سوکھی روٹی رکھی دیکھی۔تو پوچھا یہ کیا ہے۔اس کے شوہر نے جواب دیا۔یہ روٹی رات کو بچ گئی تھی۔اور روزہ افطار کیلئے رکھ لی تھی۔یہ سن کر وہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹی۔اُس کا شوہر بولا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غربت اور ناداری پر کیوں راضی ہو گی۔وہ بولی بادشاہ کی بیٹی غربت اور ناداری پر ناراض نہیں بلکہ اس لیے ناراض ہے کہ تم کو خدا عزوجل پر توکل نہیں اور مجھے اپنے والد پر تعجب ہے کہ مجھے تمہارے متعلق یہ کہا کہ یہ لڑکا بہت نیک اور پارسا ہے۔بھلا جس کو اللہ عزوجل پر بھروسہ نہ ہو وہ بھلا کیسے نیک اور پارسا ہو سکتا ہے۔وہ نوجوان عذر کرنے لگا۔وہ بولی عذر تو میں نہیں جانتی۔یا تو میں گھر میں رہوں گی یا یہ روٹی۔اس کے شوہر نے وہ روٹی فوراً خیرات کر دی۔(سرمایہ آخرت صفحہ ۷۳)

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

(حدائق بخشش)

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

اِس روایت میں ہمیں بے شمار مدنی پھول ملتے ہیں۔ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بادشاہ کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کی بجائے ایک غریب مگر نیک و پارسا نوجوان کو ترجیح دی۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فرمانبردار بیٹی نے وہ رشتہ قبول فرمالیا اور اس کا اپنے رب عزوجل پر توکل کس قدر پختہ تھا کہ آج جو روٹی بچ گئی وہ کل کیلئے سنبھال کر نہیں رکھنے دی۔ اُن کو اپنے رب عزوجل پر بڑا بھروسہ تھا کہ اگر کھانا دیا ہے تو کل بھی وہی مالک و رازق روزی دینے والا ہے۔ مگر کروڑ صد کروڑ افسوس کہ ہمارے پاس بے شمار خدا عزوجل کی نعمتیں ہیں مگر پھر بھی ہم اُس میں سے صدقہ خیرات نہیں کرسکتیں گویا ہمیں اپنے رب کریم عزوجل پر بھروسہ نہیں۔ (معاذ اللہ عزوجل) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بہن بیٹی کا رشتہ کرتے وقت مال و دولت کی طرف نا دیکھیں، بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ لڑکا نیک اور سنتوں کا پابند ہو۔ لیکن جو اسلامی بھائی سنت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ یعنی داڑھی والا ہو، مدنی لباس پہنتا ہو۔ تو یہ دنیا اس کا مذاق اڑاتی ہے۔ مگر آہ مدنی سوچ کہاں سے لائیں ہمیں تو امیر لڑکے سے اپنی بیٹی کا رشتہ کرنا ہے۔ ہم خدا عزوجل پر بھروسہ نہیں کرتیں کہ جو ہمیں پیدا کرنے اور پالنے والا ہے۔ اُسی نے ہمارے رزق کا ذمہ بھی لیا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو!

دعوتِ اسلامی بھی ہمیں ایسی ہی پیاری اور مدنی سوچ عطا فرماتی ہے۔ آیئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی مشکبار ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اور ہمارے ساتھ سنتوں کو عام کرنے میں لگ جایئے۔ فرنگی فیشن سے منہ موڑ کر سنتیں اپنایئے اور دونوں جہان میں عزت و وقار پایئے۔ ہماری بہت سی اسلامی بہنیں باپردہ ہو کر نیکی کی دعوت گھر گھر

پہنچارہی ہیں۔آپ بھی ہمارا ساتھ دیجئے۔اور اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا فرمالیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صبر قناعت اور توکل کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ہمیں نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ہمیں آقا علیہ السلام کی سنتوں کو پھیلانے کی سعادت نصیب فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ہمارا سینہ مدینہ بنائے۔آمین!

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 9:

حسد کی مذمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

حضرت بحر العرفان سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا ہر شخص کا قطعی طور پر قبول ہوتا ہے آپ نے مزید فرمایا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک تمام اعمال سے افضل ہے۔ اور یہ ان ملائکہ کا ذکر ہے جو اطراف جنت میں رہتے ہیں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں تو اس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔

(افضل الصلوات علی سید السادات)

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کی
ہو زبان پر پیارے آقا الصَّلٰوۃ والسَّلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ۔ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل کا مکان انسان کا دل ہے۔ تو اس کو اس محبوب حقیقی کی آماجگاہ بنانے کیلئے اس کی صفائی ضروری ہے۔ کیونکہ اس رب عزوجل کا احسان تو ہم چکا نہیں سکتیں۔ ہم صرف اس کی عزت و توقیر کیلئے اس کے مکان یعنی دل کو آراستہ کریں۔ تاکہ اس کو دنیاوی آلائش اور برے خیالات سے پاک کریں۔ ان آلائشوں میں جن سے بچنا ہر انسان خاص کر مومن کا بچنا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک آلائش حسد ہے۔ جو شیطانی وسواس کی پیداوار ہے۔

پیاری بہنو!

یہ ایک ایسا مرض ہے جو روحانی سکون کو ختم کر دیتا ہے۔ اس خبیث عادت سے بچتی رہو۔ اور اس لاعلاج مرض سے جو سب سے پہلے ابلیس لعین کے دل میں پیدا ہوا اور اسے اپنے خالق و مالک کے حکم کی تکمیل سے روکا تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مقرب و معزز رہنے والا فوراً اپنے آقا کے دربار سے نکال دیا گیا۔ اور قیامت تک لعنت و پھٹکار کی سزا کا حق دار ٹھہرا دیا گیا۔ حسد ایک ایسا مرض ہے کہ جو انسان اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ شیطانی وسواس میں کھو جاتا ہے۔ دوسرون پر اللہ عزوجل کے انعام دیکھ کر برداشت نہیں کرسکتا اور خواہش رکھتا ہے، کہ دوسروں کا مال و دولت اور دوسری سہولت ان سے چھین لے۔ حاسد، حرام خوری، چغلی، جھوٹ بولنے اور دوسروں میں پھوٹ ڈالنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس سے بغاوت و فتنہ فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس مرض کو دل میں پیدا نہ ہونے دیا جائے تو ہر قسم کی برائیوں سے بچا جاسکتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو سب سے پہلا گناہ آسمان میں صادر ہوا وہ ابلیس لعین کا حسد تھا۔ جو اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کیا۔ اس طرح زمین میں جو سب سے پہلا گناہ ہوا وہ حضرت قابیل کا تھا۔ جس نے قتل و غارت کو جنم دیا۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۲۹۷)

اسی نامراد حسد نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو برسوں رلایا۔ اسی حسد نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والد اور عزیزوں سے دور زندان میں ڈالا۔ اسی حسد نے حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام کو کربلا میں شہید کیا۔

بیشک حسد کرنے والا گناہ کا مرتکب تو ہوتا ہی ہے لیکن وہ نامراد اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ بلکہ گناہ کر کے غضب الٰہی کا مستحق ہوتا ہے۔ بیشک یہ برا فعل ہے اور اس کی سرانگیزی سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم فرمایا۔ اور اپنے رسول مقبول بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ کہہ دیجئے میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (مواعظ رضویہ صفحہ ۳۷۰ تا ۳۷۱)

پیاری بہنو!

یہودیوں کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل کو عطا ہو۔ یعنی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ان میں ہوتے۔ لیکن ان کی خواہش واقعہ کے خلاف ہوئی۔ اور یہ منصب بنی اسماعیل کو ملا۔ اور وہ محروم ہی رہے۔ تو مارے حسد کے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہ کیا اور جھٹلانے لگے۔ اس پر خدا عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

"کیسی بری قیمت ہے انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کلام سے منکر ہو گئے جن کی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس

بندے پر چاہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے۔ پس وہ غضب پر غضب کے سزاوار ٹھہرے اور کافروں کیلئے ذلت کا عذاب ہے''۔ (سورہ البقرہ پ ۱)

ہجرت کے بعد جب مہاجرین اور انصار نے اخوت کے رشتے میں منسلک ہوکر اسلام کے قلعے کی دیواروں کو مضبوط کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے انعام و اکرام سے نوازا۔ اس پر یہودیوں نے جلنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کے خلاف سازش شروع ہوگئی۔ تو اللہ عزوجل نے ان کی حسد کی بیماری کو بے نقاب کر دیا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

''لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے دیا''۔ (سورہ النساء پ ۴)

یہودی اس قدر حسد کرنے لگے کہ وہ ہر وقت مسلمان کو گمراہ کرنے کی سوچتے رہتے تھے۔ کچھ لوگوں نے ظاہر اسلام قبول کر کے اپنی منافقت سے مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن جن کی اللہ تعالیٰ پشت پناہی فرماتا ہے انہیں ان کے ایمان میں اور مضبوط اور ثابت قدم کر دیتا ہے۔ وہ ان کو ڈگمگانے نہیں دیتا۔ بلکہ دشمنوں اور حاسدوں کو بے نقاب فرماتا ہے۔ چنانچہ اس عالم الغیب کا فرمان ہے:

''بہت سے اہلِ کتاب نے چاہا کہ کاش تمہیں ایمان سے پھیر کر کافر بنا دیں۔ اپنے دلوں میں حسد کی وجہ سے ان پر حق ظاہر ہو جانے کے بعد''۔

فرمانِ الٰہی سے ظاہر ہے کہ حاسدوں کے دل میں حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے اور وہ اسی آگ میں جل کر فنا ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے ور وہ دوسروں کی نعمتوں تک باوجود کوشش کے رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ مثل

مشہور ہے کہ چاہ کن را چاہ در پیش یعنی جو کسی کیلئے برا سوچتا ہے پروردگار اس کو اس کی بدنیت کے بدلے میں اس پر اپنی رحمتوں کو اسے بدنیتی کا سزاوار ٹھہراتا ہے۔ اور جو دوسروں کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل اسے اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے۔ کہتے ہیں کہ برائی کا برا ہی ہوگا اور بھلائی کا بھلا ہوگا۔ حاسد جب کسی کی نعمت کے چھن جانے کی تدبیریں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ چنانچہ بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک مردِ خدا ہر روز کہتا تھا کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ بدعمل کیلئے بدعملی ہی کافی ہے۔ اس کے کردار پر ہی چھوڑ دو۔ چونکہ بادشاہ کو اس کی یہ بات پسند تھی۔ اور وہ اس کے اس خیال پر خوش تھا۔ اس لیے اس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور اس کا مرتبہ بادشاہ کے دربار میں بلند تھا۔ لیکن ایک حاسد اس کے اس مرتبے سے حسد کرنے لگا۔ اور اسے ذلیل کرنے کی ٹھانی۔ چنانچہ بادشاہ سے کہنے لگا۔ بادشاہ حضور فلاں شخص کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تیرے اس الزام کی کیا دلیل ہے۔ اس نے کہا جب آپ اسے بلائیں گے تو وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر آئے گا۔ پھر اس اللہ کے مرد کو دعوت دی اور کھانے میں لہسن وغیرہ کھلا دیا کہ اس کے منہ سے بدبو آنے لگی۔ بادشاہ نے جب اس مرد خدا کو بلایا تو وہ لہسن کی بدبو کو چھپانے کیلئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر حاضر خدمت ہوا۔ اس پر بادشاہ نے اس حاسد کی بات کا یقین کر لیا اور بادشاہ نے ایک عامل کا نام لکھا کہ جب یہ عامل فرمان تمہارے پاس پہنچے تو اس کا سر کاٹ دو اور اس کی کھال میں بھوسہ بھر کر میرے پاس بھیج دو۔ بادشاہ نے یہ حکم نامہ اپنی مہر سے بند کیا۔ اور اس مرد خدا کے حوالے کر دیا۔ جب وہ مرد خدا بادشاہ سے رخصت

ہو کر چلا تو حاسد نے اسے دیکھا اور پوچھا کہ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ اس نے بتلایا کہ یہ فرمان خلعت ہے۔ جو فلاں عامل کی طرف لے جا رہا ہوں۔ بادشاہ نے چونکہ اپنی قلم سے فرمان خلعت کے سوا کبھی کچھ نہ لکھا تھا۔ اس لیے اسے فرمان خلعت ہی سمجھا گیا۔ چنانچہ اس حاسد نے کسی حیلے بہانے سے وہ فرمان اس مردِ خدا سے لے لیا اور اس عامل کے پاس جا پہنچا۔ عامل نے جب فرمانِ شاہی کو کھولا تو اس مرد سے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ میں عامل فرمان کو قتل کر دوں اور اس کے جسم میں بھس بھر دوں۔ حاسد پریشان ہوا۔ خلعت کو مصیبت و ہلاکت پا کر بولا۔ یہ فرمان تو ایک شخص کیلئے ہے۔ بادشاہ سے تصدیق کر لو۔ اس عامل نے جواب دیا کہ ہم شاہی فرمان کی دوبارہ تصدیق نہیں کرتے۔ اور اس شخص کو قتل کر کے فرمانِ شاہی کی تعمیل کرتے ہیں۔ دوسرے روز جب وہ نیک مرد بادشاہ کے حضور کھڑے ہو کر حسبِ معمول اپنے کلمات دہرانے لگا تو بادشاہ اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور پوچھا کہ وہ فرمان کہاں ہے۔ عرض کی: بادشاہ سلامت وہ تو فلاں شخص لے گیا تھا۔ پھر پوچھا کہ وہ تو کہتا تھا کہ تو کہتا تھا کہ میرے منہ سے بدبو آتی ہے۔ جب مردِ خدا نے انکار کیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ تو نے اِس روز اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا۔ وہ نیک مرد بولا کہ اس حاسد نے مجھے لہسن کھلا دیا تھا تو میں نے اس لیے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا کہ آپ کو بدبو نہ آئے۔ بادشاہ نے کہا کہ تو واقعی سچ کہتا ہے۔ اس بدکردار کیلئے اس کے برے عمل کی سزا کافی ہے اور اس نے اپنی سزا پا لی۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۱۵)

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ حسد کرنے والے کا انجام کس قدر برا ہے۔ واقعی کسی نے سچ ہی

کہا کہ جو دوسروں کے بارے میں برائی سوچتا ہے خود اس کے ساتھ برا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے حسد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حسد ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے دل میں وسواس پیدا کرتی ہے۔ جس سے بھائی بھائی اور بہن دوسری بہن کا گلا کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ ہمارے دین کی اساس اخوت و بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔ مہاجرین جب مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے بھائیوں کو اپنے مالوں اور جائیدادوں میں برابر کا شریک ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ جس کے پاس دو بیویاں تھی۔ اس نے اپنی ایک بیوی تک کی پیشکش کر دی اِس طرح اخوت و بھائی چارے اور باہمی ہمدردی نے اسلام کو فروغ دیا کہ مسلمان اسی بھائی چارے واخوت کے رشتے میں منسلک ہو کر ایک ایسی طاقت جس کہ ساری دنیا میں چھا گئے۔ لیکن جب خود غرض اور حسد نے ان کو دلوں کا رخ کیا تو پھر آپس میں کٹ کر مرنے لگے، اور ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور اِس شیطانی مرض کے اسلام میں پھیلانے والے وہ یہودی جو اسلام قبول کر کے در پردہ منافقت میں مصروف تھے۔ اسی طرح سے وہ اپنی بیماری کو مسلمانوں میں پھیلا کر اِن کی بنیادوں کھوکھلا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”پہلی امتوں کی بیماری تم میں سراہت کر چکی۔ وہ بیماری حسد و بغض ہے۔ یہ مونڈے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو منڈتی ہے۔ لیکن یہ دین کو مونڈتی ہے“ (رواہ احمد و ترمذی مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۸)

پیاری بہنو!

حاسدہ اپنے حسد کی وجہ سے اپنی نیکیوں کو برباد کر لیتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے حسد کی بنا پر دوسروں کی حق تلفی کی کوشش کرتی اور دوسروں کے مال و دولت جاہ وچشم پر ڈاکہ

ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ چلغوری غیبت سے شرانگیزی کرتی ہے۔ اور فسق و فجور کی بنیاد رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی نامراد سے ناراض ہو کر نیکیاں ضائع فرما دیتا ہے۔ اور قیامت کے دن حسد کی نیکیاں (محسوسہ یعنی جس سے حسد کرتی تھی) کو دے دی جائیں گی۔ اس طرح حاسد اپنی نیکیوں سے محروم رہ جائے گی۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ جیسے کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے"۔ (رواہ ابوداؤد و مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۸)

حاسد اپنے دل کی جلن کو دور کرنے کیلئے دوسروں کی حق تلفی کرتی اور فسق و فجور کی مرتکب ہے۔ اس لئے وہ اِس قابل نہیں۔ کہ وہ جنت کی نعمتوں سے اللہ اسے کچھ دے۔ بلکہ اِس کی برائی کے عوض اسے آگ میں ڈالا جائے گا تا کہ اِس کے دل کی جلن اسے دوزخ کی آگ کا مزہ چکھائے۔ نیز حاسد کی نیکیاں چونکہ برباد ہو چکی ہوں گی اور محسوسہ کو مل جائیں گی۔ اس لئے وہ نیکیوں سے محروم ہو گی۔ اور برائیوں کی سزا بھگتنے کیلئے تیار کی جائے گی۔ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ چھ گروہ حساب سے ایک سال پہلے دوزخ میں جائیں گے۔

1- امیر حکام ظلم کی وجہ سے

2- عرب تعقب کی وجہ سے

3- دہقان تکبر کی وجہ سے

4- سوداگر خیانت کی وجہ سے

5- گنوار نادانی کی وجہ سے

6- علماء حسد کی وجہ سے

حسد ایک لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس موذی مرض سے بچائے۔ آمین!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جنتی شخص آنے والا ہے اتنے میں ایک انصاری آیا۔ جس کے بائیں ہاتھ میں جوتیاں تھی اور داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا۔ دوسرے روز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ وہی شخص آنے والا ہے۔ اسی طرح تیسرے روز بھی یہی ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی آنے والا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے معلوم کرنا چاہا کہ وہ کونسا نیک عمل کرتا ہے۔ اس کے پاس گئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس تین راتیں بسر کروں گا۔ میں اپنے باپ سے ناراض ہو کر آیا ہوں۔ اِس نے کہا بہت بہتر پہلی رات آئی لیکن اِس نے کوئی عمل ایسا نہ دیکھا سوائے اس کے کہ وہ جب نیند سے بیدار ہوتا تو اللہ عزوجل کو یاد کرتا۔ اسی طرح تین راتیں گزر گئی، آخر کار میں نے اِس سے کہا کہ میں اپنے باپ سے ناراض ہو کر نہیں آیا ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے حق میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ اِس لئے میری خواہش تھی کہ میں تیرے عمل سے واقف ہو جاؤں۔ اِس نے کہا یہی میرا عمل تھا۔ جو تو نے دیکھ لیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں سے چلا تو اِس نے مجھے آواز دی۔ اور کہا کہ ایک اور بات ہے جو تمہیں بتلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں نے کبھی کسی سے حسد نہ کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس لئے تجھے یہ بلند مرتبہ ملا۔

(کیمیائے سعادت صفحہ ۴۰۷)

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے ایک مرد کو عرش عظیم کے سایہ میں دیکھا تو آپ نے اِس کے مرتبہ پر رشک کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے حضور اِس آدمی کا مرتبہ بہت بُلند ہے عرض کی یا الٰہ العالمین یہ نیک مرد کون ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ اِس کے تین عمل تقرب کا باعث ہیں:

ایک تو اِس نے کبھی کسی سے حسد نہیں کیا۔

دوسرا اس نے کبھی والدین کی نافرمانی نہیں کی۔

تیسرا اِس نے کبھی چغلی نہیں کی۔ (حیاء العلوم)

پیاری بہنو!

مومن مسلمان اسلامی بہن کا کام نہیں، کہ وہ حسد کی شیطانی بیماری کو اختیار کریں۔ جبکہ ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم شب وروز ایک دوسری کے ساتھ حسد میں مبتلا رہتی ہیں۔ کبھی کسی اسلامی بہن کا کپڑا اچھا دیکھا تو حسد کسی کا مکان اچھا دیکھا تو حسد کسی نے کھانا اچھا کھایا تو حسد کسی اسلامی بہن کا بیان اچھا تھا۔ تو حسد کسی نے کسی اسلامی بہن کو عزت سے اسٹیج پر بٹھا دیا تو حسد کرتی نہیں تھکتی۔ پیاری اسلامی بہنو! آج اور ابھی سے توبہ کرلیں کہ حسد گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ ہماری کونسے گناہ پر گرفت فرمائے اور ہماری نیکیاں تباہ برباد ہو کر رہ جائے اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور ہمیں اللہ تعالیٰ عزوجل پر کامل بھروسہ رکھنا چاہئے کسی سے حسد کرنے کی بجائے اس خدائے بے نیاز سے مانگنا چاہئے۔ جو سب سے بہتر دینے والا ہے اور ایسی اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جو ہر وقت خدائے بزرگ وبرتر سے ڈرتی اور حسد جیسے گناہ سے بچتی ہیں اگر آپ

بھی نیک اور حسد جیسی بیماری سے بچنا چاہتی ہیں تو آیئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہو جایئے دعوت اسلامی کے مدنی مشکبار ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتیں ہیں۔ آپ بھی اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ اے اللہ عزوجل ہمیں ہمارے احباب اور دوسری اسلامی بہنوں کو حسد سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ نیکیاں کرنے اور دوسری بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما۔ برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی سعادت نصیب فرما اور ہمارا سینہ مدینہ بنا۔ مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا علیہ السلام کا پڑوسی نصیب فرما۔

پڑوسی خلد میں عطار کو اپنا بنا لیجئے

جہاں ہیں اتنے احسان اور احسان یارسول اللہ

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 10:

احسانِ والدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃ وَ السَّلَام عَلَیْکَ یَا نَبِی اللّٰہ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

حضور اکرم نورِ مجسم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

قیامت کے روز اللہ عزوجل کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے۔ ارشاد فرمایا:

1- وہ شخص جو میرے کسی اُمتی کی پریشانی دور کرے۔

2- میری سُنت کو زندہ کرنے والا۔

3- مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے والا۔

(مذکورہ بالا حدیث کریمہ افضل الصلوات علی سید السادات سے نقل کی)

تربت میں ہو گی دید خیرُ الانام کی

عادت بنا لو ہر دم درود و سلام کی

پیاری پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

اللہ تعالیٰ معبود حقیقی و برحق کی فرمابرداری واطاعت وعبادت کے بعد کچھ حقوق العباد بھی بندوں کے ہیں جو بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے ماں باپ کا درجہ ہے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت بھی اسی طرح واجب وضروری ہیں۔ جس طرح اطاعت خالق۔ چنانچہ اللہ ﷻ نے خود قرآن پاک میں فرمایا چنانچہ

''اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اِس کے سِوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو''۔

تو پیاری بہنو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین کی اطاعت اور اِن کے ساتھ احسان ونیکی کو لازم فرمادیا ہے۔ کیوں نہ ہو غور کیجئے۔ کہ انسان کی پیدائش میں پیدا ہونے والے اور پیدا کرنے والے بھی یعنی بندے اور خالق حقیقی کے درمیان ایک وسیلہ بھی ہے اور وہ وسیلہ ہیں۔ والدین تو پھر اللہ ﷻ کی خوشنودی کیلئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت بھی لازم وبرحق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو کہ آخر میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے''۔ (پ:۲۱سورۃ لقمان) پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کے ساتھ والدین کی اطاعت ورضا ضروری ہے کیونکہ بچے کی پیدائش سے لے کر اس کے جوان ہونے تک اور برسر روزگار تک والدین طرح طرح کے مصائب برداشت کرتے ہیں اب

چونکہ انسان کے ذی شعور ہونے تک کہ انسان اپنے خالق و حقیقی اور رازق برحق کو جان اور سمجھ سکے۔ اس کی پرورش اور آسائش کے سامان ماں باپ کو مہیا کرنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اِس وسیلہ کی حق گذاری لطف و مہربانی کے ساتھ امر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا ٹھہری۔ چنانچہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے والدین کی اطاعت اور رضا پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں رب تعالیٰ کی ناراضگی یعنی ماں باپ خوش ہوں۔ تو اللہ عزوجل بھی خوش ہو جاتا ہے۔ تو جب ماں باپ کو خفا رکھا جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ برحق بھی ناراض ہو جاتا (مواعظ رضویہ صفحہ ۱۱۱-۱۱۲) ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے۔ تو ارشاد فرمایا اگر والدین کی اطاعت کرے تو جنت کا حقدار ہے اور اگر ان کی نافرمانی کرے۔ تو تیرے لئے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور ﷺ وہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

1- اول وقت میں نماز پڑھ۔

2- والدین کے ساتھ نیکی کر۔

3- اور اللہ عزوجل کے رستے میں جہاد کرنا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اپنے والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کرو۔ تاکہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔ (کشف الضحیٰ صفحہ ۲۱۱)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقام جعرانہ گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے بڑھے۔ اپنی چادر مبارک بچھائی اور اسے اس پر بٹھا دیا۔ حضرت ابو طفیل نے کہا۔ کہ میں نے پوچھا کہ وہ عورت کون ہے۔ جس کی اس قدر تکریم کی جا رہی ہے۔ تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲)

روایت ہے کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ شخص بیمار پڑ گیا اس بیٹوں میں سب سے بڑے بیٹے نے باپ کی خدمت کا ذمہ اپنے سر لے لیا۔ چونکہ والد کی خدمت کو بڑی دولت جانتا تھا۔ اس نے تمام میراث دوسرے بھائیوں کو دے دی اور باپ کی خدمت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ باپ کا انتقال ہو گیا کچھ روز بعد اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ فلاں مقام پر جاؤ وہاں ایک دینار ہے اور لے لے اس نے ایسا نہ کیا دوسری رات پھر وہی خواب آیا کہ فلاں مقام پر دس دینار پڑے ہیں لے لو اور برکت ہو گی۔ لیکن اس نے اسے بھی قبول نہ کیا۔ تیسری رات پھر خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ فلاں مقام پر اتنے دینار ہیں جاؤ لے لو تجھے اس میں برکت ہو گی چنانچہ اگلے روز وہ گیا اور اٹھا لایا اور پھر ایک مچھلی خریدی اسے گھر لا کر صاف کیا۔ اس کے پیٹ میں سے دو قیمتی موتی نکلے جو اس نے بادشاہ کے پاس لے جا کر فروخت کر دیا۔ اور اسے ساٹھ ہزار دینار ملے۔ رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا کہ یہ ساٹھ دینار تیری اس خدمت کے صلے میں ملے ہیں جو تو نے اپنے والد کی ہے۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۶۸)

دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اس طرح والدین کی خدمت کرنے میں رزق عطا فرماتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ ہمیں بھی اپنے والدین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بنی اسرائیل میں ایک نیک مرد رہتا تھا۔ جس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ اس کے پاس ایک گائے کی بچھیا تھی۔ مرنے سے پہلے وہ اِس بچھیا کو جنگل میں لے گیا۔ اور چھوڑ کر دربار الٰہی میں یوں عرض کی کہ اے پروردگار میں اِس بچھیا کو اپنے لڑکے کیلئے تیرے پاس امانت چھوڑتا ہوں تاکہ جب وہ جوان ہو تو اس کے کام آئے۔ کچھ مدت بعد وہ شخص فوت ہوگیا۔ اور وہ بچھیا جنگل میں چر کر پلتی رہی اور حکم الٰہی سے درندوں اور انسانوں کے ہاتھ سے محفوظ رہی۔ وہ نیک سیرت بچہ جب بڑا ہوا صبح کو لکڑیاں کاٹ کر بیچتا اور اپنی کمائی کے تین حصے کرتا اور ایک حصہ پر گزر بسر کرتا ایک حصہ والدہ کو دیتا اور ایک حصہ راہ خدا ﷻ میں خرچ کر دیتا اور رات کو بھی تین حصے میں بانٹتا۔ ایک حصہ ماں کی خدمت کیلئے وقف تھا۔ ایک حصہ میں سوتا۔ اور ایک تہائی رات عبادت الٰہی میں صرف کرتا تھا۔ اسی طرح زندگی بسر ہورہی تھی کہ ایک روز والدہ نے کہا تیرے والد نے ایک بچھیا تیرے لئے جنگل میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں چھوڑی تھی۔ وہ اب جوان ہو گئی ہیں جاؤ جنگل سے لے آؤ۔ اِس نے ماں سے اُس گائے کی علامت پوچھی۔ تو والدہ نے بتلایا کہ اِس گائے کا رنگ خاص زرد ہے۔ اِس کے چمڑے سے شعائیں نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور وہ گائے آدمی کو دیکھ کر بھاگ جاتی ہے۔ جب تو اسے دور سے دیکھے تو کہہ کہ اے گائے حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب کے رب کے نام کی برکت سے میرے پاس آجا۔ وہ تیرے پاس آجائے گی، ہاں دیکھنا کہیں اِس پر سوار نہ ہوجانا۔ مبادا آدمی کے استعمال سے اِس کی برکت ختم ہوجائے۔ وہ نیک بخت نوجوان ماں کی بتائی ہوئی نشانیاں اور نصیحت کو پلے

باندھ کر جنگل کی طرف گیا اور ویسی ہی ایک گائے دیکھی اور اسے اپنی والدہ محترمہ کے کہنے کے مطابق بلایا گائے دوڑ کر لڑکے کے پاس آگئی اور وہ گردن سے پکڑ کر گھر کی طرف لے چلا اللہ عزوجل کے حکم سے وہ گائے نوجوان سے ہمکلام ہوئی اے نیک بخت سفر زیادہ ہے۔ تو مجھ پر سوار ہو جا تو ہم آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ لیکن اِس نیک بخت نے کہا ہرگز سوار نہ ہوں گا کیونکہ میری ماں نے سواری سے منع فرمایا ہے۔ اِس پر گائے نے کہا۔ اے نیک بندے تو تجھے مبارک ہو کہ تو آزمائش میں کامیاب ہوا۔ اگر تو مجھ پر سوار ہو جاتا تو میں تجھے گرا کر بھاگ جاتی۔ چونکہ تو اپنی والدہ کا فرمانبردار نکلا۔ میں بھی تیری فرمانبردار ہوں۔

پھر شیطان بصورت انسان اِس نوجوان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بولا اے نیک انسان میری جنگل میں بہت سے گائیں ہیں۔ میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پیٹ میں سخت درد ہے اور میں چل نہیں سکتا۔ اگر تو مجھے اجازت دے تو میں تیری گائے پر سوار ہو جاؤں جب میں وہاں پہنچ جاؤں گا تو اِس مدد کے عوض دو عمدہ گائیں دوں گا اور تیری یہ گائے بھی تیرے پاس ہو گی۔ اِس میں ہم دونوں کا فائدہ ہ۔ لیکن اِس نوجوان نے کہا میری ماں نے اِس گائے پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔ اِس لئے میں یہ گائے کرایہ پر نہیں دے سکتا۔ شیطان نے کہا تیری والدہ کی عقل ٹھکانے نہیں۔ تجھے اپنا نفع و نقصان خود سوچنا چاہئے۔ میں تیرا بھلا چاہتا ہوں۔ اِس نوجوان نے کہا میں اپنی والدہ کے حکم سے سر نہیں پھیر سکتا۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اِس پر شیطان نے اسے اتنے زور سے پکڑ لیا کہ وہ نوجوان اپنے آپ کو چھڑا نہ سکا۔ اور بے بس ہو کر بلند آواز سے پکارا۔ اے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب علیہ السلام کے خدا

مجھے اِس دشمن سے چھڑا۔ جب ابلیس لعین نے یہ آواز سُنی تو نوجوان کو چھوڑ کر بصورت حیوان بھاگ کھڑا ہوا۔ اس گائے نے جوان کو بتلایا کہ یہ ابلیس تھا۔ جو کسی بہانے مجھ پر سوار ہونا چاہتا تھا تاکہ میں تیرے کسی کام کی نہ رہ سکوں۔ لیکن جب تو نے خدا کا نام لیا تو ایک فرشتہ آیا جس سے شیطان ڈر کر بھاگ گیا۔ آخر شام کے وقت یہ نوجوان گائے لے کر گھر پہنچا تو صبح والدہ نے کہا اسے فروخت کر دو۔ اس کی قیمت اِس شہر میں تین دینار ہو گی لیکن چونکہ یہ گائے انوکھی ہے اس لئے شاید کوئی اِس کی قیمت زیادہ دے دے۔ البتہ فروخت سے قبل مجھ سے پوچھ لینا۔ چنانچہ وہ نوجوان گائے لے کر منڈی گیا۔ تو رستے میں اللہ ﷻ کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ بصورت انسان ملا اور پوچھا یہ گائے کتنے میں فروخت کرو گے۔ جوان نے کہا کیا دیتا ہے۔ تو فرشتہ بولا تین دینار تو اس نوجوان نے کہا کہ اگر میری والدہ رضا مند ہوئی تو میں یہ گائے تین دینار ہی میں فروخت کروں گا۔ فرشتہ نے کہا پوچھنے کی کیا ضرورت ہے چھ دینار لے لے۔ اس نوجوان نے کہا اگر چھ دینار میں بھی فروخت کروں گا تو والدہ کی اجازت ضروری ہے تو فرشتے نے کہا بارہ دینار لے لے۔ اور ماں سے نہ پوچھ اِس پر نوجوان نے کہا کہ اگر تو گائے کے برابر سونا بھی دے دے تو ماں کی اجازت کے بغیر نہیں بیچوں گا۔ جب فرشتے نے یہ سُنا تو جواب دیا۔ اے نیک بخت میں خدا کا فرشتہ ہوں اور تیرے امتحان کیلئے آیا تھا۔ کہ تو اپنی والدہ کا کس قدر فرمابردار اور اطاعت گزار ہے اِس گائے کو گھر لے جاؤ۔ بنی اسرائیل کو اِس گائے کی ضرورت پیش آئے گی۔ جب وہ خریدنے آئیں تو ان سے کہنا اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دو اس سے تیری تمام عمر آرام سے گزر جائے گی۔ چنانچہ وہ گائے لے کر گھر آیا تو تمام قصہ والدہ سے کہا۔

پھر ایسا وقت آیا کہ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم ملا اور اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کے بار بار استفسار پر اس گائے کی نشاندہی کی۔ اور وہ گائے اِس قیمت پر فروخت ہوئی۔ جو فرشتے نے اِس نوجوان کو بتائی تھی۔ یعنی گائے کی کھال کو سونے سے بھر کر قیمت کے طور پر ادا کی گئی۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ والدین کی اطاعت گزاری اور فرمابرداری کا صلہ اللہ عزوجل نے رزق میں اِس قدر فراخی فرمائی کہ ساری عمر آرام سے کھاتے رہے۔ ماشاء اللہ کیوں نہ ہو کہ جب والدین راضی ہیں تو اللہ عزوجل بھی راضی ہو جاتا ہے اور اپنے بندے کو مالا مال کر دیتا ہے اور والدین کو محبت کی نگاہ سے ایک دفعہ دیکھے اُس کیلئے ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے چنانچہ سرکار مدینہ قرار قلب و سینہ فیض گنجینہ باعثِ نزول سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جب کوئی بیٹا یا بیٹی اپنے والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ عزوجل اِس کیلئے ہر نظر کے بدلے میں ایک حج کا ثواب لِکھ دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی روز سو مرتبہ دیکھے تو کیا سو حج کا ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ کیونکہ اللہ عزوجل کے خزانے کثرت سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اِس بات سے پاک ہے کہ اس کی طرف کمی کی نسبت سے دیکھا جائے۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۲۱)

حضرت سلیمان کی طرف اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی کہ فلاں دریا پر جاؤ اور ایک عجیب بات کا مشاہدہ کرو۔ چنانچہ آپ علیہ السلام اِس دریا پر پہنچے۔ لیکن کوئی عجیب بات نظر نہ آئی۔ تو اپنے وزیر آصف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ دریا میں غوطہ لگا کر دیکھو۔ انہوں

نے غوطہ لگایا تو ایک کافوری قبہ برآمد ہوا جس میں موتی و جواہرات و یاقوت کے چار دروازے بنے ہوئے تھے اور سب کے سب کھلے تھے۔ لیکن پانی کی ایک بوند تک قبے میں داخل نہ ہوئی تھی۔ اور ایک نوجوان اس قبے میں بیٹھا ہوا تھا اور عبادت الٰہی میں مشغول تھا۔ آخر حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ اَمرِ عجیب دیکھ کر اس مردِ خدا سے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا اُس نے عرض کی یا حضرت میری ماں اندھی اور میرا والد اپاہج تھا اور میں ان کی ستر سال تک خدمت کرتا رہا۔ حتی کہ میری ماں کا آخری وقت آ پہنچا تو میرے حق میں اللہ عزوجل کے حضور یوں دعا مانگی۔ اے میرے خالق اِس کی عمر دراز فرما۔ جو تیری اطاعت میں بسر ہو۔

جب والد کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے بھی اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگی۔ کہ اے پروردگار میرے بیٹے سے ایسے مقام پر خدمت لے جہاں سے شیطان کا گزر نہ ہو۔ چنانچہ والد کی وفات کے بعد میں یہاں آیا اور اس قبے کو پایا اور اِس وقت سے میں محو یادِ خدا ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا یہ کس زمانے کی بات ہے تو بندہ خدا نے عرض کی کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وقت تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حساب لگا کر اس کی عمر درازی کا پتہ لگا تو دو ہزار چار سو سال گزر چکے ہیں۔ لیکن اِس نوجوان کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا تھا۔ پھر پوچھا اے خدا کے بندے کھانے پینے کا اللہ عزوجل نے تیرے لئے کیا انتظام کیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ ایک پرندہ میرے پاس کوئی زرد رنگ کی کوئی چیز لاتا ہے۔ جس میں ساری دنیا کے لطف اور ذائقے ہوتے ہیں۔ اور اس سے بھوک پیاس گرمی سردی، نیند، سستی دور ہو جاتی ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام سے بات کرنے

کے بعد وہ قبہ میں چلا گیا۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۶۷)

دیکھا آپ نے کہ والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کی کیا برکتیں اور فضائل ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر وقت والدین کی خدمت واطاعت کرتی رہیں۔ آیئے آپ کو والدین کی اطاعت وفرمانبرداری اور اُس کی مقبولیت کا واقعہ سناؤں۔ توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیں اور عمل کی کوشش کریں اور سنئے کہ والدین کی دُعا اولاد کے حق میں بارگاہ عالی میں کس قدر قبول ہوتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ عزوجل سے دُعا کی کہ اے خدا عزوجل مجھے میرا جنت کا ساتھی دکھادے تو حکم ہوا کہ فلاں شہر میں جاوہاں ایک قصاب ہے جو جنت میں تیرا ساتھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی شہر چلے گئے اور اِس قصاب کے پاس پہنچے۔ اِس قصاب نے آپ کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اِس قصاب نے ایک بڑی زنبیل پاس رکھ لی۔ ایک نوالہ خود کھاتا اور دو اس زنبیل میں ڈالتا۔ موسیٰ علیہ السلام اِس اَمر سے متعجب ہوئے۔ لیکن اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی وہ قصاب اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ اِس زنبیل میں ایک خفیف العمر مرد اور عورت تھے۔ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ سے خوشی کا اظہار کیا۔ آپ کی رسالت کی شہادت دی اور جاں بحق ہوگئے۔ قصاب واپس آیا تو اپنے والدین کو مردہ پایا۔ اور سارا معاملہ سمجھ گیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی دست بوسی کی اور کہا کہ آپ خدا کے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں تو آپ نے اِس سے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو عرض کی اے خدا کے رسول زنبیل میں میرے والدین تھے۔ جن کو میں کھانا کھلاتا تھا۔ یہ ہر وقت دعا

کرتے تھے۔اے خدا عزوجل ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کے بعد دنیا سے اٹھانا۔ اب میں نے ان کو مردہ دیکھ کر جان لیا کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیری ماں کے ہونٹ ہل رہے تھے وہ کیا کہہ رہی تھی۔تو قصاب نے عرض کی۔ اے خدا کے برگزیدہ نبی جب میں اسے کھانا کھلاتا تھا تو وہ میرے حق میں یہ دعا مانگا کرتی تھی کہ اے اللہ العالمین میرے بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رفیق بنا یہ سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مبارک ہو کہ اللہ عزوجل نے تجھے جنت میں میرا ساتھی بنادیا۔(نزہۃ المجالس صفحہ ۱۶۸)

پیاری اور محترم اسلامی بہنو!

یہ ہے والدین کی خدمت اور دعا کا اثر کہ ایک پیغمبر کی رفاقت جنت میں نصیب ہوگی۔اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین کی دعائیں جنت میں لے جاتی ہیں تو والدین کی خوب خدمت واطاعت کرلیں کہ اِس سے بہتر اور کوئی سودا نہیں۔

پیاری اسلامی بہنو!

اگر آپ اپنے والدین کا دل دُکھاتی تھی، آنکھیں نکال کر دیکھتی تھی، یا گالی گلوچ کرتی تھی اور جھڑک کر جواب دیتی تھی اور والدین کا کہنا نہ مانتی تھی تو آج ہی توبہ کرلیں۔اپنی ماں کے قدموں میں گر کر معافی مانگ لیں کہ ماں کے قدموں تلے خدائے بزرگ و برتر نے جنت رکھ دی ہے۔آیئے آپ کو ایک بگڑے ہوئے اسلامی بھائی کا واقعہ سُناؤں جن کو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول نے یکسر بدل کر رکھ دیا۔سُنئے اور جھومئے، مشہور بزرگ بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ خطے ضلع قصور ڈاکخانہ کھڈیاں سے ایک اسلامی بہن نے کچھ اس طرح تحریر بھجوائی۔

کہ مجھے بیوہ ہوئے آٹھ سال گزر چکے۔ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ بری صحبت کے سبب وہ لڑائی جھگڑوں کا عادی ہو گیا اور منشیات فروشی کے دھندے میں پڑ گیا۔ سمجھاتی تو گالیاں دیتا اور مارتا۔ آہ میرا لختِ جگر نظر کا نور اور دل کا سرور بننے کی بجائے میرے جگر کا ناسور بن گیا، کئی بار پولیس اٹھا کر لے گئی۔

مَیں جوں توں کر کے اُسے چھڑوا لیتی، کئی مقدمے اُس پر قائم تھے۔ آخر کار کسی مقدمے میں اُسے سزا ملی اور وہ جیل چلا گیا۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد جب وہ ضمانت پر رہا ہو کر گھر آیا۔ تو یہ دیکھ کر مَیں حیران رہ گئی کہ آیا خواب ہے یا حقیقت بات بات پر مجھے گالیوں سے نوازنے اور مار دھاڑ کرنے والا بد مزاج بیٹا آج میرے قدموں میں گر کر رو رو کر مجھ سے معافیاں مانگے جا رہا ہے۔ اتنے میں اذان مغرب ہوئی اور وہ نماز پڑھنے چلا گیا۔ اس کے چہرے پر تقدس کا نور جھلک رہا تھا۔ اور انداز میں نمایاں تبدیلی تھی۔ کل تک گالیاں بکنے والا وہ نوجوان آج بات بات پر سبحان اللہ، الحمد للہ ماشاء اللہ اور انشاء اللہ کہے جا رہا ہے۔ اُس کی زبان ذکر و درود سے تر تھی عشاء کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد مسجد سے واپس آ کر جلد ہی سونے کیلئے لیٹ گیا۔ میں بھی سو گئی۔ رات تقریباً 2 بجے میری آنکھ کھلی تو قریبی چارپائی پر سویا ہوا بیٹا غائب تھا۔ میں گھبرا کر اٹھ بیٹھی کہ کہیں پھر واردات کرنے اور کسی کا گھر اجاڑنے تو نہیں چلا گیا۔ مگر جوں ہی صحن کی طرف نظر اُٹھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بیٹا مصلیٰ بچھائے خشوع و خضوع کے ساتھ تہجد ادا کر رہا ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد وہ رو رو کر ربِ کائنات کے حضور مناجات میں مشغول ہو گیا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی — بری خصلتیں بھی چھڑا یا الٰہی
خطاؤں کو میری مِٹا یا الٰہی — مجھے نیک خصلت بنا الٰہی

تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولا میری بخش دے ہر خطا یا الٰہی
تو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سُنتوں پر چلا یا الٰہی

بیٹے کو روتا بلکتا دیکھ کر میرا دل بھر آیا اور میں روتے روتے اپنے لال سے لپٹ گئی کچھ دیر ہم ماں بیٹا ہچکیاں لے کر روتے رہے۔ جب افاقہ ہوا تو میرے استغفار پر اُس نے اِس حیرت انگریز تبدیلی کے متعلق بتایا کہ الحمد للہ عزوجل مجھے جیل میں تبلیغ و قرآن و سُنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کا مدنی ماحول میسر آ گیا۔ جیل کے اندر دعوت اسلامی کے مبلغین با قاعدہ قرآن پاک، وضو، نماز اور سُنتیں سکھاتے ہیں اور دعائیں یاد کرواتے ہیں عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش سے گناہوں سے تائب ہوا۔ یہ باتیں سُن کر میرا دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ ہو گیا۔ میں شکر گزار ہوں دعوتِ اسلامی والوں کی کہ انہوں نے میرے نافرمان جرائم پیشہ اور منشیات کے عادی بیٹے کی اصلاح کا سامان فراہم کیا۔ دعوت اسلامی کا مجھ دکھیاری ماں پر اور ہمارے خاندان پر عظیم احسان ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل تمام غمزدہ ماؤں کے اُن بیٹوں کو جو جیل خانہ جات کے اندر ہے۔ دعوت اسلامی کا مدنی ماحول نصیب کرے۔

(بحوالہ رسالہ "دعوتِ اسلامی کی جیل خانہجات میں خدمات" مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ دعوت اسلامی سے جو واسطہ ہو جاتا ہے اُس کی زندگی کا انداز ہی نرالا ہو جاتا ہے۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہو جائیں تو آپ دیکھیں گی۔ کہ آپ زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔ رفتہ رفتہ آپ سنتوں کی عادی بنتی چلی جائیں گی۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ دوسری اسلامی بہنوں کی

اصلاح کی کوشش جاری رکھیں۔ کیونکہ قبلہ امیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات اور ساری دنیا کی اصلاح کیلئے نیکی کی دعوت کو فروغ دینا ہے۔ امیر اہل سنت مدظلہ العالی نے اسلامی بہنوں کیلئے خود مدنی انعامات کا رسالہ مرحمت فرمایا۔ جس پر عمل کر کے ہم اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتی ہیں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلا کر مدنی انعامات کی عاملہ بنائیں۔ اُس کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ عزوجل آپ کا سینہ بھی مدینہ ہو گیا۔

63 سوالات کے بھی جوابات　　میں دیتی رہوں یا خدا یا الٰہی

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں والدین کی فرمابردار بنائے اور والدین کی خدمت واطاعت کرنے کی توفیق دے جو کچھ درس بیان ہوا اِس پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے نیکیاں کرنے برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق دے اور ہمیں مدینے کی باادب حاضری کی توفیق دے ہمارا سینہ محبتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ بنائے۔ ہمیں پیارے آقا علیہ السلام کی سُنتوں پر چلنے اور دوسروں کو چلانے کی توفیق دے۔

دیتی ہوں تجھے واسطہ میں پیارے نبی کا　　امت کو خدایا راہ سُنت پہ چلا دے

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 11:

ایثار کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فضیلت درود پاک:

سرکار مدینہ قرار قلب وسینہ سلطان باقرینہ صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

”بروز قیامت لوگوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا“۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۴۰)

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

ایثار کا مطلب یوں لیجئے کہ آپ کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہے کہ اُس کے بغیر

آپ کا کام نہیں چل سکتا۔ لیکن کوئی بہن یا غریب ضرورت مند ہو کہ اس چیز کا سوال کر دے اگر آپ اپنی ضرورت کو پیچ سمجھ کر اس ضرورت مند کو وہ چیز عنائت کر دیں تو یہ آپ کا ایثار ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں خود ضرورت ہو۔

دوسروں کی ضرورتوں کو مقدم رکھتے ہیں اس کا نام ایثار ہے اور اسی کا نام قربانی''۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکری کی سری ایک صحابی کے ہاتھ تحفہ میں آئی۔ اُس نے دل میں سوچا کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس لئے وہ سری انہوں نے اُس دوسرے بھائی کے گھر پہنچا دی۔ اب اُس دوسرے صاحب کے دل میں آیا کہ میرا ہمسایہ زیادہ ضرورت مند ہوگا اس لئے وہ تیسرے گھر پہنچ گئی۔ اب اس خیال کے تحت وہ سری تیسرے گھر سے چوتھے. اور پھر چوتھے گھر سے پانچویں اور پھر چھٹے گھر میں اور پھر ساتویں گھر میں پہنچی اور ساتویں گھر والے نے یہی بات سوچ کر وہ سری دوبارہ پہلے ہی گھر میں پہنچا دی۔

(تفسیر صادی صفحہ ۱۶۱ عباس سلمہ صفحہ ۳۸ نزہۃ المجالس صفحہ ۱۷۶)

پیاری اسلامی بہنو!

دیکھا آپ نے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جذبۂ ایثار کہ وہ سری آٹھ گھروں کا طواف کرنے کے بعد پھر پہلے ہی گھر میں پہنچ گئی۔ جس نے ایثار والی بات سوچی تھی۔ آیئے آپ کو ایثار کا ایک اور واقعہ سُناؤں توجہ کے ساتھ سُنئے۔

سرکارِ مدینہ قرار قلب وسینہ فیض گنجینہ باعثِ نزول سکینہ صاحب معطر پسینہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین سے استفار فرمایا تو معلوم ہوا کہ گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلسِ مجاہدین میں اعلان فرمایا کہ جو آج کی رات میرے مہمان کی میزبانی کرے گا۔ میں اُسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ ایک صحابہ نے عرض کیا۔ (فداک اُمی) واہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس مہمان کی میزبانی میں کروں گا۔ وہ صحابی اِس مہمان کو گھر لے گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا کہ اِس کی خاطر مدارت کرو کہ یہ مہمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ بچوں کے کھانے کے علاوہ گھر میں کچھ نہ تھا۔ وہ کھانا مہمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا اور بچوں کو بھوکا ہی سُلا دیا۔ جب مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو بیوی نے دیا ٹھیک کرنے کے بہانے بجھا دیا۔ تا کہ اندھیرے میں مہمان کو یہی محسوس ہو کہ میزبان میرے ساتھ تناول کر رہے ہیں اور دیا گل کر دیا۔ تا کہ مہمان کو پتہ نہ چل سکے اور وہ کھانے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔ صبح جب وہ صحابی دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اِس عمل سے بہت خوش ہے۔ (مجالس سینہ صفحہ ۳۸ کیمیائے سعادت صفحہ ۴۳۷)

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی تو بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شوہر ایک یہودی کے پاس جا کر کچھ سُوت لے کر آئے کہ تین صاع جو کے بدلے میں کات دیں گے۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پہلے دن کچھ سُوت کاتا اور ایک صاع جو میسر آئے انہیں پیس کر روٹیاں پکائیں۔ اور کھانے بیٹھے تو ایک سائل نے دروازے پر حاضر ہو کر آواز دی۔ السّلام علیکم یا اہل بیت نبی مَیں امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسکین ہوں۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ خدا کیلئے کچھ کھانے کو دے دیجئے۔ آپ نے سارا کھانا اٹھا کر اُس کو دے دیا اور خود روزہ سے رہے۔ پھر دوسرے دن جب دوسرے

صاع جو سے کھانا تیار کیا۔ کھانے بیٹھے تو ایک یتیم نے آواز دی اور کہا اے اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک یتیم امتِ مسلمہ ہوں مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دیجئے تو دوسرے روز والا کھانا بھی اُٹھا کر اس یتیم کو دے دیا اور اس روز بھی روزہ ہی سے رہے۔ یعنی کھانا نہ کھایا۔ تیسرے دن جب روٹیاں تیار فرمائیں۔ تو ایک اور سائل نے صدا دی۔ اے اہل بیت اسلام علیکم میں ایک قیدی اور بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کیلئے دیجئے۔ آپ نے وہ روٹیاں اٹھائیں اور اسی طرح اِس قیدی کے حوالے کر دی اور خود پانی پی کر گزارا کر لیا حضور اکرم نور مجسم شاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو تین دن کی بھوک نے جب نڈھال کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں لے کر دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کے پاس کھانا تلاش کیا۔ اور کچھ کھانے کو نہ ملا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آ کر بھوک کی شکایت کی اور کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حقدارین اسود رضی اللہ عنہ کے ہاں کچھ کھجوریں ہیں۔ تو جب یہ سب ان کے ہاں تشریف لے گئے تو وہاں بھی کچھ نہ پایا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ ٹوکرا لے جاؤ اور فلاں کھجور سے کہو کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیں کچھ کھانے کو دے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کو جا کر نبی علیہ السلام کا پیغام سنایا۔ تو اللہ کے حکم سے اس کھجور سے اتنی تر و تازہ کھجوریں گریں کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔

(نزہۃ المجالس صفحہ ۱۷۹)

ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ جب تندرست ہوئے تو مچھلی کے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا۔ مچھلی بھون کر پیش کی گئی اور جب کھانے لگے تو سائل نے عرض کی کہ میں بھوکا ہوں کچھ کھانے کو عنائت فرمائیں۔ آپ نے غلام کو حکم دیا یہ

مچھلی سائل کو دے دو۔ غلام نے عرض کی آپ نے تو بڑی خواہش اور محبت سے یہ مچھلی تیار کروائی ہے۔ خود کیوں نہیں کھائی اور سائل کو دے دی۔ تو آپ نے قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (پ۴)

''تم اِس وقت تک بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک وہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ جو تمہیں سب سے پیاری ہے''۔

پیاری اسلامی بہنو!

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے تو ایک باغ میں پہنچے۔ جس کا چوکیدار ایک حبشی غلام تھا۔ اس غلام کا کھانا آیا۔ جس میں تین روٹیاں تھیں وہ کھانے لگا تو ایک کتا آیا اور کتے نے دم ہلا کر روٹی کا سوال کیا۔ تو اس غلام نے ایک روٹی کتے کے آگے ڈال دی۔ جب وہ کھا چکا تو پھر اِس طرح دم ہلانے لگا۔ اُس غلام نے دوسری روٹی بھی اِس کتے کے آگے ڈال دی جب کتا دوسری روٹی کھا چکا تو تیسری روٹی بھی کتے کے آگے ڈال دی۔ اِس طرح کتا تینوں روٹیاں کھا گیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اِس غلام سے پوچھا کہ تیری روزانہ کی روزی کتنی ہے تو جواب مِلا یہی تین روٹیاں میں نے پوچھا پھر یہ تینوں کتے کو کیوں ڈال دی۔ تو غلام نے کہا یہ کتا یہاں کا نہیں کہیں دور سے آیا ہے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا یہ بھوکا واپس جائے میں نے پوچھا اب تم کیا کھاؤ گے تو کہا آج میں صبر سے کام لوں گا۔ یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مجھ کو سخاوت کی وجہ سے پسند کرتے ہیں لیکن یہ غلام تو مجھ سے بھی سخاوت سے آگے نکل گیا۔ پھر آپ نے اِس غلام کو خرید کر آزاد فرما دیا اور ساتھ وہ باغ بھی خرید کر اُس کی نذر کر دیا۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۲۳۷)

جنگ یرموک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اپنے چچازاد بھائی کو شہداء میں تلاش کر رہا تھا۔ وہ مجھے اِس حالت میں مِلا کہ جان بلب تھا اور پانی مانگ رہا تھا۔ میں نے اسے پانی کا پیالہ دیا وہ پانی پینے ہی والا تھا کہ ایک اور زخمی نے پکارا ہائے پانی تو میرے چچازاد بھائی نے وہ پانی نہ پیا اور اشارہ کیا کہ پہلے اسے پانی پلا دو۔ میں حسب الحکم پانی لے کر اس کے پاس گیا۔ اور پانی کا پیالہ پیش کیا وہ پینے ہی والا تھا کہ دوسری طرف سے آواز آئی ہائے پانی انہوں نے فرمایا پہلے اسے پلاؤ وہ مجھ سے زیادہ پیاسا ہوگا۔ جب میں اُس کے پاس گیا تو وہ شہید ہو چکا تھا۔ میں واپسی دوسرے صاحب کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خدا سے جامِلا پھر میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس لوٹا تو وہ بھی دم توڑ چکا تھا۔

یہ تھا ایثار کہ مرتے وقت بھی اپنی پیاس کی شدت پر دوسرے کی پیاس کو مقدم رکھنا مت بھولے۔

پیاری اسلامی بہنو!

ان واقعات کو سُن کر ہمیں اُن بزرگوں سے ایثار کا سبق لینا چاہیے۔ ہر اسلامی بہن کو دوسری اسلامی بہن پر اِس طرح ایثار و قربانی کرنی چاہیے جس طرح ہمارے ان بزرگوں نے کی کہ اس قدر بھوک برداشت کرنے اور جان پر بن جانے پر بھی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اور خود بھوکا پیاسا رہ کر ایثار کی عظیم مثالیں قائم فرمادی۔ کاش، ہمارے اندر بھی جذبہ ایثار پیدا ہو جائے۔ مگر آہ ہم تو ٹھونس کر پیٹ بھر لینے کے بعد بھی بچا ہوا کھانا بھی ایثار کرنے کا حوصلہ نہیں کرتیں۔ بلکہ آئندہ کھانے کیلئے اُس کو فرج میں محفوظ کر لیتی ہیں۔ کاش ایثار کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا ہمارا بھی ذہن بن جائے۔

پیاری اسلامی بہنو!

آپ بھی اپنے گھر میں اپنے بہن بھائیوں کیلئے ایثار کر سکتی ہیں۔ مثلاً کوئی کپڑا

جو آپ کو پسند ہے۔ وہی آپ کی بہن کو بھی پسند آگیا تو وہ کپڑا آپ اسے دے کر ایثار کر سکتی ہیں۔

اسی طرح کھانے میں بھی جو چیز آپ کو پسند تھی۔ وہی دوسری اسلامی بہن کو دے کر ایثار کی سُنت پر عمل کر سکتی ہیں اور ڈھیروں ثواب حاصل کریں۔

محترم اسلامی بہنو!

اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سُنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب سُنتوں کی بہاریں لوٹیئے اور گھر گھر نیکی کی دعوت پہنچا کر خوب اجر و ثواب حاصل کیجئے اور اپنے آپ کو سُنتِ رسول ﷺ سکھانے کیلئے وقف کر دیجئے اور فرنگی تہذیب کو چھوڑ کر سُنتِ رسول ﷺ سے رشتہ جوڑیئے۔ اور سرکار مدینہ ﷺ کی لختِ جگر، نورِ نظر، خاتونِ جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نقشِ قدم پر عمل کر کے دو جہاں میں عزت پایئے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو ایثار کرنے کی توفیق دے اور سرکار ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ہمارا سینہ محبت حبیب علیہ السلام کا مدینہ بنائے اور ہمیں اپنے دین کی سربلندی کیلئے وقت کی قربانی دینے کی توفیق دے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 12:

بدگمانی کے نقصانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ و السلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ

و علی آلک و اصحابک یا نور اللہ

تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بیشک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱ حدیث ۱۷۲۹۱)

سبحان اللہ عزوجل درود شریف پڑھنے والا کس قدر بخت ور ہے کہ اس کا نام بمع ولدیت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ منور پر حاضر فرشتے کو اس قدر قوتِ سماعت دی گئی ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر درود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سن لیتا ہے۔ اور اسے علم غیب بھی عطا کیا گیا کہ وہ درودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والد صاحبان کے نام تک جان لیتا ہے۔

جب خادم دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ سماعت اور علم غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ سماعت اور علمِ غیب کی کیا شان ہو گی وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ ان کی فریاد سن کر باذن اللہ تعالیٰ امداد فرمائیں گے۔

میں قرباں اس ادائے دستگیری پر میرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!
بدی یا نیکی کے ارتکاب میں ظاہری اعضائے جسمانی مثلاً ہاتھ پاؤں آنکھ وغیرہ کا کردار سب پر واضح ہے مگر اس طرف عموماً ہماری توجہ نہیں ہوتی کہ سینے میں دھڑکنے والا دل بھی ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیوں یا گناہوں کے اضافے میں اعضائے ظاہری کے ساتھ ساتھ برابر کا شریک ہے چنانچہ جب ظاہری اعضائے جسمانی سے ان کے افعال کا حساب لیا جائے گا۔ تو یہ دل بھی شریکِ حساب ہوگا۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہوتا ہے"۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل ۳۶، ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کے تحت علامہ محمد بن احمد الفاری قرطبی علیہ الرحمۃ القوی تفسیر قرطبی

میں لکھتے ہیں کہ

''یعنی ان میں سے ہر ایک اس کے استعمال کے بارے میں سوال ہوگا۔ چنانچہ دل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا اعتقاد رکھا گیا۔ جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا''۔ (الجامع لاحکام القرآن، سورۃ الاسرا تحت ۳۶ جلد ۵ صفحہ ۱۸۸)

جبکہ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (المتوفی ۱۲۸۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے دل کے افعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ ارادہ کر لینا...... یا دل کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حسد اور خود پسندی وغیرہ میں مبتلا ہو جانا ہاں علماء نے اس بات کی تصریح فرمائی کہ دل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی۔ جبکہ اس کے کرنے کا پختہ ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (روح المعانی پ ۱۵ الاسرا تحت ۳۶ جلد ۱۵ صفحہ ۹۷)

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!

دِل کو عربی زبان میں قلب (یعنی بدلنے والا) کہتے ہیں، اور اسے قلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف اوقات میں محمود و مذموم یعنی (پسندیدہ و ناپسندیدہ) دونوں قسم کی کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان جلد ۱ صفحہ ۳۰۴)

اس حقیقت کو فرمانِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یوں بیان کیا گیا:

''دل کی مثال اس پَر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہر باطن الٹیں پلٹیں''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث ۱۹۷۷۸ جلد ۷ صفحہ ۱۷۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

واقعی اگر ہم اپنے دل پر غور کریں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کبھی اس پر رحم غالب ہوتا ہے اور کبھی سختی اسے جکڑ لیتی ہے، کبھی سمندرِ سخاوت ٹھاٹھیں مارتا ہے تو کبھی کنجوسی کا طوفان اپنی ہلاکت خیزیاں دکھاتا ہے۔

کبھی تو عاجزی کا ایسا پیکر کہ کتے کو بھی حقیر نہ جانے اور کبھی ایسا متکبر کہ بڑوں بڑوں کو بھی خاطر میں نہ لائے۔

کبھی تو ایسا مخلص کہ اپنا نیک عمل ظاہر ہونے پر پریشان ہو جائے اور کبھی ایسی حالت کہ تعریف نہ ہونے پر ملال محسوس کرے کبھی ایسا صابر کہ بڑی سے بڑی مصیبت پر اف تک نہ کرے اور کبھی ایسی بے صبری کہ ذرا سی تکلیف پر واویلا مچا دے کبھی تو اپنے رب عزوجل کا ایسا خوف کہ گناہ کرنے کے تصور سے ہی گھبرا جائے اور کبھی ایسی غفلت کہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی آثارِ ندامت دکھائی نہ دیں۔

کبھی تو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جذبہ کہ زبانِ حال سے پکار اٹھے:

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم
میں جی رہی ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

اور کبھی دنیا کی محبت کا ایسا غلبہ کہ اسی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے کبھی تو مسلمانوں کی خیر خواہی کا ایسا جذبہ کہ خود نقصان اٹھا کر دوسروں کا بھلا کرے اور کبھی ایسا خود غرض کہ اپنے فائدے کیلئے دوسرے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہ کرے کبھی تو ایسی حیاء کہ تنہائی میں بھی خوفِ حیاء کام نہ کرے اور کبھی ایسی بے باکی کہ لوگوں کے سامنے بھی بے حیائی کے کام کرنے سے نہ شرمائے۔

پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! خاموش

دل میں ہونے والے انقلابات انتہائی تشویش ناک لہٰذا ہمیں اس کی نگہداشت میں ہرگز کوتاہی نہیں برتنی چاہئے اس کیلئے ہمیں اوّلاً بارگاہِ الٰہی عزوجل میں قلبِ سلیم (یعنی اچھی اچھی باتوں کا اثر قبول کرنے والے دل) کا سوال کرنا چاہئے۔ ہمارے میٹھے میٹھے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جن کے قلبِ اطہر سے جاری ہونے والے روحانی چشموں سے سارا عالم سیراب ہو رہا ہے وہ بھی اللہ عزوجل سے اس طرح دعا کیا کرتے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔

''اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۱۰۸ جلد ۴ صفحہ ۲۲۵)

بارگاہِ خداوندی میں دعا کے ساتھ ساتھ اصلاحِ قلب کے لئے عملی کوشش کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کیلئے ہمیں سب سے پہلے اپنے قلب کا محاسبہ کرنا چاہئے کہ فی الوقت ہمارے دل پر جن صفات کا غلبہ ہے اِن میں کتنی صفات حسنہ (یعنی اچھی صفات مثلاً سخاوت، اخلاص رحم وغیرہ) ہیں اور کتنی صفاتِ سیئہ (یعنی بری صفات مثلاً جھوٹ، حسد، بغض بدگمانی وغیرہ) پھر نتیجہ سامنے آنے پر اچھی صفات کی بقاء کیلئے کمربستہ ہو جائیے اور بری صفات سے چھٹکارے کی مشق کرنی چاہئے یہاں پر ترغیب کیلئے چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیے۔

نقصان اٹھانے والا تاجر:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز ادا کرنے گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر دعا مانگ رہا ہے۔ یا الٰہی عزوجل

آج میں اس طرح کا کھانا اور اس طرح کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں تاجر نے یہ دعا سن کر بدگمانی کرتے ہوئے کہا۔ اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اسے ضرور کھلاتا مگر یہ بہانہ سازی کر رہا ہے اور مجھے سنا کر اللہ عزوجل سے دعا کر رہا ہے تاکہ میں سن کر اسے کھلا دوں۔ واللہ میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا۔ وہ فقیر دعا سے فارغ ہو کر ایک کونے میں سو رہا کچھ دیر بعد ایک شخص ڈھکا ہوا طباق لے کر آیا اور دائیں بائیں دیکھتا ہوا فقیر کے پاس گیا اور اسے جگانے کے بعد وہ طباق بصد عاجزی کے ساتھ اس کے سامنے رکھا۔ تاجر نے غور سے دیکھا تو یہ وہی کھانے تھے۔ جن کیلئے فقیر نے دعا کی تھی۔ فقیر نے حسب خواہش کھایا اور بقیہ واپس کر دیا۔

تاجر نے کھانا لے کر آنے والے کو اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر پوچھا۔ کیا تم انہیں پہلے سے جانتے ہو؟ کھانا لانے والے نے جواب دیا۔ بخدا! ہرگز نہیں میں ایک مزدور ہوں میری زوجہ اور بیٹی سال بھر سے اس کھانے کی خواہش رکھتی تھیں مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے۔ آج مجھے مزدوری میں ایک مثقال (یعنی ساڑھے 4 ماشے) سونا ملا تو میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور گھر لے آیا۔ میری بیوی کھانا پکانے میں مصروف تھیں اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں تو کیا سوئیں۔

سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی۔ مجھے خواب میں حضور سرور عالم نور مجسم۔ شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

میں نظارۂ محبوب میں گم تھا۔ کہ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی۔ رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے۔

"آج تمہارے علاقے میں اللہ کا ایک ولی آیا ہوا ہے۔ اس کا قیام مسجد میں ہے

جو کھانے تم نے اپنے بیوی بچوں کیلئے تیار کروائے ہیں۔ ان کھانوں کی اسے بھی خواہش ہے۔ اس کے پاس لے جاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا۔ بقیہ میں اللہ عزوجل تیرے لئے برکت عطا فرمائے گا۔ اور میں تیرے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں‘‘۔ نیند سے اٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی جس کو تم نے بھی دیکھا وہ تاجر کہنے لگا۔ میں نے ان کو انہی کھانے کیلئے دعا مانگتے دیکھا تھا۔ تم نے ان کھانوں پر کتنی رقم خرچ کی اس شخص نے جواب دیا۔ مثقال بھر سونا۔ اس تاجر نے اسے پیش کش کی۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ مجھ سے دس مثقال سونا لے لو اور اس نیکی میں مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنالو؟ اس شخص نے کہا یہ ناممکن ہے۔

اس تاجر نے اضافہ کرتے ہوئے کہا اچھا میں تجھے بیس مثقال سونا دے دیتا ہوں اس شخص نے اپنے انکار کو دہرایا حتی کہ اس تاجر نے سونے کی مقدار بڑھا کر پچاس پھر سو مثقال کر دی مگر وہ شخص اپنے انکار پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا: واللہ جس شے کی ضمانت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اگر تو اس کے بدلے ساری دنیا کی دولت بھی دے دے پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا۔ تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے: لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔ تاجر نہایت نادم پریشان ہو کر مسجد سے چلا گیا۔ گویا اس نے اپنی قیمتی متاع کھو دی۔ (روض الریاحین، الحکایۃ الثلاثون، بعد الثلاث مئۃ صفحہ ۲۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے تاجر نے بدگمانی کر کے کتنا نقصان اٹھایا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب کوئی ایسا واقعہ دیکھیں تو بدگمانی کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

''اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے''۔(پ۲۶ الحجرات:۱۲، ترجمہ کنزالایمان)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو بدگمانی سے بچنے کا ہمیں ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔

چنانچہ حدیثِ پاک میں آتا ہے:

کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔

''بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳ جلد۳/۴۴۶)

ایک اور حدیث پاک میں سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے''۔(شعب الایمان باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۰۶ جلد۵/ ۲۹۷)

جبکہ حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے:

''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے برا گمان رکھا بے شک اس نے اپنے رب سے برا گمان رکھا''۔(الدر المنثور پ ۲۶، الحجرات، تحتیہ آیۃ ۱۲، جلد۷/ ۵۶۶)

بدگمانی کرنے والی کنیز:

علامہ عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔ حضرتِ سیدنا ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ زیتونہ کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ سخت سردی تھی۔ میں نے حضرت سے پوچھا آپ کیلئے کچھ لاؤں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دودھ اور روٹی لانے کا حکم فرمایا۔ میں مطلوبہ چیزیں لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کچھ کوئلے

پڑے تھے۔ جنہیں آپ ہاتھ سے الٹ پلٹ رہے تھے۔ آپ نے روٹی لی اور کھانا شروع کر دی۔ اب منظر یہ تھا کہ آپ روٹی کھا رہے تھے اور دودھ آپ کے ہاتھ پر بہہ رہا تھا۔ جن پر کوئلے کی کالک لگ ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا ''الٰہی عزوجل یہ ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی صفائی کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا''۔

اس کے بعد میں کسی کام سے گھر سے باہر نکلی تو اچانک ایک عورت آ کر مجھ سے چمٹ گئی اور مجھ پر اپنے کپڑوں کی گٹھڑی کی چوری کا الزام لگانے لگی۔ میرے فریاد کرنے کے باوجود لوگ مجھے پکڑ کر کوتوال کے پاس لے گئے حضرت کو اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور میرے حق میں سفارش فرمائی۔ مگر کوتوال نے بعد باادب عرض کیا۔ حضرت میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں جبکہ یہ عورت اس پر چوری کا الزام لگا رہی ہے اتنے میں ایک لڑکی وہاں آئی۔ جس کے پاس وہی گٹھڑی تھی اور میری جان بخشی ہو گئی۔ حضرت مجھے لے کر گھر واپس آئے اور فرمایا: ''کیا اب دوبارہ کہو گی کہ اللہ عزوجل کے ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں''۔ یہ سن کر میں فوراً حیران رہ گئی اور فوراً توبہ کر لی۔

(الرسالۃ القشیریہ، باب حدیث الغار صفحہ ۴۰۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

بدگمانی میں مبتلا ہونے والی وادیٔ ہلاکت میں جا پڑتی ہے کیونکہ اس ایک گناہ کی بدولت دیگر کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

اگر سامنے والے پر اس کا اظہار کیا تو اس کی دل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اجازتِ شرعی کسی مسلمان کی دل آزادی حرام ہے۔ حضورِ پاک صاحب لولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور

جس نے مجھے اذیت دی پس اس نے اللہ کو اذیت دی۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۳۶۰۷ جلد ۲/۳۸۶)

سوئے ظن سے حسد جیسے باطنی امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

والدین، اولاد، بھائی، بہن، زوج، زوجہ، ساس، بہو، سسر، داماد، نند، بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد سیٹھ اور نوکر تاجر اور گاہک افسر و مزدور الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی اور دنیوی شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت اس وقت بدگمانی کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو فون کریں اور وہ آگے سے (Receive) نہ کرے تو بدگمانی......

شوہر کی توجہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو بدگمانی......

بیٹے کی توجہ کم ہوگئی تو بہو سے بدگمانی......

تنظیمی طور پر خلافِ توقع بات ہوگئی تو بدگمانی......

اجتماعِ ذکر و نعت کے انتظامات میں کمی ہوگئی تو منتظمین سے بدگمانی اجتماعِ ذکر و نعت میں کوئی اسلامی بہن جھوم رہی ہے یا دعا میں رو رہی ہے تو اس کے ساتھ بدگمانی......

کسی اسلامی بہن نے اچھا سوٹ پہنا تو اس کے ساتھ فوراً بدگمانی...... کسی اسلامی بہن کی طبیعت خراب تھی۔ اس نے دوسری اسلامی بہن کی طرف توجہ کم دی تو فوراً بدگمانی ہوجاتی ہے......

کوئی اسلامی بہن اچھا بیان کرتی ہے تو بدگمانی......

آپ غور کرتے جایئے تو شب و روز نہ جانے کتنی بار ہم بدگمانی کا شکار ہوتیں ہیں۔

پھر یہ ابتدأ پیدا ہونے والی بدگمانی اس اسلامی بہن کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی۔ حسد پر ابھارتی، غیب اور بہتان پر اکساتی اور آخرت برباد کرتی ہے اس بدگمانی کی وجہ سے بہن، بہن میں دشمنی ہو جاتی ہے ساس بہو میں ٹھن جاتی ہے۔ میاں بیوی میں جدائی، بھائی بہنوں کے درمیان قطع تعلقی ہو جاتی ہے۔ اور یوں ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

بدگمانی اور دیگر ظاہری و باطنی عیوب سے جان چھڑانے کیلئے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے ان شاء اللہ عزوجل مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اسلامی بہنوں کے باپردہ اجتماع میں شرکت کیجئے۔ اس کی برکت سے اپنے سابقہ طرز زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل حسنِ عاقبت کیلئے بے چین ہو جائے گا اور آپ کی زبان پر گانے باجے اور فحش باتوں کی جگہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں آ جائیں گی۔ تلاوت قرآن آپ کی عادت بن جائے گی۔ غصیلہ پن دور ہو جائے گا۔ اور اس کی جگہ نرمی آ جائے گی۔ بے صبری دور ہو گی اور اس کی جگہ آپ شاکرہ و صابرہ بن جائیں گی۔ آپ اپنے اندر روحانیت محسوس کریں گیں۔ ایک مدنی بہار سنئے اور خوشی سے جھومے۔

ماموں کی انفرادی کوشش:

باب المدینہ کراچی کی ایک اسلامی بہن نے تحریر دی میں بہت ضدی لڑکی تھی۔ کسی کا کہنا ماننا میرے مزاج کے خلاف تھا۔ والدین کے کہنے پر زبان چلاتی۔ جو میرا دل چاہتا وہ کرتی۔ نہ نماز کا خیال تھا نہ گناہوں سے بچنے کی سوچ بس نئے نئے فیشن

کے کپڑے سلوانا اور سہیلیوں سے ٹیلی فون پر لمبی گفتگو کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن میرے ماموں جان نے امیرِ اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم عالیہ کا رسالہ جس کا نام مجھے یاد نہیں تحفے میں دیا...... میں نے پڑھا تو چونک اٹھی کہ میری زندگی تو مسلسل غفلت میں گزر رہی ہے۔ موت کا خوف اور برے کاموں کا انجام مجھے ڈرانے لگا۔ میں نے دعوت، اسلامی کے متعلق معلومات کی اور اسلامی بہنوں کے اجتماع میں جانے لگی۔ اسلامی بہنوں کے حسنِ اخلاق سے بے حد متاثر ہوئی۔ مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے میں نے دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ شرعی پردہ بھی شروع کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے بالغات کے مدرسۃ المدینہ میں داخلہ لے کر قرآنِ پاک قواعد و مخارج سے سیکھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ الحمد اللہ عزوجل اب میں مدرسے میں پڑھانے کی سعادت پا رہی ہوں میرے گھر والے انتہائی خوش ہیں کہ اب ہماری بچی فرمانبردار ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

(بحوالہ رسالہ خوش نصیب میاں بیوی مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اس بیان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہِ النبیین الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 13:

معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ نجات ہے۔

''اے لوگو! بیشک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے''۔

(فردوس الاخبار جلد ۵/ ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰ دار الکتاب العربی بیروت)

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا — بگڑے بھی بنا دیتا ہے نام محمد

صلو علی الحبیب — صلی اللہ علی محمد

پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

یوں تو ہر نبی اور رسول کے بے شمار معجزات ہیں۔ لیکن ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ شبِ اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی کیا شان ہے۔ اللہ

ﷻ نے ہمارے پیارے پیارے آقا علیہ السلام کو ایسے ایسے خصائص سے نوازا جو دیگر انبیاء علیہم السلام میں بھی نہیں پائے جاتے تھے۔ ایسے امتیازات، کرامات اور معجزات دیئے جن کا مقابل نہیں۔ نہ ہی کسی دوسرے کے حصے میں آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا۔ حضرتِ آدم علیہ السلام ابھی آب وگل میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے اوّل آخر کا تاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سَر ہی سجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق انبیاء سے ان کی امتوں سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو تمام امت کی مائیں بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندوں پر سراپا احسان قرار دیا۔ اہلِ ایمان کے ساتھ ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب بنایا۔ تمام خلق سے بہتر اور اولادِ آدم کا سردار بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وبیعت کو اپنی اطاعت وبیعت قرار دیا۔ آپ علیہ السلام کی حفاظت اور عصمت کا ذمہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور شہر کی قسم اٹھائی۔

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہ پکارا اور دوسروں کو بھی حکم فرمایا کہ نام سے نہیں پکارنا بلکہ یوں پکارنے کا حکم فرمایا۔

یارسول اللہ، یانبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر آواز کو بلند کرنے سے منع فرمایا۔ سراپا نور بنایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر فی الفور حاضر ہونا لازم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام کو دائمی فرمایا۔ اسراء ومعراج عطا فرمایا۔ شق القمر کا معجزہ دیا۔

جس طرح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص ان گنت ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ان گنت۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

پر ترے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

آپ ﷺ کے معجزات کا احاطہ کرنا طاقت بشری میں نہیں۔ کیونکہ باقی انبیاء علیہم السلام آئے معجزات لے کر مگر میرے آقا ﷺ تو معجزہ بن کر آئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

میں آپ کی خدمت میں آقا ﷺ کے معجزات کو بیان کرتی ہوں مگر اس سے پہلے معجزہ کی تعریف بھی سن لیجئے۔

بہار شریعت میں صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی معجزہ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

''نبی کے دعویٔ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں''۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزے تو بہت ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اوّل تخریج شدہ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

یہاں پر یہ بات بھی سماعت فرما لیجئے کہ نبی سے کوئی خلافِ عادت کام ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ اور ولی سے ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!

اب میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ذکر کرتی ہوں چنانچہ توجہ سے سماعت فرمایئے اور عشقِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کیجیے۔

حضرتِ عکاشہ رضی اللہ عنہ کی لکڑی تلوار بن گئی:

جنگِ بدر میں جب مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور مشرکین کی تعداد ہزار تھی اور وہ بھی اسلحہ سے لیس اس طرح کہ ہر ایک کے پاس سواری اور ڈھال بھی تھی۔ اِدھر مسلمانوں کے پاس سامانِ جنگ اس قدر قلیل تھا کہ کسی کے پاس صرف تلوار ہے اور ڈھال نہیں اور کسی کے پاس صرف نیزہ ہے اور کسی کے پاس تیر ہے تلوار نہیں الغرض اس بے سروسامانی کی حالت میں جب میدانِ جنگ گرم ہوا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے جوانمردی کے جوہر دکھانا شروع کیے چنانچہ

حضرتِ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگِ بدر میں لڑتے لڑتے میری تلوار ٹوٹ گئی۔ جب تلوار ٹوٹی تو میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یارسول اللہ میری تلوار ٹوٹ گئی ہے فرمایا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے یہ لو یہ کہا اور ایک درخت کی ٹہنی تھما دی فرمایا جاؤ اس سے لڑو

حضرتِ عکاشہ رضی اللہ عنہما نے وہ ٹہنی لی اور پھر میدانِ جنگ میں کود پڑے پھر کیا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ٹہنی نے ایسا کام دکھایا کہ وہ سفید دراز تلوار کی صورت اختیار کر گئی اور جب میں کسی مشرک پر حملہ کرتا تو وہ تلوار کا کام کرتی اور جب کوئی مجھ پر تلوار سے حملہ کرتا تو میں اس ٹہنی کو آگے کر دیتا اس پر جب تلوار لگتی تو تلوار ٹوٹ جاتی لیکن اس ٹہنی پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ہمیں فتح و نصرت عطا فرمائی۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ لکڑی وقتِ وصال تک حضرت سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہی۔ (بیہقی، ابنِ عساکر)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

دیکھا پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کہ لکڑی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگے تو وہ بھی تلوار کا کام دیتی تھی۔ تو پھر کیوں نہ کہیں کہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا باکمال حافظہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ میرا قوتِ حافظہ بڑا کمزور تھا۔ جو بات سنتا مجھے یاد نہیں رہتی تھی۔ ایک دن مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن، دو جہان کی جان صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت موجزن دیکھا۔ آگے بڑھ کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سماعت کرتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں سوالی کا سوال سن کر قاسمِ نعمت، مالکِ جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر بچھاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے اوپر کی چادر بچھا دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپ بھر کر اس پر ڈالی اور ارشاد فرمایا اسے اٹھالو اور اپنے اوپر لپیٹ لو۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ یعنی چادر اپنے اوپر لپیٹ لی۔ اس کے بعد مجھے کوئی بات نہیں بھولی۔

(بخاری ومسلم)

سبحان اللہ عزوجل کیا عطا ہے۔

ایک بار عطا کیا پھر زندگی بھر دوبارہ ہاتھ بڑھانے کی حاجت ہی پیش نہیں آئی۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت، آقائے نعمت، پروانہ، شمع رسالت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری (رضی اللہ عنہ) کی نظر اٹھی تو آپ یوں گویا ہوئے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کی بھی کیا شان ہے۔ چنانچہ عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ہم عتبہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں چار بیویاں تھیں اور ہم میں سے ہر عورت اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی۔ تاکہ خوشبو میں حضرتِ سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ جاؤں اور انہیں زیادہ خوشبودار معلوم ہوں اور مجھ سے زیادہ محبت فرمائیں۔ اس کے باوجود ہم حضرتِ عتبہ رضی اللہ عنہ سے خوشبو میں نہ بڑھ سکیں۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ سے جوں ہی سامنا ہوتا آپ رضی اللہ عنہ کی خوشبو ہم پر غالب آجاتی۔ حالانکہ وہ کوئی خوشبو نہیں لگاتے تھے۔ اسی طرح حضرتِ عتبہ رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے پاس جاتے وہ کہتے ہم نے عتبہ کی خوشبو سے زیادہ تیز اور پیاری خوشبو نہیں سونگھی۔

حضرت اُمِ عاصم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم نے ایک دن حضرتِ عتبہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا بات ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بظاہر کوئی خوشبو بھی استعمال نہیں فرماتے۔ لیکن پھر بھی آپ کی خوشبو ہم پر غالب رہتی ہے حالانکہ ہم اچھی سے اچھی خوشبو استعمال کرتی ہیں۔

جواب میں حضرتِ عتبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اس میں میرا کمال نہیں۔ بلکہ میرے آقا و مولا بے کسوں کے داتا حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہے اصل میں اس خوشبو کا راز یہ ہے کہ میری بچپن کی عمر تھی۔ مجھے جسم پر چھپاکی نکل آئی۔اور میری والدہ محترمہ مجھے لے کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئیں۔اور میری بیماری کی شکایت کی۔ معطر معطر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بے لباس ہونے کا حکم فرمایا۔ میں اپنا ستر ڈھانپ کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک پر دم کر کے مبارک لعاب ڈال کر میرے جسم پر مَل دیا۔وہ دستِ اقدس پھیرنے کی دیر تھی۔میری ساری بیماری دور ہو گئی اور میرا سارا جسم ایسے مہکنے لگا۔جس کی خوشبو ابھی تک باقی ہے۔(طبرانی، بیہقی)

میرے آقائے نعمت امام اہلِ سنت عظیم المرتبت پروانہ شمع رسالت امامِ عاشقان محسنِ اہلِ سنت، عاشق ماہِ رسالت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ جھومتے ہوئے یوں بیان فرماتے ہیں:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں:

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں، ان کے خالی ہاتھ میں

دیکھا پیاری پیاری اسلامی بہنوں کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی کیسی برکت ہے۔

یہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو لوگ بد بخت لوگ اپنے آپ کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سمجھتے ہیں۔

کہ ان کے پاس سے تو گندی بد بو آئے۔ اگر وہ تھوک دیں تو بیماری پھیلنے کا خطرہ ہو اور بد بو آئے۔ مگر میرے پیارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تو باعثِ شفاء ہے اور خوشبودار ہے۔ اللہ عزوجل ان بد بختوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کی بھی حفاظت فرمائے اور ہمیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق عطا فرمائے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جانور بھی فریاد لاتے ہیں۔ چنانچہ

ایک ہرنی کی فریاد:

ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں تھے۔ کسی نے پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغثنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا تو کوئی چیز نہ نظر آئی۔ پھر دوسری طرف التفات فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لایئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب جا کر پوچھا تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ مجھے کھول دیجئے میں ان بھوکے بچوں کو دودھ پلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو

جاؤں گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو ایک جانور ہے میں تجھ پر کیسے اعتبار کروں؟ ہرنی نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ عزوجل مجھے عشار کے عذاب میں گرفتار کرے۔ (عشار دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔ جو بوجھ کے وقت فریاد کرتی ہے) القول البدیع کی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ اس ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھ پر ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر ہوتی ہے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکرِ خیر کیا جائے اور وہ درودِ پاک نہ پڑھے یا مجھ پر ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور دعا کیے بغیر چلا جائے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے کھول دیا اور وہ چلی گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ حضور ﷺ نے اسے پھر باندھ دیا۔ اسی دوران وہ بدو بھی آ گیا۔ اس نے دیکھا اور کہا آپ کو یا رسول اللہ ﷺ کوئی کام ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اس ہرنی کو رہا کر دے پھر اس بدو نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا وہ چوکڑیاں بھرتی ہوئی جا رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انك رسول اللہ۔ (طبرانی۔ ابو نعیم)

ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ بدو مسلمان نہیں تھا۔ اس نے ہرنی کی فرمانبرداری دیکھی تو مسلمان ہو گیا۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
ایسا گما دے ان کی وِلا میں خدا ہمیں ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

صحابہ کرام علیہم الرضوان پر کیسا ہی کڑا وقت آتا۔ کوئی مشکل پیش آتی یا پریشان

ہوتے تو وہ پیارے آقا ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور اپنی فریاد کرتے۔

کرم ہی کرم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ان کے والد ماجد اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔انہوں نے بیٹیاں چھوڑیں نیز قرض بھی ان پر تھا۔جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سرکارِ ذی وقار مدینے کے تاجدار بے کسوں کے مددگار جنابِ احمد مختار ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد صاحب غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے ہیں ان کے ذمہ بہت قرض تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ساتھ نخلستان چلیں تا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں اور سختی نہ کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کھجوروں کا ایک جگہ ڈھیر لگا دو میں نے جا کر ان کھجوروں کو اکٹھا کر دیا۔پھر میں نے رسولِ کریم ﷺ کو اطلاع دی آپ ﷺ تشریف لائے۔ڈھیر کے گرد چکر لگا کر اس کے اوپر بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔قرض خواہ جب آ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو ناپ ناپ کر دینا شروع کر دیا۔آپ ﷺ ناپ ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ میرے والد صاحب کا تمام قرض اتر گیا۔میں یہ چاہتا تھا کہ میرا سارا قرض اتر جائے۔بھلے میں اپنے گھر اپنی بہنوں کیلئے ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔

لیکن خدا عزوجل کی عطا سے مصطفیٰ کریم ﷺ کی شانِ کریمی جب باپ کا سارا قرض اتر گیا نیز سارا قرض ادا ہونے کے بعد جب میں نے ڈھیر کی طرف نظر کی جس پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔تو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا کہ اس ڈھیر میں سے ایک کھجور کی بھی کمی نہ ہوئی۔(بخاری شریف)

بخاری مسلم میں بطریق وہب بن کیسان حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ قرض خواہ جو حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ کو تنگ کرتے تھے، یہودی تھے۔

میرے سیّدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کی نظرِ عقیدت اٹھی آپ نے فرمایا:

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں، عطا کے وہ قطرہ
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ذرہ تیرا

شاعر نے بھی کیا خوب کہا:

میں قرباں اس ادائے دستگیری پر میرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ

ایک اور شاعر نے بھی بڑے خوب صورت الفاظ میں کہا:

جدھر جدھر بھی گئے کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا جھولیاں بھرتے ہی گئے

تو میری میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ان گنت ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو بھی واپس پلٹایا اور چاند کے بھی دو ٹکڑے کیے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے منکر دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

اپنے اندر عشقِ رسول پاک پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول

کو اپنا لیجئے اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اسلامی بہنوں کے باپردہ اجتماع میں شرکت کیجئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اس سے آپ کے اندر ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے پابندِ سنت بننے اور گناہوں سے نفرت کرنے کا ذہن بنے گا اپنے گھر والوں کو بھی سنت کا پابند بنانے کیلئے اپنے گھر میں درسِ فیضانِ سنت جاری کیجئے اس سے آپ کے گھر میں مدنی ماحول بنے گا اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا اور آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔

میں اپنے بیان کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتی ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 14:

شانِ غوثِ اعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الصلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللّٰہ

الصلوٰۃ و السلام علیك یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰۃ و السلام علیك یا نبی اللّٰہ

و علی الك و اصحابك یا نور اللّٰہ

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو! قریب قریب آ کر بیان کی تعظیم کے نیت سے نگاہیں نیچی کیے توجہ کے ساتھ بیان سنیے کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے زمین پر انگلی سے کھیلتے ہوئے۔ لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔

حضرتِ سیدنا امام محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے۔ یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں۔ یہاں تک کہ تو نے مجھ سے کلام کیا۔ تو مجھے بہت زیادہ محبوب اور میرے نزدیک ترین اس وقت ہو گا جب تو میرا ذکر کرے گا۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود بھیجے گا۔

(القول البدیع صفحہ ۲۷۵-۲۷۶ موسسۃ الریان بیروت)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل کے محبوب بندوں رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت کا تعلق قائم رکھتے ہوئے۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے کیونکہ یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ جن پر اللہ عزوجل نے اپنے انعام واکرام کی بارشیں نازل فرماتے ہوئے انہیں قرآنِ پاک میں اپنے انعام یافتہ بندے قرار دیا۔ چنانچہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''۔ (پ:۵سورۃ النساء،۶۹)

ایک دور وہ بھی تھا کہ جب بزرگانِ دین کی صحبت اختیار کرنا لازم اور ان کی خدمت کرنا سعادتِ عظمیٰ تصور کیا جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ اسلام دشمن طاقتوں اور گستاخانِ محبوبانِ رب العلیٰ کی مذموم سازشوں کے نتیجے میں اسلاف کرام سے اس پاکیزہ تعلق کی مضبوطی میں کمی واقع ہونے لگی اور طرح طرح کی خرافات زبان زدِ عام ہونے لگی اور فتنے جڑ پکڑنے لگے۔ الحمد اللہ عزوجل مختلف علمائے کرام نے ان سازشوں کے نتیجے میں بزرگانِ دین سے بڑھتی ہوئی بے رغبتی کا اندوہ فرما کر اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے محبوبانِ بارگاہِ الٰہی عزوجل سے عوام کا تعلق دوبارہ مضبوط کرنے کیلئے تحریری وتقریری اقدامات کیے۔ علمائے کرام کی ان کوششوں کی برکت سے دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑنے لگی۔ اور عقیدتوں کا گلستان پھر سے ہرا بھرا ہوگیا۔

اس سلسلے میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ الحاج مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم عالیہ کے رسائل ''سانپ نما

جن اور غوثِ پاک کے دیگر واقعات"۔

"مُنّے کی لاش اور دیگر کراماتِ غوثِ اعظم"

"جنّات کا بادشاہ اور دیگر کراماتِ غوثِ اعظم" پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔اسی جذبے کے تحت حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں آپ کے سامنے بیان کرتی ہوں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: "سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم"۔ (پ۱۱یونس۶۲)

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"بھلائی اور اپنی حاجتیں خوب صورت چہروں والوں سے طلب کرو"۔

(المعجم الکبیر، رقم ۱۱۱۱۰ جلد ۱۱ صفحہ ۶۷)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآرا تفسیر تفسیر کبیر میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔یعنی "بے شک اللہ عزوجل کے اولیاء مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں"۔(التفسیر الکبیر پ۴ آل عمران:۱۶۹ جلد ۳/ ۴۲۷)

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی "عبدالقادر" اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت "ابو محمد" اور القابات "محی الدین، محبوب سبحانی، غوثِ الثقلین، غوث الاعظم وغیرہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ ۴۷۰ھ میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ میں بغداد شریف ہی میں وصال فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہ کا مزار پرانوار عراق کے مشہور

شہر بغداد شریف میں ہے۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار ذکر نسبہ وصفۃ صفحہ ۱۷۱ الطبقات الکبریٰ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان صالحین کا گھرانہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب متقی پرہیز گار تھے۔ اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے۔

سید و عالی نسب در اولیاء است　　　نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

شیخ ابو محمد الدار بانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے۔ (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) اگر آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ عزوجل اس سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہوتے۔ تو اللہ عزوجل اس کو انعام و اکرام سے نوازتا ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کی کثرت کیا کرتے اور ذکر و اذکار میں مصروف ہوتے۔ آپ اکثر امور کے واقع ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے اور جس طرح آپ ان کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے۔ اسی طرح ہی واقعات رو پذیر ہوتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ، وصفۃ، رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۷۲)

دیکھا پیاری اسلامی بہنو! ہمارے سردار حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ضعیف البدن ہونے کے باوجود نوافل کی کثرت کرتے۔ مگر ہماری ذرا سی طبیعت خراب ہو ذرا سا نزلہ زکام ہی ہو جائے یا ہلکا سا دردِ سر ہی ہو جائے تو معاذ اللہ عزوجل نماز ہی قضاء کر دیتیں ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہیں۔ پانچوں نمازیں (باری کے دِنوں کے علاوہ) ضرور پڑھیں۔ ذور سے کہیئے اِن شاءاللہ عزوجل۔

ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے دنیا میں جلوہ افروز ہونے سے پہلے ہمارے میٹھے

میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ولادت کی بشارت دی چنانچہ

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات منبع کمالات باعثِ تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بمع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام رضی اللہ عنہم اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارک سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا۔

يَا اَبَا صَالِح اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْناً وَ هُوَ وَلِیٌّ و مَحْبُوبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ سَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِيَاءِ و الْاَقْطَابِ كَشَانِیْ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلِ۔

”اے ابو صالح اللہ عزوجل نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اقطاب میں ویسی شان ہو گی جیسی انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے“۔ (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

غوثِ اعظم درمیان اولیاء　　چوں محمد درمیان انبیاء

اسی طرح اور انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارتیں دیں۔ چنانچہ حضرتِ ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں شہنشاہِ عرب و عجم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔ (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی منبر بنی گردنِ اولیاء　　اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت نہایت عمدہ واعلیٰ تھی۔ آپ اپنی سیرت کے ساتھ ساتھ اپنی صورت میں بھی بے مثال تھے۔ چنانچہ حضرتِ شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد قدامہ مقدسی فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قطب ربانی غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ علیہ ضعیف البدن، میانہ قد، فراخ سینہ چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی ملے ہوئے ابرو سیاہ آنکھیں، بلند آواز اور وافر علم وفضل تھے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۷۴)

ہمارے پیارے پیارے مرشدِ حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی بڑی برکتیں تھیں۔

شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی سنجاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں۔ حضرتِ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی غوثِ حمدانی رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے سرداروں میں سے منفرد ہیں۔ اولیاء اللہ میں سے ایک فرد ہیں۔ اللہ عزوجل کی طرف سے مخلوق کیلئے ہدیہ ہیں۔

وہ شخص نہایت نیک بخت ہے جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ شخص ہمیشہ شاد رہے جس نے آپ کی صحبت اختیار کی وہ شخص ہمیشہ خوش رہے جس نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں رات بسر کی۔

(بہجۃ الاسرار ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثناہم صفحہ ۴۳۲)

حضور پرنور محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ نے اپنے آپ کو ولی کب جانا۔

ارشاد فرمایا میری عمر دس برس کی تھی۔ میں مکتب میں پڑھنے جاتا تو فرشتے مجھ کو پہنچانے کیلئے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب میں پہنچتا تو فرشتے لڑکوں سے کہتے اللہ عزوجل کے ولی کے بیٹھنے کیلئے جگہ فراخ کردو۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۴۸)

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے راہِ خدا عزوجل میں بہت سی مشکلات برداشت کیں مشقتیں جھیلیں آپ کو لوگوں نے بہت ستایا۔ مگر قربان جایئے ہمارے میٹھے میٹھے مرشدِ پاک پر پھر بھی آپ ثابت قدم رہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ثابت قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا۔ "میں نے (راہ خدا عزوجل) میں بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں جھیلیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتی تو وہ بھی پھٹ جاتا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۱۰)

تو محترم اسلامی بہنو!

ہمیں بھی چاہئے کہ کیسی ہی مشکلات آئے، کوئی کتنا ہی مذاق اڑائے، مگر ہمیں ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ دین کے کام کرتے ہی رہنا چاہئے۔ جب بھی کوئی مشکل آئے۔ تو ہمیں فوراً صلوۃ الحاجات اور ختم غوثیہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔ پھر رو رو کر اپنے رب عزوجل سے دعا مانگنی چاہئے۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرتِ شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سال تک خدمت کی اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا۔ جب آپ بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھ لیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ صفحہ ۱۶۴)

حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار ۱۱۸)

اور آپ ہر روز ایک ہزار نفل پڑھتے ۔(تفریح الخاطر صفحہ ۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

وہ کون سی طاقت تھی کہ جس سے ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ہزار ہزار نفل پڑھ لیتے ۔چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور ایک قرآنِ پاک ختم کر لیتے اس طاقت کا نام ہے ''روحانیت'' ۔

اگر آپ بھی روحانیت حاصل کرنا چاہتی ہیں ۔تو فیضانِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ یعنی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ہر روز فکرِ مدینہ کرتے ہوئے ۔مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اِن شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے آپ اپنے اندر روحانیت محسوس کریں گی ۔

درودِ پاک پڑھنے کو دل کرے گا ۔پانچوں نمازوں کا ذہن بنے گا ۔مدنی پردے کا ذہن بنے اور آپ کے گھر میں بھی مدنی ماحول قائم ہوگا ۔سیدی غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے فرزندِ ارجمند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ۵۲۱ ھ سے ۵۶۱ ھ تک چالیس سال تک مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی ۔(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۸۴)

آپ کے بیان مبارک میں بہت تاثیر ہوتی تھی ۔

حضرتِ ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ہمارے شیخ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ عالموں والا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا

حضرتِ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں باوجود یہ کہ شرکاء اجتماع زیادہ ہوتے تھے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک جیسی نزدیک والوں کو سنائی دیتی ویسی ہی دور والوں کو سنائی دیتی یعنی دور اور نزدیک والوں کیلئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ (بہجۃ الاسرار ذکر وعظہ صفحہ ۱۸۱)

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوثِ اعظم کا
صدائے صُور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

ویسے تو ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی بے شمار کرامات ہیں لیکن میں چند ایک آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

1- سیدنا غوثِ اعظم مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے۔ راستے میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ اس کو لوٹ لے آپ رضی اللہ عنہ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ دیہاتی ہوں مگر آپ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں خیال آیا۔ شاید یہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہوگیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں عبدالقادر ہوں تو چور سنتے ہی آپ کے قدموں پر گر پڑا اس کی زبان پر یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ۔ یعنی "اے میرے سردار عبدالقادر

میرے حال پر رحم فرمائیے"، جاری ہوگیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا۔ اور اس کی اصلاح کیلئے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں متوجہ ہوئے تو غیب سے آواز آئی "اے غوثِ اعظم" اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف راہنمائی فرماتے ہوئے اس کو قطب بنا دو چنانچہ آپ کی نگاہِ فیض رسانی سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہوگیا۔ (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۱۳۰)

فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم   اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
مدد کیلئے آؤ یا غوثِ اعظم   گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا

حضرتِ سیدنا عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار جمعۃ المبارک کے روز میں حضورِ غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ اللہ الاکرم کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مرشدِ کے ساتھ جُمعہ کو مسجد میں جاتا ہوں تو سلام و مصافحہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ کے سبب گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر آج کوئی نظر تک نہیں اٹھا کر دیکھتا۔ میرے دل میں اس خیال کا آنا ہی تھا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس پھر کیا تھا لوگ لپک لپک کر مصافحہ کرنے کیلئے آنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے اور مرشدِ کریم کے درمیان ایک ہجوم حائل ہوگیا۔ میرے دل میں آیا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے فرمایا۔ اے عمر تم ہی تو ہجوم کے طلب گار تھے۔ "تم جانتے نہیں لوگوں کے دل میری مُٹھی میں ہیں۔ اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دور کر دوں"۔ (زبدۃ الآثار مترجم صفحہ ۹۴ مکتبہ نبویہ لاہور)

کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا   کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر

حضرتِ سیدنا شیخ ابوالحسن علی خباز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے حضرتِ شیخ ابوالقاسم نے بتایا کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا:

''جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی۔ جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہوگئی۔ جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہواللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے ان شاء اللہ عزوجل وہ حاجت پوری ہوگی۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار صفحہ ۱۹۴-۱۹۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض در در پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دستگیر

ایک بار جیلان شریف کے مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ایک وفد حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا عظمت میں حاضر ہوا انہوں نے آپ کو لوٹے شریف کو غیر قبلہ رخ پایا (تو اس کی طرف آپ کی توجہ دلائی) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلال بھری نظر سے اپنے خادم کو دیکھا وہ آپ کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے۔ ایک دم، گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی اب ایک نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود قبلہ رخ ہو گیا۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱)

دیکھا پیاری پیاری اسلامی بہنو!

ہمارے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے۔ اور جو آپ کا مرید ہے وہ بھی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

''میرا مرید چاہے کتنا ہی گنہ گار ہو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک توبہ نہ کرلے''۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۱۹)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے''۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۹۳)

حضور غوثِ پاک فرماتے ہیں: میں نے جہنم داروغہ حضرت مالک علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے انہوں نے کہا: ''نہیں'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے معبود عزوجل کی عزت وجلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے آسمان زمین کے اوپر ہے اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں تو عمدہ ہوں پھر آپ نے فرمایا مجھے اپنے رب عزوجل کی عزت وجلال کی قسم میرے قدم میرے رب عزوجل کے سامنے رکے رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تمکو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۹۳)

مریدی لا تخف کہہ کے تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا

مدنی مشورہ:

جو اسلامی بہن کسی کی مریدنہ ہو اس کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ وہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم عالیہ کی مرید ہو جائے۔ آپ دامت برکاتہم عالیہ قطب مدینہ میزانِ مہمانِ مدینہ حضرتِ سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور مفتی اعظم پاکستان حضرتِ مفتی وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوری دنیا

میں واحد خلیفہ ہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم عالیہ کو شارح بخاری فقیہ اعظم مفتیِ ہند شریف الحق صاحب امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے سلاسل اربعہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت وکتب واحادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی۔ جانشینِ شہزادہ قطب مدینہ حضرتِ مولانا فضل الرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید واجازت سے نوازا ہے دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علمائے مشائخ کے امیر اہلسنت دامت برکاتہم عالیہ کو خلافت حاصل ہے امیر اہلسنت دامت برکاتہم سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ میں مرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے شیخ ابو سعود عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ ہمارے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کیلئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کیے بغیر نہیں مرے گا۔

مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ چونکہ حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی مرید بننے میں ایمان کے تحفظ مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق جہنم سے آزادی اور دخولِ جنت جیسے عظیم منافع متوقع ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں ذرا نماز کی پابند بن جاؤں ابھی جلدی کیا ہے۔

ذرا مرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں پھر مرید بن جاؤں گی میری پیاری اسلامی بہن! کہیں قابل بننے کے انتظار میں مدت نہ آسنبھالے لہٰذا مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ یقیناً مرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں۔ دونوں جہاں میں اِن شاء اللہ عزوجل فائدہ ہی فائدہ ہے۔

بہت سی اسلامی بہنیں اس بات کا اظہار کرتی رہتی ہیں کہ ہم امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید یا طالب ہونا چاہتی ہیں مگر ہمیں طریقہ کار معلوم نہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا اور جن کو مرید یا طالب بنانا چاہتی ہیں ان کا نام ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر ٦ کے پتہ پر ارسال فرمادیں اِن شاء اللہ عزوجل انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ میں داخل کر دیا جائے گا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں غوثِ پاک کے مریدوں میں رکھے اور قیامت میں بھی غوثِ پاک کے مریدوں میں اٹھائے۔

امین! بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-----☆☆☆-----

بیان نمبر 15:

جنت کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ

و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

الصلوۃ و السلام علیك یا نبی اللہ

و علی الك و اصحابك یا نور اللہ

اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی جلد ۳ صفحہ ۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صلو علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علی محمد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

جنت وہ مقام رحمت ہے جسے رب تعالٰی نے اپنے اطاعت گزار بندوں کیلئے تخلیق فرمایا ہے جنت کا نام ہماری زبان پر آتے ہی ہمارے دل و دماغ پر سرور کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے۔ اس کا موسم کیسا ہو گا۔ اس کے حصول کیلئے کیا عمل کرنا ہو گا کیسے کیسے کام کرنے ہوں گے یہ میں آپ کی

خدمت میں عرض کرتی ہوں۔

جنت کن چیزوں سے بنی ہے:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جنت اور اس کی تعمیر سے متعلق بتائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک چاندی کی اور اس کا گارا مشک کا اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ رقم ۲۵۳۴ جلد ۴/ ۲۳۶)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی زمین سفید ہے۔ اس کا میدان کافور کی چٹانوں کا اور اس کے گردِ ریت کے ٹیلے کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اور اس میں نہریں جاری ہیں۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار رقم ۳۴ جلد ۴/ ۲۸۳)

جنت کی نعمتیں:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کی ماہیت کا خیال گزرا۔ (مسلم کتاب الجنۃ رقم الحدیث ۲۸۲۴ صفحہ ۱۵۱۶)

حضرتِ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے۔ تو آسمان و زمین کے اطراف و جوانب اس سے آراستہ ہو جائیں''۔

(ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ والنار رقم الحدیث ۲۵۴۷ جلد ۴/ ۲۴۱)

جنت کتنی بڑی ہے؟

حضرتِ سیدنا عبادہ بن صابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں سو منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

(ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ رقم الحدیث ۲۵۳۹ جلد ۴/ ۲۳۸)

جبکہ حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں سو منزلیں اگر اس کے ایک درجہ میں تمام جہانوں کے لوگ بھی جمع ہو جائیں۔ تو وہ سب کو کافی ہو جائے گا۔ (ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ رقم الحدیث ۲۵۴۰ جلد ۴/ ۲۳۹)

جنت کے دروازے:

حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

(بخاری، کتاب بداء الخلق رقم ۳۲۵۷، جلد ۲/ ۳۹۴)

حضرتِ سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین نے ارشاد فرمایا جنت (کے دروازوں کی) چوکھٹوں میں سے ہر دو چوکھٹ کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔ (مسلم رقم الحدیث ۲۹۶۷ صفحہ ۱۵۸۶)

جنت کے باغات:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جنتی لوگوں کو ایسے باغات عطا کیے جائیں گے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ جیسا کہ سورۃ الکہف میں ہے:

ترجمہ: ''بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیک (اجر) ضائع

نہیں کرتے جن کے اچھے کام ہوں ان کیلئے بسنے کے باغ ہیں۔ان کے نیچے ندیاں بہیں"۔(پ۱۵الکہف۳۰-۳۱)

اہلِ جنت کا لباس:

پیاری محترم اسلامی بہنو! جنتیوں کو سونے کے کنگن اور سبز کپڑے پہنائے جائیں گے۔جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

"وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے"۔(پ۱۵،الکہف۳۱-۳۰،ترجمہ کنزالایمان)

حضرتِ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہلِ جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے۔تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کرسکیں۔(الترغیب والترہیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار رقم ۸۴ جلد۴/۲۹۴)

جنتیوں کی عمریں:

حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اہلِ جنت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے۔تو اسے جنت میں تیس سال کا بنا دیا جائے گا۔(ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ والنار رقم ۲۵۷۱ جلد۴/۲۵۴)

جنتیوں کا کھانا:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جنتیوں کو کھانے کیلئے لذیذ میوہ جات اور گوشت دیا جائے گا۔نیز ان کے کھانے کے ہر نوالے کا مزہ جداگانہ ہوگا۔قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو دیا ہیں"۔(پ۲۷الواقعۃ۲۰-۲۱)

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "جنتیوں میں سب سے نچلے درجے کا جنتی وہ ہوگا۔ جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔ ہر پیالے میں کھانے کی ایک ایسی قسم ہوگی جو دوسرے میں نہ ہوگی۔ وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھائے گا۔ اور جو لذّت و ذائقہ اس کے پہلے حصہ میں پائے گا۔ دوسرے میں اس کے علاوہ پائے گا۔ (مجمع الزوائد کتاب اہل الجنۃ رقم ۱۸۶۷۵ جلد ۱۰/۱۴۱۷)

اُم المؤمنین حضرتِ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آدمی جنت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا۔ وہ پرندہ بختی اونٹ کی طرح اس کے دستر خواں پر آکر گرے گا۔ نہ اسے دھواں پہنچا ہوگا۔ اور نہ ہی آگ نے چھوا ہوگا۔ وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار رقم ۷۵ جلد ۴/۲۹۲)

جنتیوں کا مشروب:

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

جنتیوں کو پینے کیلئے ایسی پاکیزہ شراب دی جائے گی جس میں نشہ نہیں ہوگا۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"ان کے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے انہیں دردِ سر ہو اور

نہ ہوش میں فرق آئے''۔ (پ۲۷سورۃ الواقعہ ۱۷-۱۸-۱۹،ترجمہ کنزالایمان)

جنت کا موسم:

پیارپیاری میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جنت میں دنیا کی مثل گرمی یا سردی کی شدت کا سامنا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس میں انتہائی خوش گوار اور معتدل موسم ہوگا۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

''نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (سخت سردی)''۔

(پ۲۹،سورۃ الدھر:۱۳،ترجمہ کنزالایمان)

جنت کی حور کیسی ہوگی:

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی جنتی حور زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک روشنی ہو جائے اور ساری فضا زمین سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کی سر کی اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (الترغیب والترہیب کتاب صفۃ الجنۃ رقم الحدیث ۸۴ جلد۴/ ۲۹۵)

حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں۔ تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے جیسے کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹا دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ رقم الحدیث ۲۵۴۷ جلد۴/ ۲۴۱)

جنت میں دیدارِ الٰہی عزوجل:

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبے کا جنتی وہ ہوگا۔ جو صبح و شام دیدارِ الٰہی سے

مشرف ہوگا''۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

''کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے''۔

(پ ۲۹ القیمۃ ۲۲-۲۳ ترجمہ کنز الایمان)

کیا جنتیوں کو موت آئے گی؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جنتیوں کو کبھی موت نہ آئے گی جیسا کہ سورۃ دخان میں ہے:

ترجمہ: اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے۔(پ ۲۵ سورۃ دخان: ۵۶)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی۔ کیا اہلِ جنت سویا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نیند موت کی جنس ہے اور جنتیوں کو موت نہیں۔(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب صفۃ الجنۃ رقم ۵۶۵۴ جلد ۳/۲۳۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

کیا یہ نعمتیں جنتیوں کے پاس ہمیشہ رہیں گی؟

ترجمہ: جی ہاں جنتیوں کو یہ نعمتیں ہمیشہ کیلئے دی جائیں گے جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے۔(کنز الایمان)

''ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اور اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے''۔(پ ۱۰ سورۃ التوبہ ۲۱-۲۲)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکارنے والا پکار کر کہے گا۔(اے جنت والو!) تم تندرست رہو کبھی بیمار نہ ہو گے تم زندہ رہو

گے کبھی نہ مرو گے تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے تم آرام سے رہو گے کبھی محبت ومشقت نہ اٹھاؤ گے۔ (مسلم رقم الحدیث ۷۲۸۳۷ صفحہ ۵۲۱)

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!

یہ ساری باتیں سن کر یقیناً ہمارا دل بھی چاہے گا کہ کاش ہمیں بھی اس مقامِ رحمت میں داخلہ نصیب ہو جائے۔ اے کاش ہمیں بھی اس کے نظارے دیکھنے کو مل جائیں۔

اس خواب کی عملی تعبیر کیلئے ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کے گھریلو سماجی، مالی، تجارتی بلکہ ہر ہر معاملے میں نفس وشیطان کی پیروی کی بجائے۔ قرآن وسنت کو اپنا رہنما بنائیں اور اس زندگی کو رحمٰن عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بسر کرتے ہوئے نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کریں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اب میں آپ کو وہ کام جن سے ہمیں اللہ رحمت سے جنت حاصل ہو گی۔ عرض کرتی ہوں توجہ سے سماعت فرمائیے۔

کلمۂ اسلام:

حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو اللہ عزوجل اس کے اوپر جہنم کو حرام فرما دے گا۔ (مسلم، مشکوۃ جلد ۱/۱۵)

حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ کا یقین رکھتے ہوا مرا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مسلم جلد ۱/۲۱)

اچھی نیت:

حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ہر آدمی کو وہی حاصل ہوگا جو اس کی نیت ہوگی تو جس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کی غرض سے ہجرت کی یا کسی عورت کیلئے ہجرت کی کہ اس سے نکاح کرلے تو اس کی ہجرت اسی کام کیلئے ہوگی۔ جس غرض کیلئے اس نے ہجرت کی۔ (بخاری شریف جلد ۱/۲)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

عمل کی دو قسمیں اچھا عمل اور برا عمل برے عمل کو خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے کریں اس پر ثواب ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ برا عمل تو بہر حال برا ہی ہے ہاں البتہ اچھے عمل کی صورتیں دو ہیں۔ اگر اچھے عمل کو اچھی نیت سے کریں تو ثواب ہی ثواب اگر اچھے عمل کو بری نیت سے کریں تو بجائے ثواب کے عذاب ہی عذاب ملے گا۔ مثلاً نماز ایک بہترین اور اچھے سے اچھا عمل ہے۔ اب اگر کوئی اس نیت سے نماز پڑھے کہ اللہ عزوجل اس سے راضی ہو جائے۔ تو اس کو بے انتہا ثواب ملے گا۔ اور اگر کوئی بدنصیب اس نیت سے پڑھے گا کہ لوگ مجھے نمازی کہیں گے اور میری عزت کریں گے۔ تو ہرگز ہرگز اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اتباعِ سنت:

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کی اتباع و پیروی بھی جنت میں لے جانے

والے اعمال میں سے ایک بڑا امید افزا عمل ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند حدیثیں سماعت کر کے جنت کی اس شاہراہ پر چلنے کی کوشش کیجئے۔

حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حلال غذا کھائے اور سنت پر عمل کرے اور تمام لوگ اس کی شرارتوں سے بے خوف ہو جائیں۔ تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا یا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بات تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد بھی بہت زمانوں تک ایسا کرنے والے لوگ پائے جاتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ جلد ۱/ ۳۱)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا۔ اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا''۔ (مشکوٰۃ جلد ۱/ ۳۰)

علمِ دین:

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!

علم دین پڑھنا اور پڑھانا بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے اس سلسلے میں چند ایک احادیث آپ کو سناتی ہوں توجہ سے سماعت فرمائیے۔ چنانچہ کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرتِ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو ایک آدمی آیا اور کہا اے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ سے ایک حدیث سننے کیلئے آپ کے پاس آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور ضرورت سے یہاں

نہیں آیا ہوں۔ یہ سن کر حضرتِ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلے گا۔ تو اللہ عزوجل اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا۔

اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی خوشی کیلئے اپنے بازوؤں کو بچھا دیتے ہیں اور بیشک عالم کیلئے آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں اور مچھلیاں پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور یقیناً عابد کی فضیلت عالم پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور یقین رکھو کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء کے میراث دنیا یا درہم نہیں ہوتی انبیاء کی میراث تو علم ہی ہے تو جس نے اس کو لیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔ (مشکوۃ جلد ۱/۳۴)

حضرتِ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اس حالت میں موت آگئی کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کے نیت سے علم حاصل کر رہا تھا۔ تو جنت کے اندر اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک ہی درجے کا فاصلہ ہو گا۔ (مشکوۃ جلد ۱/۳۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں اس کا درجہ اتنا بلند ہو گا۔ کہ اس سے اونچا صرف نبیوں کا درجہ ہو گا۔ اگر چہ اس کے اوپر نبیوں کا ایک ہی درجہ اتنا بلند و بالا اور عظمت والا ہو گا کہ اس کی بلندی تک کسی کی عقل کی رسائی نہیں ہو سکتی اللہ اکبر! حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کے ایک ایک درجے کی بلندی اور عظمت کا کیا کہنا۔ (سبحان اللہ عزوجل)

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم لوگ جنت کے باغات میں

سے گزرو تو میوہ چن لیا کرو اس پر کسی نے کہا جنت کے باغات کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا علم کی مجلسیں۔ (کنز العمال جلد ۱۰/ ۷۹)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دین کی تعلیم میں صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ جنتی ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۰/ ۸۰)

وُضو:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ ان دونوں رکعتوں پر توجہ رکھے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مشکوۃ جلد ۱/ ۳۹)

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی بھی خوب کامل وُضو کرے پھر ان کلمات کو پڑھ لے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

"تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ جس دروازے سے چاہے اندر داخل ہو جائے"۔ (مشکوۃ جلد ۱/ ۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

وُضو بذاتِ خود کوئی عبادت کا کام نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ پانی بہانا اور چند اعضاء کو دھو لینا کوئی عبادت کا عمل نہیں۔ لیکن چونکہ وضو نماز ادا کرنے کا وسیلہ ہے اور عبادت کا وسیلہ بھی عبادت ہوتا ہے اس لئے وضو بھی اس لحاظ سے عبادت بن گیا اور ایسی شاندار عبادت بن گیا کہ جنت دلانے والا عمل اور بہشت کی سڑکوں میں سے ایک

سڑک بلکہ شاہراہ بن گیا۔

اذان:

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنو!

اذان بھی جنت میں لے جانے والا عمل اور جنت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے اذان کے فضائل میں بہت سی احادیث ہیں۔ جن میں سے چند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان پڑھنے لگے۔ پھر جب خاموش ہو گئے۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یقین رکھتے ہوئے اس اذان کی مثل کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱/ ۶۶)

حضرتِ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا رب عزوجل اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کے کسی ٹیکرے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے اللہ عزوجل (فرشتوں سے) یہ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو یہ نماز قائم کرتا اور مجھ سے ڈرتا ہے بے شک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱/ ۶۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

جنت میں داخل ہونے کے سوا اذان کے دنیوی فوائد بھی بہت ہیں، مثلاً۔

1- اذان کی آواز سے شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچے۔

2- آگ لگ جائے تو اذان پڑھنے سے آگ کا زور کم ہو جاتا ہے اور آگ بجھنے لگتی ہے۔

3- سخت آندھی یا طوفان اذان پڑھنے سے بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

4- بارش اگر نقصان دہ ہونے لگے۔ یا سیلابوں سے ہلاکت کا اندیشہ ہو تو اذان پڑھنے سے نقصان اور ہلاکت کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

5- جس گھر یا بستی میں پتھر گرنے لگیں۔ تو اذان پکارنے سے پتھر کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

6- جس گھر میں جن یا شیطان یا آسیب وغیرہ کا عمل دخل ہو تو بعدِ مغرب اس گھر میں چند دن اذان پڑھنے سے شیاطین اور آسیب دفع ہو جاتے ہیں۔

7- وبائی بیماریاں پھیل گئی ہوں تو بستی میں گلیوں کے اندر بہت سے لوگ اذان پڑھیں خصوصاً رات میں اذان پکاریں تو وباؤں کا زور کم ہو جاتا ہے۔

8- دفن کے بعد قبر کے پاس اذان دینے سے مردہ کو منکر ونکیر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو جاتی ہے اور مردہ کی وحشت وگھبراہٹ دور ہوتی ہے۔

9- مجنوں کے کان میں اذان پڑھ دینے سے جنون میں کمی ہو جاتی ہے۔

10- جنگل یا میدان میں راستہ بھول جائے تو اذان پڑھ دینے سے غیبی امداد کا ظہور ناگہاں پہنچ جاتی ہے۔

11- کفار سے جنگ کے وقت اذان پڑھنے سے کفار خائف اور مسلمانوں میں اسلامی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ (شامی جلد ۱/ ۲۵۸ وابذان الاجر)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

آپ بھی اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ مجھے ...

جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہمیں مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

-----☆☆☆-----

رِقّت انگیز دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یَا اللّٰہُ   یَا رَحْمٰنُ   یَا رَحِیْمُ

اے میرے خالق اے میر پروردگار
سن لے میرے ٹوٹے ہوئے دِل کی پکار
آپڑی کشتی میر منجدھار میں
ہاتھ اٹھاتی ہوں تیرے دربار میں

یَا رَبَّنَا   یَا رَبَّنَا   یَا رَبَّنَا   یَا رَبَّنَا   یَا رَبَّنَا

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا   پر تو نے دل آزادہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز   لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

یارب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، یارب الانبیاء، یارب صحابہ، یارب التابعین، یارب الاولیاء، اے ہمارے غوثِ اعظم کے رب، اے خلفائے راشدین کے رب اے امہات المومنین کے رب، اے کربلا والوں کے رب، اے ہمارے پیر و مرشد کے رب، اے تمام کائنات کے رب، اے ہم گناہ گاروں کے پالنے والے۔ اے غریبوں کی بگڑی بنانے والے۔ اے بے کسوں کی دستگیری فرمانے والے۔ اے ذلیلوں کے سروں پر عزت کا تاج سجانے

والے اے بے بسوں کی فریادرسی فرمانے والے۔ تنگ دستوں کو فراغ دست کرنے والے۔ اے مریضوں کو شفا دینے والے۔ اے قطرے کو سمندر بنانے والے عطاؤں کی بارش برسانے والے۔ اے بے نیاز، اے بے پرواہ۔

اے مالک و مولا تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دیوانیاں یہ مستانیاں بڑی اُمیدیں لے کر حاضر ہوئی ہیں۔

اے مالک و مولا ہم تیری بارگاہ میں گناہوں سے لتھڑے ہوئے گندے ہاتھ پھیلائے حاضر ہیں۔ یارب العالمین تیری رحمت کی طرف ٹکٹکی بندھی ہے۔ اے اللہ عزوجل اس اجتماع کو رحمت کی چادر سے ڈھانپ دے۔ اے اللہ عزوجل گناہوں کی کالی رات اپنی سیاہ چادر کا گھیرا تنگ کرتی جارہی ہے۔ اے مولائے کریم ہر لمحہ گناہ بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گی یا رب
نیک کب اے میرے اللہ بنوں گی یا رب
کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گی
کب میں بیمار مدینے کی بنوں گی یا رب

اے اللہ عزوجل ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب ہوتی جارہی ہیں۔ زندگی برف کی مانند پگھلتی جارہی ہے اور ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کیے جارہی ہیں۔

نہ ہمیں نمازوں کا ہوش ہے، نہ روزوں کی پرواہ، ہر وقت گناہوں کی پڑی رہتی ہے۔ اے اللہ ذہن گناہ کر کرکے گندہ ہوگیا۔ دل سیاہ پڑ گیا۔

اے اللہ عزوجل رحمت کا پانی بھیج دے۔ جو ہم گناہ گاروں پر برسے اور ہمارے

سارے گناہوں کو دھو ڈالے۔

یارب العالمین ہمارے بے حد و بے حساب گناہ ہیں۔ اے مالک و مولا اگر ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں جہنم کے اٹھتے ہوئے۔ شعلوں کے حوالے کر دیا گیا اگر گناہوں کے سبب سانپ اور بچھوؤں میں گھر گئی۔ تو اے مالک و مولا ہمارے نازک جسموں کا کیا بنے گا۔ ہمارے نازک جسم تو معمولی سی گرمی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ لائٹ بند ہو جائے، تو تڑپ جاتی ہیں، اگر چیونٹی یا لال بیگ کپڑوں میں گھس جائے، تو پریشان ہو جاتیں ہیں، اے اللہ عزوجل اگر تو ناراض ہو گیا اور ہمارے کفن میں سانپ اور بچھو گھس گئے تو اے مالک و مولا ہم کیسے برداشت کریں گی۔

نزع کی سختیاں کیسے سہوں گی یا رسول اللہ
اندھیری قبر میں کیسے رہوں گی یا رسول اللہ
اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گی یا رسول اللہ
یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
شہا بچھو کے ڈنگ کیسے سہوں گی یا رسول اللہ
سبھی ٹھکرا چکے گر تم بھی مجھ سے ہو گئے ناراض
قسم رب کی کہیں کی نہ رہوں گی یا رسول اللہ

اے غفار بخش دے، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کی لاج رکھ، کہ اس سے بڑھ کر کوئی تجھے محبوب نہیں، ہمارے غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم گناہ گاروں کی خاطر جو آنسو بہائے۔ اُن پاکیزہ آنسوؤں کا واسطہ ہمارے دامن کو پاک کر دے۔

اے اللہ عزوجل تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے معطر معطر پسینے کا واسطہ تیرے محبوب کی پرنور

زلفوں کا واسطہ، تیرے پیارے محبوب کے پیارے پیارے عمامہ کا واسطہ، تیرے محبوب کی چشمانِ کرم کا صدقہ، دور و نزدیک کے سننے والے کان کا واسطہ، ہم گناہ گاروں کی فکر میں رونے والی آنکھ کا واسطہ، اے رب عزوجل ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے، اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق دیدے، یارب العالمین ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھا میٹھا روضہ دِکھادے۔

اے کاش ہم مکہ اور مدینہ کی خاک اپنی آنکھوں میں ڈالیں۔ وہاں کی فضائیں چومیں، ہم بھی پیارا مدینہ دیکھیں، مدینے پہنچے تو مچل جائیں، اے اللہ عزوجل مدینے کی گلیوں میں بے خودی کا عالم طاری ہو، اے رب عزوجل مدینے میں ہم مدینے والے کی دیوانیاں بن جائیں، اے کاش روتے ہوئے تڑپتے ہوئے۔ جب سنہری جالیوں پر حاضر ہوں۔ اے کاش مدتوں سے جو طوفان سینے میں چھپا رکھا ہے۔ وہ آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آئے۔ اے کاش طوفان کا بند ٹوٹ جائے۔ اے کاش آنکھیں ساون بھادوں کی طرح برسیں۔ آنسوؤں کی جھڑی لگ جائے اور بے خودی کا عالم طاری ہو۔ ہمارا کلیجہ پھٹ جائے اور زبان پر بے ساختہ جاری ہو۔ مرحبا یا رسول اللہ، اور جیسے ہی دل سے تڑپ کر یہ آواز نکلے۔ تو ہمارے آقا پردہ شفقت سے نقاب رخ الٹ دیں، آقا کا جلوہ دیکھتے ہی ہمارے ہوش و حواس آقا پر قربان ہو جائیں اور ہماری بے قرار روح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان ہو جائیں۔

نجم کی خدا آرزو ہے یہی
عاشقِ زار کی آبرو ہے یہی
موت کے وقت سر اُن کے قدموں میں ہو
دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

اے اللہ عزوجل ملک پاکستان کی حفاظت فرما۔ ہمارے پاکستان میں ہر طرف سُنتوں کی بہار آجائے، تمام علماء بالخصوص امیر اہلسنت مدظلہ عالی اور اُن کے شہزادوں کی حفاظت فرما۔ اُن کا سایہ ہم گناہ گاروں کے سروں پر تادیر قائم فرما۔ اُن کے صدقے دعوت اسلامی کے تمام مبلغین اور مبلغات کی خیر فرما۔ دعوت اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرما۔ اے اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچادے۔

یارب العالمین جن جن اسلامی بہنوں نے اس اجتماعِ پاک میں شرکت کی۔ اُن کو ایک ایک قدم کے بدلے میں اجرِ عظیم عطا فرما۔ ان کی دلی مرادوں کو پورا فرما۔ اے اللہ بیماروں کو شفا عطا فرما۔ قرضداروں کو قرض سے نجات دے دے۔ قیدیوں کو رہائی عطا فرما۔ بے اولادوں کو اولاد دے دے۔ نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنا گھریلو ناچاقیاں دور فرما۔ اے اللہ ہم سب کو بخش دے۔

جس کسی نے بھی دعا کے واسطے یارب کہا
کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی
آپ کے میٹھے مدینے کی گلی میں یا نبی
خیر سے ہو حاضری ہر بے کس و مجبور کی
آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفیٰ
ہو گی پوری آرزو کب بے کس مجبور کی

یا اللہ عزوجل جب دم واپسی ہو تو آنکھوں کے عین سامنے روضہ نبی ہو اور لب پہ ہو۔ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

-----☆☆☆-----

دعاؤں کی بہار

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَا يُصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (ترمذی)

''امیر المؤمنین حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے''۔

1- سوتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰ۔ (بخاری و مسلم)

''اے اللہ عزوجل میں تیرے نام پر مرتا اور جیتا ہوں''۔

2- نیند سے بیدار ہونے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

''تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے ہیں۔ جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔

3- بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔

''اے اللہ عزوجل میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(بخاری شریف)

4- بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِی۔

''اے اللہ عزوجل تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔ (نسائی)

5- لباس تبدیل کرنے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ۔

''اللہ عزوجل کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)''۔ (حصن حصین)

6- لباس پہننے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَ لَا قُوَّةٍ۔ (ابوداود)

''تمام خوبیاں اللہ کیلئے جس نے مجھے کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا''۔

7- آئینہ دیکھتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔ (ابن حبان)

''یا اللہ عزوجل تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی بہتر کر دے''۔

8- وضو سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط۔ (ابوداود)

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا''۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ (طبرانی)

''اللہ کے نام سے شروع اور تمام خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے''۔ (طبرانی)

9- وضو کے بعد پڑھنے کی دعا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ط

10- گھر سے باہر نکلنے کی دُعا اور گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰيهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا٥

''اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اللہ عزوجل ہی کے نام سے ہم اندر آئے۔ اور اللہ عزوجل ہی کے نام سے باہر نکلے اور اللہ عزوجل ہی پر جو ہمارا رب ہے، ہم نے بھروسہ کیا''۔

11- پانی پینے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحمت والا ہے''۔

12- پانی پینے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥

''سب خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو سارے جہان کا رب ہے''۔

13- کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط

''اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ (اور اے قائم رہنے والے''۔

14- کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

''سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں سے بنایا''۔

15- دودھ پیتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ۔

''اے اللہ اس میں ہمارے لیے برکت دے اور یہ ہمیں زیادہ دے''۔

16- عذابِ قبر سے حفاظت کی دعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

''جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں۔ (فتاویٰ رضویہ بحوالہ ترمذی)

17- تھکن کے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ	۳۳بار	تمام پاکیاں اللہ عزوجل کیلئے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	۳۳بار	تمام خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے۔
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۳۴بار	اللہ عزوجل بہت بڑا ہے۔

یہ تسبیح سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی اسی نسبت سے اسے تسبیح فاطمہ کہتے ہیں۔ جب بھی تھکن محسوس ہو اسے پڑھ لیا کریں ان شاء اللہ عزوجل روحانی تازگی پائیں گے نیز اسے تسبیح فاطمہ کو ہر نماز کے بعد پڑھنے کے علاوہ رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھ لیا کریں ان شاء اللہ عزوجل دیگر برکات کے ساتھ ساتھ تازہ دم فکر کی نماز کیلئے بیدار ہوں گے۔

18- سواری کی دعا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ o وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o

''پاکی ہے اس کیلئے جس نے سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہمارے قابو کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے''۔

19- بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(ترمذی راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

فضیلت: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دس

لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹائے گا اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور اس کیلئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

20- بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، کہیے، ''اللہ سب سے بڑا ہے''۔

21- نیچے اترتے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ، کہیے، ''اللہ عزوجل ہر عیب سے پاک ہے''۔

22- جس کو چھینک آئے وہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

''سب خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو سارے جہان کا رب ہے''۔

23- چھینک کے جواب میں یوں کہے:

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ (بخاری)

''اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے''۔

24- پھر چھینکنے والا یہ کہے:

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ۔ (ابوداود)

''اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے''۔

25- کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (ترمذی)

اس دعا کو پڑھنے والا ان شاء اللہ عزوجل اس بیماری یا مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

26- ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے رب عزوجل تو نے اس کو بے کار نہ بنایا پاکی ہے تیرے لئے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا''۔

-----☆☆☆-----

سلام

اے بیابان عرب تیری بہاروں کو سلام
تیرے پھولوں کو تیرے پاکیزہ خاروں کو سلام
جبل نور و جبل ثور اور ان کے غاروں کو سلام
نور برساتے پہاڑوں کی قطاروں کو سلام
رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جھوم کر
اُن طوافِ کعبہ کے رنگین نظاروں کو سلام
جو مسلماں خانہ کعبہ کا کرتے ہیں طواف
اُن کو بلکہ سارے ہی سجدہ گزاروں کو سلام
خوب چومے ہیں قدم ثور و حرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام
جگمگاتے گنبد خضرا پہ ہوں روشن درود
مسجدِ نبوی کے نورانی مناروں کو سلام
منبر و محراب جاناں اور سنہری جالیاں
سبز گنبد کے مکیں کو دونوں پیاروں کو سلام
جس قدر جن و بشر میں تھے صحابہ شاہ کے
سب کو بھی بے شک خصوصاً چار یاروں کو سلام

جس جگہ پہ آئے آکے سوئے ہیں صحابہ دس ہزار
اُس بقیع پاک کے سارے مزاروں کو سلام

سیدی حمزہ کو اور جملہ شہیدانِ اُحد
کو بھی اور سب نمازیوں کو شہسواروں کو سلام

شوق دیدار مدینہ میں تڑپتے ہیں جو اُن
بے قراروں دل فگاروں اشکباروں کو سلام

غسل کعبہ کا منظر کس قدر پرکیف ہے
جھوم کر کہتا ہے عطار اُن نظاروں کو سلام

-----☆☆☆-----

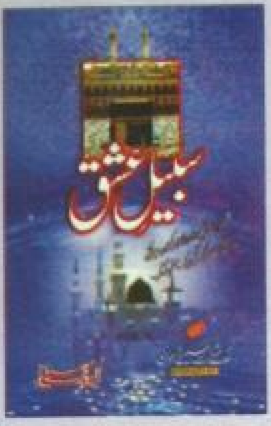

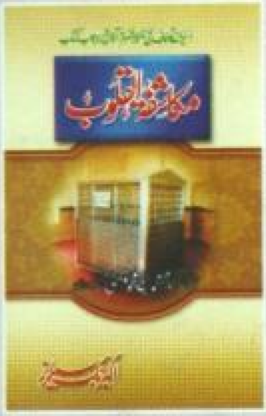

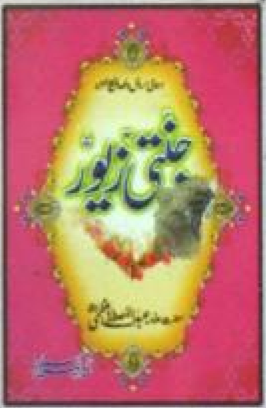

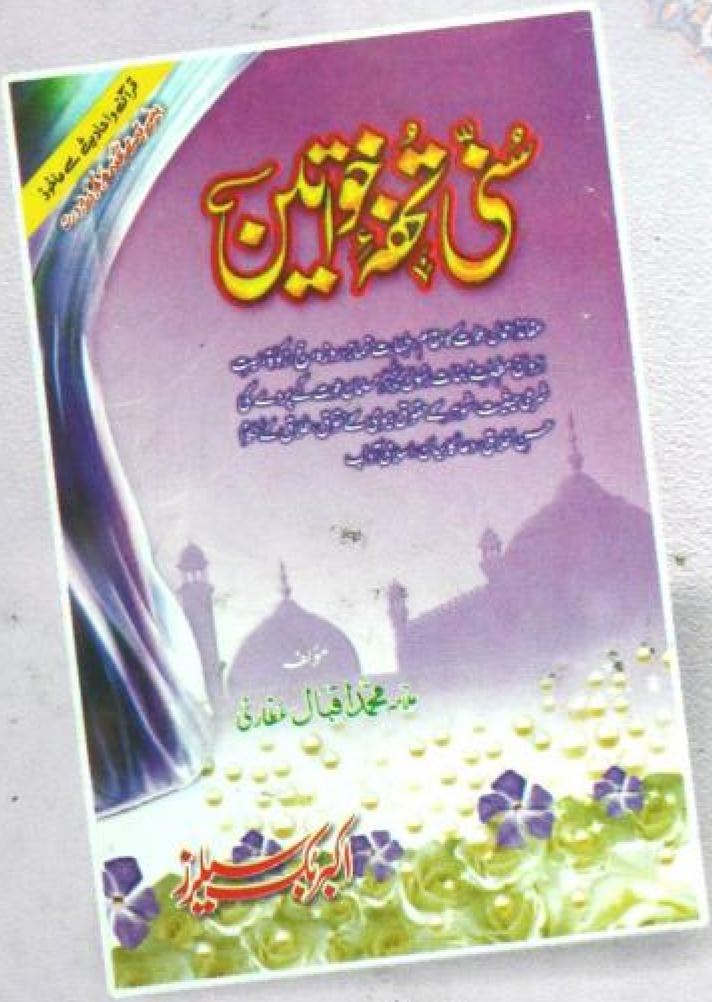

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور

Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371